See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

مسئلہ :- باغ میں آم یا امرود وغیرہ پڑے ہیں تو ان کو بلا اجازت اٹھانا اور رکھنا حرام ہے البتہ اگر کوئی ایسی کم قدر چیز ہے کہ ایسی چیز کو کوئی تلاش نہیں کرتا اور نہ اسکے لینے کھانے سے کوئی بُرا مانتا ہے تو اسکو خرچ میں لانا درست ہے مثلاً راہ میں ایک بیر پڑا ملا یا ایک مٹھی چنے کے بوٹ ملے ۔

مسئلہ :- کسی مکان یا جنگل میں خزانہ یعنی کچھ گڑا ہوا مال نکل آیا تو اسکا بھی وہی حکم ہے جو پڑی ہوئی چیز کا حکم ہے خود لے لینا جائز نہیں تلاش و کوشش کرنے کے بعد اگر مالک کا پتہ نہ چلے تو اسکو خیرات کر دے اور غریب ہو تو خود بھی لے سکتی ہے[ع] ۔

وقف کا بیان

مسئلہ :- اپنی کوئی جائیداد جیسے مکان، باغ، گاؤں وغیرہ خدا کی راہ میں فقیروں، غریبوں، مسکینوں کے لئے وقف کر دیا کہ اس گاؤں کی سب آمدنی فقیروں محتاجوں پر خرچ کر دی جائے یا باغ کے سب پھل پھول غریبوں کو دے دیئے جائیں اس مکان میں مسکین لوگ رہا کریں کسی اور کے کام میں نہ آوے تو اسکا بڑا ثواب ہے ۔ جتنے نیک کام ہیں مرنے سے بند ہو جاتے ہیں لیکن یہ ایسا نیک کام ہے کہ جب تک وہ جائیداد باقی رہیگی برابر قیامت[ع] تک اسکا ثواب ملتا رہیگا جب تک فقیروں کو راحت اور نفع ملتا رہیگا برابر نامہ اعمال میں ثواب لکھا جائیگا

مسئلہ :- اگر اپنی کوئی چیز وقف کرے تو کسی نیک بخت دیانتدار آدمی کے سپرد کر دے کہ وہ اسکی دیکھ بھال کرے کہ جس کام کے لئے وقف کیا ہے اسی میں خرچ ہوا کرے کہیں بیجا خرچ نہ ہونے پائے ۔

مسئلہ :- جس چیز کو وقف کر دیا اب وہ چیز اسکی نہیں رہی اللہ تعالےٰ کی ہو گئی اب اسکو بیچنا کسی کو دینا درست نہیں ۔ اب اسمیں کوئی شخص اپنا دخل نہیں دے سکتا جس بات کے لئے وقف ہے وہی کام اس سے لیا جاوے گا اور کچھ نہیں ہو سکتا ۔

مسئلہ :- مسجد کی کوئی چیز جیسے اینٹ، گارا، چونا، لکڑی، پتھر وغیرہ کوئی چیز اپنے کام میں لانا درست نہیں چاہے کتنی ہی نکمی ہو گئی ہو لیکن گھر کے کام میں نہ لانا چاہیئے بلکہ اسکو بیچکر مسجد کے ہی خرچ میں لگا دینا چاہیئے ۔

مسئلہ :- وقف میں یہ شرط ٹھہرا لینا بھی درست ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں اس وقف کی آمدنی خواہ سب کی سب یا آدھی تہائی اپنے خرچ میں لایا کروں گی پھر میرے بعد فلاں نیک جگہ خرچ ہوا کرے اگر یوں کہہ لیا تو اتنی آمدنی اسکو لے لینا جائز اور حلال ہے اور یہ بڑا آسان طریقہ ہے کہ اسمیں اپنے آپکو بھی کسی طرح کی تکلیف اور تنگی ہونے کا اندیشہ نہیں اور جائیداد بھی وقف ہو گئی ۔ اسی طرح اگر یوں شرط کر دے کہ اول اسکی آمدنی میں سے میری اولاد کو اتنا دے دیا جایا کرے پھر جو بچے وہ اس نیک جگہ میں خرچ ہو جاوے یہ بھی درست ہے اور اولاد کو اسی قدر دیدیا جایا کرے گا ۔

ع مگر خواہ خود لے یا دوسرے کو خیرات کرے اگر مالک آ کر اس خیرات کرنے پر یا اسکے رکھ لینے پر راضی نہ ہو تو اسکو اپنے پاس سے وہ چیز دینی پڑے گی ۱۲ منہ
ع اور جتنے کام ایسے ہیں جن کا نفع جاری رہتا ہے ان سب کا یہی حکم ہے کہ برابر ثواب جاری رہتا ہے ۱۲ منہ

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ

نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

لڑکیوں اور عورتوں کو

اس آیت کے مضمون پر عمل کرنے کا طریقہ بتلانے کے لیے یہ رسالہ مسمّٰی بہ

اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور مکمل

حصہ چہارم ۴

اور اس کے مجموعہ حصص میں مستورات کی تمام ضروریات، عقائد و مسائل اخلاق و ادب، معاشرت اور تربیت اولاد وغیرہ مذکور ہیں

مصنفہ: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح

جسیم بک ڈپو
۴۰۱ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

تاج بہشتی زیور کا چوتھا حصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل

نکاح کا بیان

مسئلہ ۱: نکاح بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ دین اور دُنیا دونوں کے کام اس سے درست ہوجاتے ہیں اور اس میں بہت فائدے اور بے انتہا مصلحتیں ہیں۔ آدمی گناہ سے بچتا ہے دِل ٹھکانے ہوجاتا ہے۔ نیّت خراب اور ڈانواں ڈول نہیں ہونے پاتی اور بڑی بات یہ ہے کہ فائدہ کا فائدہ اور ثواب کا ثواب۔ کیونکہ میاں بیوی کا پاس بیٹھ کر محبت پیار کی باتیں کرنا، ہنسی دِل لگی میں دِل بہلانا نفل نمازوں سے بھی بہتر ہے۔

مسئلہ ۲: نکاح فقط دو لفظوں سے بندھ جاتا ہے جیسے کسی نے گواہوں کے روبرو کہا کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کیا۔ اُسنے کہا میں نے قبول کیا۔ بس نکاح بندھ گیا اور دونوں میاں بی بی ہوگئے۔ البتہ اگر اس کی کئی لڑکیاں ہوں تو فقط اتنا کہنے سے نکاح نہ ہوگا بلکہ نام لے کر یوں کہے کہ میں نے اپنی لڑکی قدسیہ کا (مثلاً) نکاح تمہارے ساتھ کیا وہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔

مسئلہ ۳: کسی نے کہا اپنی فلانی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کردو۔ اُس نے کہا میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کردیا تو نکاح ہوگیا۔ چاہے پھر وہ یوں کہے کہ میں نے قبول کیا یا نہ کہے۔ نکاح ہوگیا۔

مسئلہ ۴: اگر خود عورت وہاں موجود ہو اور اشارہ کر کے یوں کہدے کہ میں نے اسکا نکاح تمہارے ساتھ کیا وہ کہے میں نے قبول کیا تب بھی نکاح ہوگیا نام لینے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر وہ خود موجود نہ ہو تو اسکا بھی نام لیوے اور اسکے باپ کا نام بھی اتنے زور سے لیوے کہ گواہ لوگ سُن لیویں اور اگر باپ کو بھی لوگ نہ جانتے ہوں اور فقط باپ کے نام لینے سے معلوم نہ ہو کہ کس کا نکاح کیا جاتا ہے تو دادا کا نام بھی لینا ضروری ہے۔ غرض یہ ہے کہ ایسا پتہ مذکور ہونا چاہیئے کہ سننے والے سمجھ لیویں کہ فلانی کا نکاح ہو رہا ہے۔

مسئلہ ۵: نکاح ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ کم سے کم دو مردوں کے یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے کیا جائے اور وہ لوگ اپنے کانوں سے نکاح ہوتے اور وہ دونوں لفظ کہتے سُنیں تب نکاح ہوگا۔ اگر تنہائی میں ایک نے کہا کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کیا۔ دوسرے نے کہا میں نے قبول کیا تو نکاح نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر فقط ایک آدمی کے سامنے نکاح کیا تب بھی نہیں ہوا۔

مسئلہ ۶: اگر مرد کوئی نہیں صرف عورتیں ہی عورتیں ہیں تب بھی نکاح درست نہیں ہے چاہے دس بارہ کیوں نہ ہوں دو عورتوں کے ساتھ ایک مرد ضرور ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۷: اگر دو مرد تو ہیں لیکن مسلمان نہیں ہیں تو بھی نکاح نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر مسلمان تو ہیں لیکن وہ دونوں یا اُن میں سے ایک ابھی جوان نہیں تب بھی نکاح درست نہیں۔ اسی طرح اگر ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے نکاح ہوا لیکن وہ عورتیں ابھی جوان نہیں ہوئیں یا ان میں سے ایک ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو نکاح صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۸: بہتر یہ ہے کہ بڑے مجمع میں نکاح کیا جائے جیسے نماز جمعہ کے بعد جمعہ مسجد میں یا اور کہیں تاکہ نکاح کی خوب شہرت ہو جاوے اور چھپ چھپا کے نکاح نہ کرے لیکن اگر کوئی ایسی ضرورت پڑ گئی کہ بہت آدمی نہ جان سکے تو خیر کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں ضرور موجود ہوں جو اپنے کانوں سے نکاح ہوتے سنیں۔

مسئلہ ۹: اگر مرد بھی جوان ہے اور عورت بھی جوان ہے تو وہ دونوں اپنا نکاح خود کر سکتے ہیں۔ دو گواہوں کے سامنے ایک کہدے کہ میں نے اپنا نکاح تیرے ساتھ کیا۔ دُوسرا کہے میں قبول کیا بس نکاح ہوگیا۔

مسئلہ ۱۰: اگر کسی نے اپنا نکاح خود نہیں کیا بلکہ کسی سے کہہ دیا کہ تم میرا نکاح کسی سے کردو یا یوں کہا میرا نکاح فلانے سے کردو اور اُسنے دو گواہوں کے سامنے کردیا تب بھی نکاح ہوگیا۔ اب اگر وہ انکار بھی کرے تب بھی کچھ نہیں ہو سکتا۔

باب ۲

جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہے اُن کا بیان

مسئلہ ۱: اپنی اولاد کے ساتھ اور پوتے پڑپوتے اور نواسے وغیرہ کے ساتھ نکاح درست نہیں اور باپ دادا۔ پردادا۔ نانا پرنانا وغیرہ سے بھی درست نہیں۔

مسئلہ ۲: اپنے بھائی اور ماموں اور چچا اور بھتیجے اور بھانجے کے ساتھ نکاح درست نہیں اور شرع میں بھائی وہ ہے جو ایک ماں باپ سے ہو۔ یا اُن دونوں کا باپ ایک ہو اور ماں دو ہوں۔ یا اُن دونوں کی ماں ایک ہو اور باپ دو ہوں۔ یہ سب بھائی ہیں اور جس کا باپ بھی الگ ہو اور ماں بھی الگ ہو وہ بھائی نہیں اس سے نکاح درست ہے۔

مسئلہ ۳: داماد کے ساتھ بھی نکاح درست نہیں ہے چاہے لڑکی کی رُخصتی ہو چکی ہو اور دونوں میاں بی بی ایک ساتھ رہے ہوں یا ابھی رخصتی نہ ہوئی ہو ہر طرح نکاح حرام ہے۔

مسئلہ ۴: کسی کا باپ مر گیا اور ماں نے دُوسرا نکاح کیا لیکن ماں ابھی اُسکے پاس رہنے نہ پائی تھی کہ مر گئی یا اسنے طلاق دیدی

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

تو اُس سوتیلے باپ سے نکاح کرنا درست ہے۔ ہاں اگر ماں اسکے پاس رہ چکی ہو تو اس سے نکاح درست نہیں۔

مسئلہ ۵ سوتیلی اولاد سے نکاح درست نہیں یعنی ایک مرد کے کئی بیبیاں ہیں تو سوت کی اولاد سے کسی طرح نکاح درست نہیں چاہے اپنے میاں کے پاس رہ چکی ہو یا نہ رہی ہو ہر طرح نکاح حرام ہے۔

مسئلہ ۶ خسر اور خسر کے باپ دادا کے ساتھ بھی نکاح درست نہیں۔

مسئلہ ۷ جب تک اپنی بہن نکاح میں ہے تب تک بہنوئی سے نکاح درست نہیں۔ البتہ اگر بہن مر گئی یا اُسنے چھوڑ دیا اور عدت پوری ہو چکی تو اب بہنوئی سے نکاح درست ہے اور طلاق کی عدت پوری ہونے سے پہلے نکاح درست نہیں۔

مسئلہ ۸ اگر دو بہنوں نے ایک ہی مرد سے نکاح کیا تو جس کا نکاح پہلے ہوا وہ صحیح ہے اور جسکا بعد میں کیا گیا وہ نہیں ہوا۔

مسئلہ ۹ ایک مرد کا نکاح ایک عورت سے ہوا تو اب جب تک وہ عورت اسکے نکاح میں رہے اسکی پھوپھی اور اسکی خالہ اور بھانجی اور بھتیجی کا نکاح اس مرد سے نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ۱۰ جن دو عورتوں میں ایسا رشتہ ہو کہ اگر ان دونوں میں سے کوئی عورت مرد ہوتی تو آپس میں دونوں کا نکاح نہ ہو سکتا، ایسی دو عورتیں ایک ساتھ ایک مرد کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں۔ جب ایک مر جاوے یا طلاق مل جاوے اور عدت گذر جائے تب دوسری عورت اس مرد سے نکاح کرے۔

مسئلہ ۱۱ ایک عورت ہے، اور اُسکی سوتیلی لڑکی ہے یہ دونوں ایک ساتھ اگر کسی مرد سے نکاح کر لیویں تو درست ہے۔

مسئلہ ۱۲ لے پالک کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں لڑکا بنانے سے سچ مچ وہ لڑکا نہیں ہو جاتا۔ اسلئے متبنّٰی سے نکاح کر لینا درست ہے۔

مسئلہ ۱۳ سگا ماموں نہیں ہے بلکہ کسی رشتہ سے ماموں لگتا ہے تو اس سے نکاح درست ہے، اسی طرح اگر کسی دُور کے رشتہ سے چچا یا بھانجا یا بھتیجا ہوتا ہو اس سے بھی نکاح درست ہے ایسے ہی اگر اپنا بھائی نہیں ہے بلکہ چچا زاد بھائی ہے یا ماموں زاد یا پھوپھی زاد۔ خالہ زاد بھائی ہے اس سے بھی نکاح درست ہے۔

مسئلہ ۱۴ اسی طرح دو بہنیں اگر سگی نہ ہوں ماموں زاد یا چچا زاد یا پھوپھی زاد یا خالہ زاد بہنیں ہوں تو وہ دونوں ایک ساتھ ہی ایک مرد سے نکاح کر سکتی ہیں ایسی بہن کے رہتے بھی بہنوئی سے نکاح درست ہے۔ یہی حال پھوپھی اور خالہ وغیرہ کا ہے کہ اگر کوئی دُور کا رشتہ نکلتا ہو تو پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کا ایک ساتھ ہی ایک مرد سے نکاح درست ہے۔

مسئلہ ۱۵ جتنے رشتے نسب کے اعتبار سے حرام ہیں وہ رشتے دودھ پینے کے اعتبار سے بھی حرام ہیں یعنی دودھ پلانے والی کے شوہر سے نکاح درست نہیں کیونکہ وہ اس کا باپ ہوا۔ اور دُودھ شریکی بھائی سے نکاح درست نہیں جس کو اُسنے دُودھ پلایا ہے اُس سے اور اسکی اولاد سے نکاح درست نہیں کیونکہ وہ اسکی اولاد ہوئی۔ دُودھ کے حساب سے ماموں بھانجا چچا بھتیجا سب سے نکاح حرام ہے۔

مسئلہ ۱۶ دودھ شریکی دو بہنیں ہوں تو وہ دونوں بہنیں ایک ساتھ ایک مرد کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں غرضکہ جو حکم اوپر بیان ہو چکا دُودھ کے رشتوں میں بھی وہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۷ کسی مرد نے کسی عورت سے زنا کیا تو اب اس عورت کی ماں اور اس عورت کی اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا درست نہیں

مسئلہ ۱۸ کسی عورت نے جوانی کی خواہش کے ساتھ بدنیتی سے کسی مرد کو ہاتھ لگایا تو اب اس عورت کی ماں اور اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر کسی مرد نے کسی عورت پر ہاتھ ڈالا وہ مرد اسکی ماں اور اولاد پر حرام ہو گیا۔

مسئلہ ۱۹ رات کو اپنی بی بی کے جگانے کے لئے اُٹھا مگر غلطی سے لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا یا ساس پر ہاتھ پڑ گیا اور بی بی سمجھ کر جوانی کی خواہش کے ساتھ اُسکو ہاتھ لگایا۔ تو اب وہ مرد اپنی بی بی پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا اب کوئی صورت جائز ہونے کی نہیں ہے اور لازم ہے کہ یہ مرد اب اس عورت کو طلاق دے دے۔

مسئلہ ۲۰ کسی لڑکے نے اپنی سوتیلی ماں پر بدنیتی سے ہاتھ ڈالدیا تو اب وہ عورت اپنے شوہر پر بالکل حرام ہو گئی اب کسی صورت سے حلال نہیں ہو سکتی۔ اور اگر اس سوتیلی ماں نے سوتیلے لڑکے کے ساتھ ایسا کیا تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۱ مسلمان عورت کا نکاح مسلمان کے سوا کسی اور مذہب والے مرد سے درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲ کسی عورت کے میاں نے طلاق دے دی یا مر گیا تو جب تک طلاق کی عدت اور مرنے کی عدت پوری نہ ہو چکے تب تک دُوسرے مرد سے نکاح کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۲۳ جس عورت کا نکاح کسی مرد سے ہو چکا ہو تو اب بے طلاق لئے اور عدت پوری کئے دُوسرے سے نکاح کرنا درست نہیں

مسئلہ ۲۴ جس عورت کے شوہر نہ ہو اور اسکو بدکاری سے حمل ہو اسکا نکاح بھی درست ہے لیکن بچہ پیدا ہونے سے پہلے صحبت کرنا درست نہیں۔ البتہ جس نے زنا کیا تھا اگر اُسی سے نکاح ہوا ہو تو صحبت بھی درست ہے۔

مسئلہ ۲۵ جس مرد کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اب اس سے پانچویں عورت کا نکاح درست نہیں اور ان چار میں سے اگر اُس نے ایک کو طلاق دیدی تو جب تک طلاق کی عدت پوری نہ ہو چکے کوئی اور عورت اس سے نکاح نہیں کر سکتی۔

مسئلہ ۲۶ سُنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد کے ساتھ بہت سے عالموں کے فتوے میں درست نہیں ہے۔

باب ۳

ولی کا بیان

لڑکی اور لڑکے کے نکاح کرنے کا جسکو اختیار ہوتا ہے اسکو ولی کہتے ہیں۔

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

مسئلہ لڑکی اور لڑکے کا ولی سب سے پہلے اُسکا باپ ہے۔ اگر باپ نہ ہو تو دادا۔ وہ نہ ہو تو پر دادا۔ اگر یہ لوگ کوئی نہ ہوں تو سگا بھائی۔ سگا بھائی نہ ہو تو سوتیلا بھائی یعنی باپ شریک بھائی، پھر بھتیجا، پھر بھتیجے کا لڑکا، پھر بھتیجے کا پوتا، یہ لوگ نہ ہوں تو سگا چچا، پھر سوتیلا چچا یعنی باپ کا سوتیلا بھائی، پھر سگے چچا کا لڑکا پھر اسکا پوتا، پھر سوتیلے چچا کا لڑکا پھر اُسکا پوتا۔ یہ کوئی نہ ہوں تو باپ کا چچا ولی ہے پھر اُسکی اولاد۔ اگر باپ کا چچا اور اسکے لڑکے پوتے پروتے کوئی نہ ہوں تو دادا کا چچا پھر اسکے لڑکے پوتے پھر پروتے وغیرہ۔ یہ کوئی نہ ہوں تب ماں ولی ہے پھر دادی پھر نانی پھر نانا، پھر حقیقی بہن پھر سوتیلی بہن جو باپ شریک ہو۔ پھر جو بھائی بہن ماں شریک ہوں۔ پھر پھوپھی۔ پھر ماموں پھر خالہ وغیرہ۔

مسئلہ ۲ نابالغ شخص کسی کا ولی نہیں ہو سکتا۔ اور کافر کسی مسلمان کا ولی نہیں ہو سکتا۔ اور مجنوں پاگل بھی کسی کا ولی نہیں ہے۔

مسئلہ ۳ بالغ یعنی جوان عورت خود مختار ہے چاہے نکاح کرے چاہے نہ کرے۔ اور جسکے ساتھ جی چاہے کرے کوئی شخص اُس پر زبردستی نہیں کر سکتا۔ اگر وہ خود اپنا نکاح کسی سے کر لے تو نکاح ہو جاوے گا۔ چاہے ولی کو خبر ہو چاہے نہ ہو۔ اور ولی چاہے خوش ہو یا ناخوش ہر طرح نکاح درست ہے۔ ہاں البتہ اگر اپنے میل میں نکاح نہیں کیا اپنے سے کم ذات والے سے نکاح کر لیا اور ولی ناخوش ہے فتویٰ اس پر ہے کہ نکاح درست نہ ہوگا۔ اور اگر نکاح تو اپنے میل ہی میں کیا لیکن جتنا مہر اسکے دادھیالی خاندان میں باندھا جاتا ہے جس کو شرع میں مہر مثل کہتے ہیں اس سے بہت کم پر نکاح کر لیا تو ان صورتوں میں نکاح تو ہو گیا لیکن اُسکا ولی اس نکاح کو تڑوا سکتا ہے۔ مسلمان حاکم کے پاس فریاد کرے وہ نکاح توڑ دے لیکن اس فریاد کا حق اس ولی کو ہے جس کا ذکر یہاں سے پہلے آیا ہے یعنی باپ سے لے کر دادا کے چچا کے بیٹوں پوتوں تک۔

مسئلہ ۴ کسی ولی نے جوان لڑکی کا نکاح بے اس سے پوچھے اور اجازت لئے کر دیا تو وہ نکاح اُسکی اجازت پر موقوف ہے اگر وہ لڑکی اجازت دے تو نکاح ہو گیا اور اگر وہ راضی نہ ہو اور اجازت نہ دے تو نہیں ہوا۔ اور اجازت کا طریقہ آگے آتا ہے۔

مسئلہ ۵ جوان کنواری لڑکی سے ولی نے آکر کہا کہ میں تمہارا نکاح فلانے کے ساتھ کئے دیتا ہوں یا کر دیا ہے اس پر وہ چپ ہو رہی یا مسکرا دی یا رونے لگی تو بس یہی اجازت ہے۔ اب وہ ولی نکاح کر دے تو صحیح ہو جاوے گا۔ یا کر چکا تھا تو صحیح ہو گیا یہ بات نہیں ہے کہ جب زبان سے کہے تب ہی اجازت سمجھی جائے۔ جو لوگ زبردستی کر کے زبان سے قبول کراتے ہیں بُرا کرتے ہیں۔

مسئلہ ۶ ولی نے اجازت لیتے وقت شوہر کا نام نہیں لیا نہ اسکو پہلے سے معلوم ہے تو ایسے وقت چپ رہنے سے رضامندی ثابت نہ ہو گی اور اجازت نہ سمجھیں گے بلکہ نام و نشان بتلانا ضروری ہے جس سے لڑکی اتنا سمجھ جائے کہ یہ فلانا شخص ہے۔ اسی طرح اگر مہر نہیں بتلایا اور مہر مثل سے بہت کم پر نکاح پڑھ دیا تو بدون اجازت عورت کے نکاح نہ ہوگا اسکے لئے قاعدہ کے موافق پھر اجازت لینی چاہیئے۔

مسئلہ ۷ اگر وہ لڑکی کنواری نہیں ہے بلکہ ایک نکاح پہلے ہو چکا ہے یہ دوسرا نکاح ہے اس سے اسکے ولی نے اجازت لی اور پوچھا تو فقط چپ رہنے سے اجازت نہ ہوگی بلکہ زبان سے کہنا چاہیئے اگر اُسنے زبان سے نہیں کہا فقط چپ رہنے کی وجہ سے ولی نے نکاح کر دیا تو نکاح موقوف رہا بعد میں اگر وہ زبان سے منظور کر لے تو نکاح ہو گیا۔ اور اگر منظور نہ کرے تو نہیں ہوا۔

مسئلہ ۸ باپ کے ہوتے ہوئے چچا یا بھائی وغیرہ کسی اور ولی نے کنواری لڑکی سے اجازت مانگی تو اب فقط چپ رہنے سے اجازت نہ ہوگی بلکہ زبان سے اجازت دیوے تب اجازت ہوگی۔ ہاں اگر باپ ہی نے اُن کو اجازت لینے کے واسطے بھیجا ہو تو فقط چپ رہنے سے اجازت ہو جاوے گی۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو ولی سب سے مقدم ہو اور شرع سے اسی کو پوچھنے کا حق ہو۔ جب وہ خود یا اُس کا بھیجا ہوا آدمی اجازت لیوے تب چپ رہنے سے اجازت ہوگی اور اگر حق تھا دادا کا اور پوچھا بھائی نے۔ یا حق تو تھا بھائی کا اور پوچھا چچا نے تو ایسے وقت چپ رہنے سے اجازت نہ ہوگی۔

مسئلہ ۹ ولی نے بے پوچھے اور بے اجازت لئے نکاح کر دیا۔ پھر نکاح کے بعد خود ولی نے یا اُسکے بھیجے ہوئے کسی آدمی نے آکر خبر کر دی کہ تمہارا نکاح فلانے کے ساتھ کر دیا گیا۔ تو اس صورت میں بھی چپ رہنے سے اجازت ہو جاوے گی، اور نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ اور اگر کسی اور نے خبر دی تو اگر وہ خبر دینے والا نیک معتبر آدمی ہے یا دو شخص ہیں تب بھی چپ رہنے سے نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ اور اگر خبر دینے والا ایک شخص اور غیر معتبر ہے تو چپ رہنے سے نکاح صحیح نہ ہوگا بلکہ موقوف رہیگا۔ جب زبان سے اجازت دے دے یا کوئی ایسی بات پائی جاوے جس سے اجازت سمجھ لی جائے تب نکاح صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۱۰ نکاح کی اطلاع ہوتے پر جس صورت میں زبان سے کہنا ضروری ہو۔ اور زبان سے عورت نے نہیں کہا لیکن جب میاں اسکے پاس آیا تو صحبت سے انکار نہیں کیا تب بھی نکاح درست ہو گیا۔

مسئلہ ۱۱ یہی حکم لڑکے کا ہے کہ اگر جوان ہو تو اُس پر زبردستی نہیں کر سکتے اور ولی بے اسکی اجازت کے نکاح نہیں کر سکتا۔ اگر بے پوچھے نکاح کر دے گا تو اجازت پر موقوف رہے گا۔ اگر اجازت دیدی تو ہو گیا نہیں تو نہیں ہوا۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ لڑکے کے فقط چپ رہنے سے اجازت نہیں ہوتی۔ زبان سے کہنا اور بولنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۲ اگر لڑکی یا لڑکا نابالغ ہو تو وہ خود مختار نہیں ہے۔ بغیر ولی کے اسکا نکاح نہیں ہوتا۔ اگر اُس نے بے ولی کے اپنا نکاح کر لیا یا کسی اور نے کر دیا تو ولی کی اجازت پر موقوف ہے اگر ولی اجازت دے گا تو نکاح ہوگا نہیں تو نہ ہوگا۔ اور ولی کو اسکے نکاح کرنے نہ کرنے کا پورا اختیار ہے۔ جس سے چاہے کر دے۔ نابالغ لڑکیاں اور لڑکے اس نکاح کو اس وقت رد نہیں کر سکتے چاہے وہ نابالغ لڑکی کنواری ہو یا پہلے کوئی اور نکاح ہو چکا ہو اور رخصتی بھی ہو چکی ہو۔ دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ ۱۳ نابالغ لڑکی یا لڑکے کا نکاح اگر باپ نے یا دادا نے کیا ہے تو جوان ہونے کے بعد بھی اس نکاح کو رد نہیں کر سکتے چاہے

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

اپنے میل میں کیا ہو یا بے میل کم ذات والے سے کر دیا ہو۔ اور چاہے مہر مثل پر نکاح کیا ہو یا اس سے بہت کم پر نکاح کر دیا ہو ہر طرح نکاح صحیح ہے اور جوان ہونے کے بعد بھی وہ کچھ نہیں کر سکتے۔

مسئلہ ۱۴ اور اگر باپ دادا کے سوا کسی اور ولی نے نکاح کیا ہے اور جس کے ساتھ نکاح کیا ہے وہ لڑکا ذات میں برابر درجہ کا بھی ہے اور مہر بھی مہر مثل مقرر کیا ہے۔ اس صورت میں اسوقت تو نکاح صحیح ہو جاویگا لیکن جوان ہونے کے بعد ان کو اختیار ہے چاہے اس نکاح کو باقی رکھیں چاہے مسلمان حاکم کے پاس نالش کر کے توڑ ڈالیں اور اگر اس ولی نے لڑکی کا نکاح کم ذات والے مرد سے کر دیا۔ یا مہر مثل سے بہت کم پر نکاح کر دیا ہے یا لڑکے کا نکاح جس عورت سے کیا ہے اسکا مہر اس عورت کے مہر مثل سے بہت زیادہ مقرر کر دیا تو وہ نکاح نہیں ہوا۔

مسئلہ ۱۵ باپ اور دادا کے سوا کسی اور نے نکاح کر دیا تھا اور لڑکی کو اپنے نکاح ہو جانے کی خبر تھی پھر جوان ہو گئی اور اب تک اسکے میاں نے اُس سے صحبت نہیں کی تو جس[ع] وقت جوان ہوئی ہے فوراً اُسی وقت اپنی ناراضی ظاہر کر دے کہ میں راضی نہیں ہوں۔ یا یُوں کہے کہ میں اس نکاح کو باقی رکھنا نہیں چاہتی۔ چاہے اُسجگہ کوئی اور ہو چاہے نہ ہو بلکہ بالکل تنہا بیٹھی ہو ہر حال میں کہنا چاہیئے لیکن فقط اس سے نکاح نہ ٹوٹے گا شرعی حاکم کے پاس جائے وہ نکاح توڑ دے تب نکاح ٹوٹے گا۔ جوان ہونے کے بعد اگر ایک دم ایک لحظہ بھی چُپ رہے گی تو اب نکاح توڑوانے کا اختیار نہ رہے گا۔ اور اگر اسکو اپنے نکاح کی خبر نہ تھی جوان ہونے کے بعد خبر پہنچی تو جسوقت خبر ملی ہے فوراً اُسی وقت نکاح سے انکار کرے ایک لحظہ بھی چُپ رہے گی تو نکاح توڑوانے کا اختیار جاتا رہے گا۔

مسئلہ ۱۶ اور اگر اس کا میاں صحبت کر چکا تب جوان ہوئی تو فوراً جوان ہوتے ہی خبر پاتے ہی انکار کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب تک اسکی رضامندی کا حال معلوم نہ ہوگا تب تک قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار باقی ہے چاہے جتنا زمانہ گذر جاوے ہاں جب اُسنے صاف زبان سے کہدیا کہ میں منظور کرتی ہوں یا کوئی اور ایسی بات پائی گئی جس سے رضامندی ثابت ہوتی جیسے اپنے میاں کے ساتھ تنہائی میں میاں بی بی کی طرح رہی تو اب اختیار جاتا رہا اور نکاح لازم ہو گیا۔

مسئلہ ۱۷ قاعدے سے جس ولی کو نابالغہ کے نکاح کرنے کا حق ہے وہ پردیس میں ہے اور اتنی دُور ہے کہ اگر اسکا انتظار کریں اور اس سے مشورہ لیں تو یہ موقع ہاتھ سے جاتا رہے گا اور پیغام دینے والا اتنا انتظار نہ کرے گا اور پھر ایسی جگہ مشکل سے ملیگی تو ایسی صورت میں اسکے بعد والا ولی بھی نکاح کر سکتا ہے۔ اگر اسنے بے اُسکے پُوچھے نکاح کر دیا تو نکاح ہو گیا۔ اور اگر اتنی دور نہ ہو تو بغیر اسکی رائے لئے دُوسرے ولی کو نکاح نہ کرنا چاہیئے۔ اگر کرے گا تو اُسی ولی کی اجازت پر موقوف رہیگا

ع یہ حکم لڑکیوں کا ہے اور لڑکا اگر جوان ہوا تو فوراً انکار کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب تک رضامندی معلوم نہ ہو تب تک قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے۔

جب وہ اجازت دے گا تب صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۱۸ اسی طرح اگر حقدار ولی کے ہوتے دُوسرے ولی نے نابالغ کا نکاح کر دیا جیسے حق تو تھا باپ کا اور نکاح کر دیا دادا نے اور باپ سے بالکل رائے نہیں لی تو وہ نکاح باپ کی اجازت پر موقوف رہے گا یا حق تو تھا بھائی کا اور نکاح کر دیا چچا نے تو بھائی کی اجازت پر موقوف ہے۔

مسئلہ ۱۹ کوئی عورت پاگل ہو گئی اور عقل جاتی رہی اور اس کا جوان لڑکا بھی موجود ہے اور باپ بھی ہے۔ اس کا نکاح کرنا اگر منظور ہو تو اُسکا ولی لڑکا ہے کیونکہ ولی ہونے میں لڑکا باپ سے بھی مقدم ہے۔

باب (۴) کون کون لوگ اپنے برابر کے اور اپنے میل کے ہیں اور کون کون برابر کے نہیں

مسئلہ شرع میں اسکا بڑا خیال کیا گیا ہے کہ بے میل اور بے جوڑ نکاح نہ کیا جاوے یعنی لڑکی کا نکاح کسی ایسے مرد سے مت کرو جو اسکے برابر درجہ کا اور اُسکی ٹکر کا نہیں۔

مسئلہ ۲ برابری کئی قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو نسب میں برابر ہونا۔ دُوسرے مسلمان ہونے میں تیسرے دینداری میں چوتھے مال میں۔ پانچویں پیشہ میں۔

نسب میں برابری کا بیان

مسئلہ ۳ نسب میں برابری تو یہ ہے کہ شیخ اور سید اور انصاری علوی یہ سب ایک دُوسرے کے برابر ہیں یعنی اگرچہ سیدوں کا رتبہ اوروں سے بڑھ کر ہے لیکن اگر سید کی لڑکی شیخ کے یہاں بیاہ گئی تو یہ نہ کہیں گے کہ اپنے میل میں نکاح نہیں ہوا بلکہ یہ بھی میل ہی ہے۔

مسئلہ ۴ نسب میں اعتبار باپ کا ہے ماں کا کچھ اعتبار نہیں۔ اگر باپ سید ہے تو لڑکا بھی سید ہے۔ اور اگر باپ شیخ ہے تو لڑکا بھی شیخ ہے ماں چاہے جیسی ہو۔ اگر کسی سید نے کوئی باہر کی عورت گھر میں ڈال لی اور اس سے نکاح کر لیا تو لڑکے سید ہونگے اور درجہ میں سب سیدوں کے برابر ہیں ہاں یہ اور بات ہے کہ جسکے ماں باپ دونوں عالی خاندان ہوں اسکی زیادہ عزت ہے لیکن شرع میں سب ایک ہی میل کے کہلاوینگے۔

مسئلہ ۵ مغل پٹھان سب ایک قوم ہیں۔ اور شیخوں سیدوں کی ٹکر کے نہیں اگر شیخ یا سید کی لڑکی اُن کے یہاں بیاہ آئی تو کہینگے کہ بے میل اور گھٹ کر نکاح ہوا۔

مسلمان ہونے میں برابری کا بیان

مسئلہ ۶۔ مسلمان ہونے میں برابری کا اعتبار فقط مغل پٹھان وغیرہ اور قوموں میں ہے۔ شیخوں سیدوں علویوں اور انصاریوں میں اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے تو جو شخص خود مسلمان ہو گیا اور اسکا باپ کافر تھا وہ شخص اس عورت

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

کے برابر کا نہیں جو خود بھی مسلمان ہے اور اس کا باپ بھی مسلمان تھا۔ اور جو شخص خود مسلمان ہے اور اس کا باپ بھی مسلمان ہے لیکن اس کا دادا مسلمان نہیں وہ اس عورت کے برابر کا نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہے۔

مسئلہ جس کے باپ دادا دونوں مسلمان ہوں لیکن پردادا مسلمان نہ ہو۔ تو وہ شخص اس عورت کے برابر سمجھا جاوے گا جس کی کئی پشتیں مسلمان ہوں۔ خلاصہ یہ کہ دادا تک مسلمان ہونے میں برابری کا اعتبار ہے اسکے بعد پردادا اور نگڑدادا میں برابری ضروری نہیں۔

دینداری میں برابری کا بیان

مسئلہ دینداری میں برابری کا یہ مطلب ہے کہ ایسا شخص جو دین کا پابند نہیں لچا، شہدا، شرابی، بدکار آدمی نیک بخت پارسا دیندار عورت کے برابر کا نہ سمجھا جاوے گا۔

مال میں برابری کا بیان

مسئلہ ۹ مال میں برابری کے یہ معنی ہیں کہ بالکل مفلس محتاج مالدار عورت کے برابر کا نہیں ہے۔ اور اگر وہ بالکل مفلس نہیں بلکہ جتنا مہر پہلی رات کو دینے کا دستور ہے اتنا مہر دے سکتا ہے اور نفقہ بھی۔ تو اپنے میل اور برابر کا ہے اگرچہ سارا مہر نہ دے سکے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جتنے مالدار لڑکی والے ہیں لڑکا بھی اتنا ہی مالدار ہو یا اسکے قریب مالدار ہو۔

پیشہ میں برابری کا بیان

مسئلہ پیشہ میں برابری یہ ہے کہ جولاہے درزیوں کے میل اور جوڑ کے نہیں اسی طرح نائی دھوبی وغیرہ بھی درزی کے برابر کے نہیں۔

مسئلہ ۱۱ دیوانہ پاگل آدمی ہوشیار سمجھدار عورت کے میل کا نہیں۔

باب (۵)

مہر کا بیان

مسئلہ ۱ نکاح میں چاہے مہر کا کچھ ذکر کرے چاہے نہ کرے ہر حال میں نکاح ہو جاوے گا لیکن مہر دینا پڑے گا بلکہ اگر کوئی یہ شرط کر لے کہ ہم مہر نہ دیویں گے بے مہر کا نکاح کرتے ہیں تب بھی مہر دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۲ کم سے کم مہر کی مقدار تخمیناً پونے تین روپے بھر چاندی ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں چاہے جتنا مقرر کرے لیکن مہر کا بہت بڑھانا اچھا نہیں۔ سو اگر کسی نے فقط ایک روپیہ بھر چاندی یا ایک روپیہ یا ایک اٹھنی مہر مقرر کر کے نکاح کیا تب بھی پونے تین روپے بھر چاندی دینی پڑے گی شریعت میں اس سے کم مہر نہیں ہو سکتا۔ اور اگر رخصتی سے پہلے ہی طلاق دیدے تو اس کا آدھا دیوے۔

مسئلہ ۳ کسی نے دس روپے یا بیس یا سو یا ہزار اپنی حیثیت کے موافق کچھ مہر مقرر کیا اور بی بی کو رخصت کرا لایا اور اس سے صحبت کی یا صحبت تو نہیں کی لیکن تنہائی میں میاں بی بی کسی ایسی جگہ رہے جہاں صحبت کرنے سے روکنے والی اور منع کرنے والی کوئی بات نہ تھی تو پورا مہر جتنا مقرر کیا ہے ادا کرنا واجب ہے اور اگر یہ کوئی بات نہیں ہوئی تھی کہ لڑکا یا لڑکی مر گئی تب بھی

پورا مہر دینا واجب ہے، اور اگر یہ کوئی بات نہیں ہوئی اور مرد نے طلاق دیدی تو آدھا مہر دینا واجب ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ میاں بی بی میں اگر ویسی تنہائی ہو گئی جس کا اوپر ذکر ہوا یا دونوں میں سے کوئی مر گیا تو پورا مہر واجب ہو گیا اور اگر ویسی تنہائی اور یکجائی ہونے سے پہلے ہی طلاق ہو گئی تو آدھا مہر واجب ہوا۔

مسئلہ ۴ اگر دونوں میں سے کوئی بیمار تھا یا رمضان کا روزہ رکھے ہوئے تھا یا حج کا احرام باندھے ہوئے تھا یا عورت کو حیض تھا یا وہاں کوئی جھانکتا تاکتا تھا ایسی حالت میں دونوں کی تنہائی اور یکجائی ہوئی تو ایسی تنہائی کا اعتبار نہیں ہے اس سے پورا مہر واجب نہیں ہوا۔ اگر طلاق ملجاوے تو آدھا مہر پانے کی مستحق ہے۔ البتہ اگر رمضان کا روزہ نہ تھا بلکہ قضا یا نفل یا نذر کا روزہ دونوں میں سے کوئی رکھے ہوئے تھا ایسی حالت میں تنہائی ہو رہی تو پورا مہر پانے کی مستحق ہے۔ شوہر پر پورا مہر واجب ہو گیا۔

مسئلہ ۵ شوہر نامرد ہے لیکن دونوں میاں بی بی میں ویسی تنہائی ہو چکی ہے تب بھی پورا مہر پاوے گی۔ اسی طرح اگر ہیجڑے نے نکاح کر لیا پھر تنہائی اور یکجائی کے بعد طلاق دے دی تب بھی پورا مہر پاوے گی۔

مسئلہ ۶ میاں بی بی تنہائی میں رہے لیکن لڑکی اتنی چھوٹی ہے کہ صحبت کے قابل نہیں یا لڑکا بہت چھوٹا ہے کہ صحبت نہیں کر سکتا تو اس تنہائی سے بھی پورا مہر واجب نہیں ہوا۔

مسئلہ اگر نکاح کے وقت مہر کا بالکل ذکر ہی نہیں کیا گیا کہ کتنا ہے یا اس شرط پر نکاح کیا کہ بغیر مہر کے نکاح کرتا ہوں کچھ مہر نہ دوں گا۔ پھر دونوں میں سے کوئی مر گیا یا ویسی تنہائی و یکجائی ہو گئی جو شرع میں معتبر ہے تب بھی مہر دلایا جاوے گا اور اس صورت میں مہر مثل دینا ہو گا۔ اور اگر اس صورت میں ویسی تنہائی سے پہلے مرد نے طلاق دے دی تو مہر پانے کی مستحق نہیں ہے بلکہ فقط ایک جوڑا کپڑا پاوے گی اور یہ جوڑا دینا مرد پر واجب ہے۔ نہ دے گا تو گنہگار ہو گا۔

مسئلہ جوڑے میں فقط چار کپڑے مرد پر واجب ہیں ایک کرتہ ایک سربند یعنی اوڑھنی ایک پائجامہ یا ساڑھی جس چیز کا دستور ہو۔ ایک بڑی چادر جس میں سر سے پیر تک لپٹ سکے اسکے سوا اور کوئی کپڑا واجب نہیں۔

مسئلہ ۹ مرد کی جیسی حیثیت ہو ویسے کپڑے دینا چاہیئے۔ اگر معمولی غریب آدمی ہو تو سوتی کپڑے اور اگر بہت غریب آدمی نہیں لیکن بہت امیر بھی نہیں تو ٹسر کے۔ اور جو بہت امیر کبیر ہو تو عمدہ ریشمی کپڑے دینا چاہیئے لیکن ہر حال میں یہ خیال رہے کہ اس جوڑے کی قیمت مہر مثل کے آدھے سے نہ بڑھے اور ایک روپیہ چھ آنے یعنی ایک روپیہ اور ایک چونی اور ایک دونی بھر چاندی کے جتنے دام ہوں اس سے کم قیمت بھی نہ ہو یعنی بہت قیمتی کپڑے جن کی قیمت مہر مثل کے آدھے سے بڑھ جاوے مرد پر واجب نہیں یوں اپنی خوشی سے اگر وہ بہت قیمتی اس سے زیادہ بڑھیا کپڑے دیدے تو اور بات ہے۔

مسئلہ ۱۰ نکاح کے وقت تو کچھ مہر مقرر نہیں کیا گیا لیکن نکاح کے بعد میاں بی بی دونوں نے اپنی خوشی سے کچھ مقرر کر لیا تو اب

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

کا بیان آگے آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ (دیکھو صفحہ ۲۱۵ حصہ ہٰذا)

مسئلہ ۱۷ جہاں کہیں پہلی ہی رات کو سب مہر دے دینے کا دستور ہو وہاں اوّل ہی رات سارا مہر لے لینے کا عورت کو اختیار ہے۔ اگر اوّل رات نہ مانگا تو جب مانگے تب مرد کو دینا واجب ہے دیر نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۸ ہندوستان میں دستور ہے کہ مہر کا لین دین طلاق کے بعد یا مرجانے کے بعد ہوتا ہے کہ جب طلاق ملجاتی ہے تب مہر کا دعویٰ کرتی ہے یا مرد مر گیا اور کچھ مال چھوڑ گیا تو اس مال میں سے لے لیتی ہے۔ اور اگر عورت مرگئی تو اسکے وارث مہر کے دعوے دار ہوتے ہیں اور جب تک میاں بی بی ساتھ رہتے ہیں تب تک نہ کوئی دیتا ہے نہ وہ مانگتی ہے تو ایسی جگہ اس دستور کی وجہ سے طلاق ملنے سے پہلے مہر کا دعویٰ نہیں کر سکتی البتہ پہلی رات کو جتنے مہر کے پیشگی دینے کا دستور ہے اتنا مہر پہلے دینا واجب ہے ہاں اگر کسی قوم میں یہ دستور نہ ہو تو اسکا یہ حکم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۹ جتنے مہر کے پیشگی دینے کا دستور ہے اگر اتنا مہر پیشگی نہ دیا تو عورت کو اختیار ہے کہ جب تک اتنا نہ پاوے تب تک مرد کو ہمبستر نہ ہونے دے اور اگر ایک دفعہ صحبت کر چکا ہے تب بھی اختیار ہے کہ اب دوسری دفعہ یا تیسری دفعہ قابو نہ ہونے دے اور اگر وہ اپنے ساتھ پردیس لیجانا چاہے تو بے اتنا مہر لئے پردیس نہ جاوے۔ اسی طرح اگر عورت اس حالت میں اپنے کسی محرم عزیز کے ساتھ پردیس چلی جاوے یا مرد کے گھر سے اپنے میکے چلی جائے تو مرد اسکو روک نہیں سکتا۔ اور جب اتنا مہر دے دیا تو اب شوہر کی بے اجازت کچھ نہیں کر سکتی۔ بے مرضی پائے کہیں آنا جانا جائز نہیں اور شوہر کا جہاں جی چاہے اُسے لیجاوے جانے سے انکار کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۲۰ مہر کی نیت سے شوہر نے کچھ دیا تو جتنا دیا ہے اتنا مہر ادا ہو گیا۔ دیتے وقت عورت سے یہ بتلانا ضروری نہیں ہے کہ میں مہر دے رہا ہوں۔

مسئلہ ۲۱ مرد نے کچھ دیا لیکن عورت تو کہتی ہے کہ یہ چیز تم نے مجھ کو یوں ہی دی مہر میں نہیں دی اور مرد کہتا ہے کہ یہ میں نے مہر میں دیا ہے تو مرد ہی کی بات کا اعتبار کیا جاوے گا۔ البتہ اگر کھانے پینے کی کوئی چیز تھی تو اسکو مہر میں نہ سمجھیں گے اور مرد کی اس بات کا اعتبار نہ کرینگے۔

باب ۶

مہر مثل کا بیان

مسئلہ ۱ خاندانی مہر یعنی مہر مثل کا مطلب ہے کہ اس عورت کے باپ کے گھرانے میں سے کوئی دوسری عورت دیکھو جو اسکے مثل ہو یعنی اگر یہ کم عمر ہے تو وہ بھی نکاح کے وقت کم عمر ہو۔ اگر یہ خوبصورت ہے تو وہ بھی خوبصورت ہو۔ اسکا نکاح کنوارے پن میں ہوا اور اسکا نکاح بھی کنوارے پن میں ہوا ہو۔ نکاح کے وقت جتنی مالدار یہ ہے اتنی ہی وہ بھی تھی۔ جس دیس

مہر مثل نہ دلایا جائے گا بلکہ دونوں نے اپنی خوشی سے جتنا مقرر کر لیا ہے وہی دلایا جاوے گا۔ البتہ اگر ویسی تنہائی و یکجائی ہونے سے پہلے ہی طلاق مل گئی تو اس صورت میں مہر پانے کی مستحق نہیں ہے بلکہ صرف وہی جوڑا کپڑا ملے گا جس کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۱۱ سو روپے یا ہزار روپے اپنی حیثیت کے موافق مہر مقرر کیا۔ پھر شوہر نے اپنی خوشی سے کچھ مہر اور بڑھا دیا اور کہا کہ ہم سو روپے کی جگہ ڈیڑھ سو روپے دیدیں گے تو جتنے روپے زیادہ دینے کو کہے ہیں وہ بھی واجب ہو گئے نہ دے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور اگر ویسی تنہائی و یکجائی سے پہلے طلاق مل گئی تو جس قدر اصل مہر تھا اسی کا آدھا دیا جاوے گا جتنا بعد میں بڑھایا تھا اسکو شمار نہ کرینگے۔ اسی طرح عورت نے اپنی خوشی و رضامندی سے اگر کچھ مہر معاف کر دیا تو جتنا معاف کیا ہے اتنا معاف ہو گیا۔ اور اگر پورا معاف کر دیا تو پورا مہر معاف ہو گیا۔ اب اسکے پانے کی مستحق نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲ اگر شوہر نے کچھ دباؤ ڈالکر دھمکا کر دق کر کے معاف کرا لیا تو اس معاف کرانے سے معاف نہیں ہوا۔ اب بھی اسکے ذمے ادا کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۳ مہر میں روپیہ پیسہ سونا چاندی کچھ مقرر نہیں کیا بلکہ کوئی گاؤں یا کوئی باغ یا کچھ زمین مقرر ہوئی تو یہ بھی درست ہے۔ جو باغ وغیرہ مقرر کیا ہے وہی دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۴ مہر میں کوئی گھوڑا یا ہاتھی یا اور کوئی جانور مقرر کیا لیکن یہ مقرر نہیں کیا کہ فلانا گھوڑا دوں گا یہ بھی درست ہے۔ ایک منجھولا گھوڑا جو نہ بہت بڑھیا ہو نہ بہت گھٹیا دینا چاہیئے یا اسکی قیمت دے دے۔ البتہ اگر فقط اتنا ہی کہا کہ ایک جانور دے دونگا اور یہ نہیں بتلایا کہ کون سا جانور دیوے گا تو یہ مہر مقرر کرنا صحیح نہیں ہوا۔ مہر مثل دینا پڑے گا

مسئلہ ۱۵ کسی نے بے قاعدہ نکاح کر لیا تھا اسلئے میاں بی بی میں جدائی کرا دی گئی جیسے کسی نے چھپا کے اپنا نکاح کر لیا دو گواہوں کے سامنے نہیں کیا یا دو گواہ تو تھے لیکن بہرے تھے انہوں نے وہ لفظ نہیں سُنے جن سے نکاح بندھتا ہے یا کسی کے میاں نے طلاق دیدی تھی یا مر گیا تھا اور ابھی عدت پوری نہیں ہونے پائی کہ اُسنے دوسرا نکاح کر لیا یا کوئی اور ایسی ہی بے قاعدہ بات ہوئی اسلئے دونوں میں جدائی کرا دی گئی لیکن ابھی مرد نے صحبت نہیں کی ہے تو کچھ مہر نہیں ملے گا بلکہ اگر ویسی تنہائی میں ایک جگہ رہے سہے بھی ہوں تب بھی مہر نہ ملے گا البتہ اگر صحبت کر چکا ہو تو مہر مثل دلایا جاوے گا لیکن اگر کچھ مہر نکاح کے وقت ٹھہرایا گیا تھا اور مہر مثل اُس سے زیادہ ہے تو وہی ٹھہرایا ہوا مہر ملے گا مہر مثل نہ ملے گا۔

مسئلہ ۱۶ کسی نے اپنی بی بی سمجھ کر غلطی سے کسی غیر عورت سے صحبت کر لی تو اسکو بھی مہر مثل دینا پڑے گا اور اس صحبت کو زنا نہ کہینگے نہ کچھ گناہ ہوگا بلکہ اگر پیٹ رہ گیا تو اس لڑکے کا نسب بھی ٹھیک ہے اسکے نسب میں کچھ دھبہ نہیں ہے اور اسکو حرامی کہنا درست نہیں۔ اور جب معلوم ہو گیا کہ یہ میری عورت نہ تھی تو اب اس عورت سے الگ رہے اب صحبت کرنا درست نہیں اور اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا واجب ہے اب بغیر عدت پوری کئے اپنے میاں کے پاس رہنا اور میاں کا صحبت کرنا درست نہیں۔ اور عدت

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

کی یہ رہنے والی ہے اسی دیس کی وہ بھی ہے۔ اگر یہ دیندار ہوشیار سلیقہ دار پڑھی لکھی ہے تو وہ بھی ایسی ہی ہو۔ غرض جس وقت اسکا نکاح ہوا ہے اس وقت ان باتوں میں وہ بھی اسی کے مثل تھی جسکا اب نکاح ہوا۔ تو جو مہر اسکا مقرر ہوا تھا وہی اسکا مہر مثل ہے۔

مسئلہ ۲۔ باپ کے گھرانے کی عورتوں سے مراد جیسے اس کی بہنیں پھوپی۔ چچازاد بہن وغیرہ یعنی اسکی دادھیالی لڑکیاں مہر مثل کے دیکھنے میں ماں کا مہر نہ دیکھیں گے ہاں اگر ماں بھی باپ ہی کے گھرانے میں سے ہو جیسے باپ نے اپنے چچا کی لڑکی سے نکاح کر لیا تھا تو اسکا مہر بھی مہر مثل کہا جاوے گا۔

باب

کافروں کے نکاح کا بیان

مسئلہ کافر لوگ اپنے اپنے مذہب کے اعتبار سے جس طریقہ سے نکاح کرتے ہوں شریعت اسکو بھی معتبر رکھتی ہے۔ اور اگر وہ دونوں ساتھ مسلمان ہو جاویں تو اب نکاح دہرانے کی کچھ ضرورت نہیں وہی نکاح اب بھی باقی ہے۔

مسئلہ اگر دونوں میں سے ایک مسلمان ہو گیا دوسرا نہیں ہوا تو نکاح جاتا رہا۔ اب میاں بی بی کی طرح رہنا سہنا درست نہیں۔

مسئلہ ۲۔ اگر عورت مسلمان ہو گئی اور مرد مسلمان نہیں ہوا تو اب جب تک پورے تین حیض نہ آویں تب تک دوسرے مرد کے نکاح درست نہیں۔

باب

بیبیوں میں برابری کرنے کا بیان

مسئلہ جس کے کئی بیبیاں ہوں تو مرد پر واجب ہے کہ سب کو برابر رکھے جتنا ایک عورت کو دیا ہے دوسری بھی اتنے کی دعویدار ہو سکتی ہے۔ چاہے دونوں کنواری ہوں یا دونوں بیاہی ہوں یا ایک تو کنواری ہو اور دوسری بیاہی بیاہ لایا۔ سب کا ایک حکم ہے۔ اگر ایک کے پاس ایک رات رہا تو دوسری کے پاس بھی ایک رات رہے۔ اسکے پاس دو یا تین راتیں رہا تو اسکے پاس بھی دو یا تین راتیں رہے۔ جتنا مال زیور کپڑے اسکو دیوے اتنے ہی کی دوسری عورت بھی دعویدار ہے۔

مسئلہ ۲۔ جس کا نیا نکاح ہوا اور جو پرانی ہو چکی دونوں کا حق برابر ہے کچھ فرق نہیں۔

مسئلہ ۳۔ برابری فقط رات کے رہنے میں ہے دن کے رہنے میں برابری ہونا ضروری نہیں۔ اگر دن میں ایک کے پاس زیادہ رہا اور دوسری کے پاس کم رہا تو کچھ حرج نہیں اور رات میں برابری واجب ہے۔ اگر ایک کے پاس مغرب کے بعد ہی آگیا اور دوسری کے پاس عشاء کے بعد آیا تو گناہ ہوا۔ البتہ جو شخص رات کو نوکری میں لگا رہتا ہو اور دن کو گھر میں رہتا ہو جیسے چوکیدار پہرہ دار اسکے لئے دن کو برابری کا حکم ہے۔

مسئلہ ۴۔ صحبت کرنے میں برابری کرنا واجب نہیں ہے کہ اگر اسکی باری میں صحبت کی ہے تو دوسری کی باری میں بھی صحبت کرے یہ ضروری نہیں۔

مسئلہ ۵۔ مرد چاہے بیمار ہو چاہے تندرست بہرحال رہنے میں برابری کرے۔

مسئلہ ۶۔ ایک عورت سے زیادہ محبت ہے اور دوسری سے کم تو اسمیں کچھ گناہ نہیں چونکہ دل اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۷۔ سفر میں جاتے وقت برابری واجب نہیں جسکو جی چاہے ساتھ لے جاوے اور بہتر یہ ہے کہ نام نکال لے جس کا نام نکلے اسکو لے جاوے تاکہ کوئی اپنے جی میں ناخوش نہ ہو۔

باب ۹

دُودھ پینے اور پلانے کا بیان

مسئلہ ۱۔ جب بچہ پیدا ہو تو ماں پر دُودھ پلانا واجب ہے۔ البتہ اگر باپ مالدار ہو اور کوئی انا تلاش کر سکے تو دُودھ نہ پلانے میں کچھ گناہ بھی نہیں۔

مسئلہ ۲۔ کسی اور کے لڑکے کو بغیر میاں کی اجازت لئے دُودھ پلانا درست نہیں۔ ہاں البتہ اگر کوئی بچہ بھوک کے مارے تڑپتا ہو اور اسکے ضائع ہو جانے کا ڈر ہو تو ایسے وقت بے اجازت بھی دُودھ پلاوے۔

مسئلہ ۳۔ زیادہ سے زیادہ دُودھ پلانے کی مدت دو برس ہیں۔ دو سال کے بعد دُودھ پلانا حرام ہے بالکل درست نہیں۔

مسئلہ ۴۔ اگر بچہ کچھ کھانے پینے لگا اور اس وجہ سے دو برس سے پہلے ہی دُودھ چھڑا دیا تب بھی کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۵۔ جب بچے نے کسی اور عورت کا دُودھ پیا تو وہ عورت اسکی ماں بن گئی۔ اور اس انا کا شوہر جسکے بچہ کا یہ دُودھ ہے اس بچے کا باپ ہو گیا اور اسکی اولاد اسکے دُودھ شریکی بھائی بہن ہو گئے اور نکاح حرام ہو گیا اور جو جو رشتے نسب کے اعتبار سے حرام ہیں وہ رشتے دُودھ کے اعتبار سے بھی حرام ہو جاتے ہیں لیکن بہت سے عالموں کے فتوے میں یہ حکم جب ہی ہے کہ بچے نے دو برس کے اندر ہی اندر دُودھ پیا ہو۔ اگر بچہ دو برس کا ہو چکا اسکے بعد کسی عورت کا دُودھ پیا تو اس پینے کا کچھ اعتبار نہیں نہ وہ پلانے والی ماں بنی اور نہ اسکی اولاد اس بچے کے بھائی بہن ہوئے اسلئے اگر آپس میں نکاح کر دیں تو درست ہے لیکن امام اعظم جو بہت بڑے امام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر ڈھائی برس کے اندر اندر بھی دُودھ پیا ہو تب بھی نکاح درست نہیں البتہ اگر ڈھائی برس کے بعد دُودھ پیا ہو تو اسکا بالکل اعتبار نہیں بے کھٹکے سب کے نزدیک نکاح درست ہے۔

مسئلہ ۶۔ جب بچے کے حلق میں دُودھ چلا گیا تو سب رشتے جو ہم نے اوپر لکھے ہیں حرام ہو گئے چاہے تھوڑا دُودھ گیا ہو یا بہت اسکا کچھ اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۷۔ اگر بچے نے چھاتی سے دُودھ نہیں پیا بلکہ اس نے اپنا دُودھ نکال کر اسکے حلق میں ڈال دیا تو اس سے بھی وہ سب رشتے حرام ہو گئے۔ اسی طرح اگر بچے کی ناک میں دُودھ ڈال دیا تب بھی سب رشتے حرام ہو گئے اور اگر کان میں ڈالا تو اسکا کچھ اعتبار نہیں۔

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

مسئلہ اگر عورت کا دودھ پانی میں یا کسی دوا میں ملا کر بچہ کو پلایا تو دیکھو کہ دودھ زیادہ ہے یا پانی یا دونوں برابر۔ اگر دودھ زیادہ ہو یا دونوں برابر ہوں تو جس عورت کا دودھ ہے وہ ماں ہو گئی اور سب رشتے حرام ہو گئے۔ اور اگر پانی یا دوا زیادہ ہو تو اسکا کچھ اعتبار نہیں وہ عورت ماں نہیں بنی۔

مسئلہ ۹ عورت کا دودھ بکری یا گائے کے دودھ میں مل گیا اور بچہ نے کھا لیا تو دیکھو زیادہ کون ہے اگر عورت کا دودھ زیادہ ہو یا دونوں برابر ہوں تو سب رشتے حرام ہو گئے اور جس عورت کا دودھ ہے یہ بچہ اسکی اولاد بن گیا۔ اور اگر بکری یا گائے کا دودھ زیادہ ہے تو اسکا کچھ اعتبار نہیں ایسا سمجھیں گے کہ گویا اس نے پیا ہی نہیں۔

مسئلہ ۱۰ اگر کسی کنواری لڑکی کے دودھ اتر آیا۔ اسکو کسی بچہ نے پی لیا تو اس سے بھی سب رشتے حرام ہو گئے۔

مسئلہ ۱۱ مردہ عورت کا دودھ دوہ کر کسی بچہ کو پلا دیا۔ تو اس سے بھی سب رشتے حرام ہو گئے۔

مسئلہ ۱۲ دو لڑکوں نے ایک بکری یا ایک گائے کا دودھ پیا تو اس سے کچھ نہیں ہوتا وہ بھائی بہن نہیں ہوئے۔

مسئلہ ۱۳ جوان مرد نے اپنی بی بی کا دودھ پیا تو وہ حرام نہیں ہوئی۔ البتہ بہت گناہ ہوا کیونکہ دو برس کے بعد دودھ پینا بالکل حرام ہے۔

مسئلہ ۱۴ ایک لڑکا ایک لڑکی ہے دونوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہے تو ان میں نکاح نہیں ہو سکتا خواہ ایک ہی زمانہ میں پیا ہو۔ یا ایک نے پہلے دوسرے نے کئی برس کے بعد دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ ۱۵ ایک لڑکی نے باقر کی بیوی کا دودھ پیا تو اس لڑکی کا نکاح نہ باقر سے ہو سکتا ہے نہ اسکے باپ دادا کے ساتھ نہ باقر کی اولاد کے ساتھ بلکہ باقر کے جو اولاد دوسری بیوی سے ہے اس سے بھی نکاح درست نہیں۔

مسئلہ ۱۶ عباس نے خدیجہ کا دودھ پیا اور خدیجہ کے شوہر قادر کے ایک دوسری بی بی زینب تھی جسکو طلاق مل چکی ہے تو اب زینب بھی عباس سے نکاح نہیں کر سکتی۔ کیونکہ عباس زینب کے میاں کی اولاد ہے اور میاں کی اولاد سے نکاح درست نہیں۔ اسی طرح اگر عباس اپنی عورت کو چھوڑ دے تو وہ عورت قادر کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتی کیونکہ وہ اسکا خسر ہوا اور قادر کی بہن اور عباس کا نکاح نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ دونوں پھوپی بھتیجے ہوئے۔ چاہے وہ قادر کی سگی بہن ہو یا دودھ شریکی بہن ہو دونوں کا ایک حکم ہے البتہ عباس کی بہن سے قادر نکاح کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۷ عباس کی ایک بہن ساجدہ ہے۔ ساجدہ نے ایک عورت کا دودھ پیا۔ لیکن عباس نے نہیں پیا تو اس دودھ پلانے والی عورت کا نکاح عباس سے ہو سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸ عباس کے لڑکے نے زاہدہ کا دودھ پیا تو زاہدہ کا نکاح عباس کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹ قادر اور ذاکر دو بھائی ہیں۔ اور ذاکر کے ایک دودھ شریکی بہن ہے تو قادر کے ساتھ اسکا نکاح ہو سکتا ہے البتہ ذاکر کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ خوب اچھی طرح سمجھ لو۔ چونکہ اس قسم کے مسئلے مشکل ہیں کہ کم سمجھ میں آتے ہیں اسلئے ہم زیادہ نہیں لکھتے جب کبھی ضرورت پڑے تو کسی سمجھدار بڑے عالم سے سمجھ لینا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۰ کسی مرد کا کسی عورت سے رشتہ لگا۔ پھر ایک عورت آئی اور اسنے کہا کہ میں نے تو ان دونوں کو دودھ پلایا ہے اور سوائے اس عورت کے کوئی اور اس دودھ پینے کو نہیں بیان کرتا تو فقط اس عورت کے کہنے سے دودھ کا رشتہ ثابت نہ ہوگا۔ ان دونوں کا نکاح درست ہے بلکہ جب دو معتبر اور دیندار مرد یا ایک دیندار مرد اور دو دیندار عورتیں دودھ پینے کی گواہی دیویں تب اس رشتہ کا ثبوت ہوگا اب البتہ نکاح حرام ہو گیا۔ بے ایسی گواہی کے ثبوت نہ ہوگا لیکن اگر فقط ایک مرد یا ایک عورت کے کہنے سے یا دو تین عورتوں کے کہنے سے دل گواہی دینے لگے کہ یہ سچ کہتی ہوں گی ضرور ایسا ہوا ہوگا تو ایسے وقت نکاح نہ کرنا چاہیئے کہ خواہ مخواہ شک میں پڑنے سے کیا فائدہ۔ اور اگر کسی نے کر لیا تب بھی خیر ہو گیا۔

مسئلہ ۲۱ عورت کا دودھ کسی دوا میں ڈالنا جائز نہیں۔ اور اگر ڈال دیا تو اب اسکا کھانا اور لگانا ناجائز اور حرام ہے۔ اسی طرح دوا کے لئے آنکھ میں یا کان میں دودھ ڈالنا بھی جائز نہیں۔ خلاصہ یہ کہ آدمی کے دودھ سے کسی طرح کا نفع اٹھانا اور اس کو اپنے کام میں لانا درست نہیں۔

باب ۱

طلاق کا بیان

مسئلہ ۱ جو شوہر جوان ہو چکا ہو اور دیوانہ پاگل نہ ہو اسکے طلاق دینے سے طلاق پڑ جاوے گی۔ اور جو لڑکا ابھی جوان نہیں ہوا اور دیوانہ پاگل جسکی عقل ٹھیک نہیں ان دونوں کے طلاق دینے سے طلاق نہیں پڑتی۔

مسئلہ ۲ سوتے ہوئے آدمی کے منہ سے نکلا کہ تجھ کو طلاق ہے یا یُوں کہہ دیا کہ میری بی بی کو طلاق تو اس بڑبڑانے سے طلاق نہ پڑیگی

مسئلہ ۳ کسی نے زبردستی کسی سے طلاق دلوادی۔ بہت مارا کوٹا دھمکایا کہ طلاق دیدے نہیں تو تجھے مار ڈالوں گا اس مجبوری سے اسنے طلاق دے دی تب بھی طلاق پڑ گئی۔

مسئلہ ۴ کسی نے شراب وغیرہ کے نشہ میں اپنی بی بی کو طلاق دیدی جب ہوش آیا تو پشیمان ہوا تب بھی طلاق پڑ گئی۔ اسی طرح غصے میں طلاق دینے سے بھی طلاق پڑ جاتی ہے۔

مسئلہ ۵ شوہر کے سوا کسی اور کو طلاق دینے کا اختیار نہیں ہے البتہ اگر شوہر نے کہہ دیا ہو کہ تو اس کو طلاق دیدے تو وہ بھی دے سکتا ہے۔

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

باب ۱۱

طلاق دینے کا بیان

مسئلہ ۱ طلاق دینے کا اختیار فقط مرد کو ہے جب مرد نے طلاق دے دی تو پڑ گئی۔ عورت کا اس میں کچھ بس نہیں چاہے منظور کرے چاہے نہ کرے ہر طرح طلاق ہو گئی۔ اور عورت اپنے مرد کو طلاق نہیں دے سکتی۔

مسئلہ ۲ مرد کو فقط تین طلاق دینے کا اختیار ہے اس سے زیادہ کا اختیار نہیں۔ تو اگر چار پانچ طلاق دے دیں تب بھی تین ہی طلاقیں ہوئیں۔

مسئلہ ۳ جب مرد نے زبان سے کہہ دیا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی اور اتنے زور سے کہا کہ خود ان الفاظ کو سن لیا۔ بس اتنا کہتے ہی طلاق پڑ گئی چاہے کسی کے سامنے کہے چاہے تنہائی میں اور چاہے بی بی سنے یا نہ سنے۔ ہر حال میں طلاق ہو گئی۔

مسئلہ ۴ طلاق تین قسم کی ہے۔ ایک تو ایسی طلاق جس میں نکاح بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور اب بے نکاح کئے اس مرد کے پاس رہنا جائز نہیں۔ اگر پھر اسی کے پاس رہنا چاہے اور مرد بھی اسکو رکھنے پر راضی ہو تو پھر سے نکاح کرنا پڑے گا ایسی طلاق کو بائن طلاق کہتے ہیں۔ دوسری وہ جس میں نکاح ایسا ٹوٹا کہ دوبارہ نکاح بھی کرنا چاہیں تو بعد عدت کسی دوسرے سے اول نکاح کرنا پڑے گا اور جب وہاں طلاق ہو جاوے تب بعد عدت اس سے نکاح ہو سکے گا۔ ایسی طلاق کو مغلظہ کہتے ہیں۔ تیسری وہ جس میں نکاح ابھی نہیں ٹوٹا صاف لفظوں میں ایک یا دو طلاق دینے کے بعد اگر مرد پشیمان ہوا تو پھر سے نکاح کرنا ضروری نہیں۔ بے نکاح کئے بھی اسکو رکھ سکتا ہے۔ پھر میاں بی بی کی طرح رہنے لگیں تو درست ہے البتہ اگر مرد طلاق دے کر اسی پر قائم رہا اور اس سے نہیں پھرا تو جب طلاق کی عدت گذر جاوے گی تب نکاح ٹوٹ جاوے گا اور عورت جدا ہو جاوے گی۔ اور جب تک عدت نہ گذرے تب تک رکھنے نہ رکھنے دونوں باتوں کا اختیار ہے ایسی طلاق کو رجعی طلاق کہتے ہیں۔ البتہ اگر تین طلاقیں دے دیں تو اب اختیار نہیں۔

مسئلہ ۵ طلاق دینے کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ صاف صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ میں نے تجھ کو طلاق دے دی یا یوں کہا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دے دی غرضیکہ ایسی صاف بات کہہ دی جس میں طلاق دینے کے سوا کوئی اور معنی نہیں نکل سکتے ایسی طلاق کو صریح کہتے ہیں۔ دوسری قسم یہ کہ صاف صاف لفظ نہیں کہے بلکہ ایسے گول گول لفظ کہے جس میں طلاق کا مطلب بھی بن سکتا ہے اور طلاق کے سوا اور دوسرے معنی بھی نکل سکتے ہیں جیسے کوئی کہے میں نے تجھ کو دور کر دیا۔ تو اسکا ایک مطلب تو یہ ہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دے دی۔ دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ طلاق تو نہیں دی لیکن اب تجھ کو اپنے پاس نہ رکھوں گا ہمیشہ اپنے میکے میں پڑی رہ تیری خبر نہ لوں گا۔ یا یوں کہے مجھ سے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں۔ مجھ سے تجھ سے کچھ مطلب نہیں تو مجھ سے جدا ہو گئی میں نے تجھ کو الگ کر دیا۔ جدا کر دیا میرے گھر سے چلی جا۔ نکل جا۔ ہٹ دور ہو اپنے ماں باپ کے سر جا کے بیٹھ۔ اپنے گھر جا۔ میرا تیرا نباہ نہ ہو گا۔ اسی طرح کے اور الفاظ جن میں دونوں مطلب نکل سکتے ہیں ایسی طلاق کو کنایہ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۶ اگر صاف صاف لفظوں میں طلاق دی تو زبان سے نکلتے ہی طلاق پڑ گئی۔ چاہے طلاق دینے کی نیت ہو چاہے نہ ہو۔ بلکہ ہنسی دل لگی میں کہا ہو ہر طرح طلاق ہو گئی اور صاف لفظوں میں طلاق دینے سے تیسری قسم کی طلاق پڑتی ہے یعنی عدت کے ختم ہونے تک اسکے رکھنے نہ رکھنے کا اختیار ہے اور ایک مرتبہ کہنے سے ایک ہی طلاق پڑے گی نہ دو پڑیں گی نہ تین۔ البتہ اگر تین دفعہ کہے یا یوں کہے تجھ کو تین طلاق دیں تو تین طلاقیں پڑیں۔

مسئلہ ۷ کسی نے ایک طلاق دی تو جب تک عورت عدت میں ہے تب تک دوسری طلاق اور تیسری طلاق اور دینے کا اختیار رہتا ہے اگر دے گا تو پڑ جاوے گی۔

مسئلہ ۸ کسی نے یوں کہا تجھ کو طلاق دیدوں گا تو اس سے طلاق نہیں ہوئی اسی طرح اگر کسی بات پر یوں کہا اگر فلانا کام کرے گی تو طلاق دے دوں گا تب بھی طلاق نہیں ہوئی چاہے وہ کام کرے چاہے نہ کرے۔ ہاں اگر یوں کہہ دے اگر فلانا کام کرے تو طلاق ہے تو اسکے کرنے سے طلاق پڑ جاوے گی۔

مسئلہ ۹ کسی نے طلاق دے کر اسکے ساتھ ہی انشاء اللہ بھی کہہ دیا تو طلاق نہیں پڑی۔ اسی طرح اگر یوں کہا کہ اگر خدا چاہے تو تجھ کو طلاق اس سے بھی کسی قسم کی طلاق نہیں پڑتی۔ البتہ اگر طلاق دے کر ذرا ٹھہر گیا پھر انشاء اللہ کہا تو طلاق پڑ گئی۔

مسئلہ ۱۰ کسی نے اپنی بی بی کو طالقن کہہ کر پکارا تب بھی طلاق پڑ گئی اگرچہ ہنسی میں کہا ہو۔

مسئلہ ۱۱ کسی نے کہا جب تو لکھنؤ جاوے تو تجھ کو طلاق ہے تو جب تک لکھنؤ نہ جاوے گی طلاق نہ پڑے گی جب وہاں جاوے گی تب پڑے گی۔

مسئلہ ۱۲ اور اگر صاف صاف طلاق نہیں دی بلکہ گول گول الفاظ کہے اور اشارہ کنایہ سے طلاق دی تو ان لفظوں کے کہنے کے وقت اگر طلاق دینے کی نیت تھی تو طلاق ہو گئی اور اول قسم کی یعنی بائن طلاق ہوئی۔ اب بے نکاح کئے نہیں رکھ سکتا۔ اور اگر طلاق کی نیت نہ تھی بلکہ دوسرے معنی کے اعتبار سے کہا تھا تو طلاق نہیں ہوئی۔ البتہ اگر قرینے سے معلوم ہو جائے کہ طلاق ہی دینے کی نیت تھی اب وہ جھوٹ بکتا ہے تو اب عورت اسکے پاس نہ رہے اور یہی سمجھے کہ مجھے طلاق مل گئی جیسے بی بی نے غصہ میں آکر کہا کہ میرا تیرا نباہ نہ ہو گا مجھکو طلاق دیدے اسنے کہا اچھا میں نے چھوڑ دیا تو یہاں عورت یہی سمجھے کہ مجھے طلاق دیدی۔

مسئلہ ۱۳ کسی نے تین دفعہ کہا کہ تجھ کو طلاق طلاق طلاق تو تینوں طلاقیں پڑ گئیں یا گول الفاظ میں تین مرتبہ کہا تب بھی تین پڑ گئیں لیکن اگر نیت ایک ہی طلاق کی ہے فقط مضبوطی کے لئے تین دفعہ کہا تھا کہ بات خوب پکی ہو جاوے تو ایک ہی طلاق ہوئی

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

لیکن عورت کو اسکے دل کا حال تو معلوم نہیں اسلئے یہی سمجھے کہ تین طلاقیں مل گئیں۔

باب ۱۲ رخصتی سے پہلے یا بعد طلاق ہو جانے کا بیان

مسئلہ ۱: ابھی میاں کے پاس نہ جانے پائی تھی کہ اُسنے طلاق دے دی۔ یا رخصتی تو ہو گئی لیکن ابھی میاں بی بی میں ویسی تنہائی نہیں ہونے پائی جو شرع میں معتبر ہے جس کا بیان مہر کے باب میں آچکا ہے۔ تنہائی و یکجائی ہونے سے پہلے ہی طلاق دیدی تو طلاق بائن پڑی چاہے صاف لفظوں سے دی ہو یا گول لفظوں میں ایسی عورت کو جب طلاق دی جائے تو پہلی ہی قسم کی یعنی بائن طلاق پڑتی ہے اور ایسی عورت کیلئے طلاق کی عدت بھی کچھ نہیں ہے طلاق ملنے کے بعد فوراً دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اور ایسی عورت کو ایک طلاق دینے کے بعد اب دوسری تیسری طلاق بھی دینے کا اختیار نہیں اگر دیوے گا تو نہ پڑے گی۔ البتہ اگر پہلی ہی دفعہ یُوں کہدے کہ تجھ کو دو طلاق یا تین طلاق تو جتنی دی ہیں سب پڑ گئیں اور اگر یُوں کہا تجھ کو طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے تب بھی ایسی عورت کو ایک ہی طلاق پڑے گی۔

نوٹ: مسئلہ نمبر ۲ حسبِ اجازت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ حذف کر دیا گیا ہے۔ وجہ حذف اور مفصل کلام اسکے متعلق ضمیمہ میں صـ۴۲ـ پر ملاحظہ فرما دیں

مسئلہ ۳: رخصتی اور میاں بی بی کی تنہائی کے ساتھ اگر صحبت بھی ہو گئی۔ اسکے بعد اگر ایک یا دو طلاق صاف لفظوں میں دی تو طلاق رجعی ہو گی۔ اور گول لفظوں میں دی تو طلاق بائن ہو گی۔ رجعی میں رجوع کا حق ہو گا اور بائن میں رجوع کا حق نہ ہو گا۔ ہاں اگر تین طلاق نہیں دیں تو اُسی شخص سے نکاح جدید (جبکہ میاں بیوی دونوں راضی ہوں) عدت کے اندر بھی ہو سکتا ہے اور عدت کے بعد بھی۔ اور دُوسرے شخص سے بعد عدت کے نکاح ہو سکتا ہے اور عدت ہر صورت میں لازم ہو گی۔ اور جب تک عدت ختم نہ ہو دُوسری اور تیسری طلاق بھی دی جا سکتی ہے۔ اور اگر تنہائی و یکجائی تو ایسی ہو گئی کہ صحبت کرنے سے کوئی مانع شرعی یا طبعی موجود نہیں تھا۔ مگر صحبت نہیں ہوئی تو اس صورت میں اگر صاف لفظوں میں طلاق دی جاوے یا گول لفظوں میں دونوں صورتوں میں طلاق بائن ہی پڑے گی۔ اور عدت بھی واجب ہو گی اور رجعت کا حق نہ ہو گا اور بلا عدت پُوری کئے کسی دُوسرے سے نکاح بھی نہیں کر سکتی۔ ہاں اُسی شخص سے (جس نے طلاق دی ہے) دوبارہ نکاح عدت کے اندر اور عدت ختم ہونے کے بعد ہر حال میں کر سکتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ تین طلاق نہ دی ہوں۔

باب ۱۳ تین طلاق دینے کا بیان

مسئلہ ۱: اگر کسی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیدیں تو اب وہ عورت بالکل اس مرد کے لئے حرام ہو گئی اب اگر پھر سے نکاح کرے تب بھی عورت کو اس مرد کے پاس رہنا حرام ہے اور یہ نکاح نہیں ہوا چاہے صاف لفظوں میں تین طلاقیں دی ہوں یا گول لفظوں میں سب کا ایک حکم ہے۔ (تین طلاق کے بعد) اگر پھر اُسی مرد کے پاس رہنا چاہے اور نکاح کرنا چاہے تو اُسکی فقط ایک صورت ہے وہ یہ کہ پہلے کسی اور مرد سے نکاح کرکے ہمبستر ہو پھر جب وہ دُوسرا مرد مر جائے یا طلاق دیدے تو عدت پوری کرکے پہلے مرد سے نکاح کر سکتی ہے بے دُوسرا خاوند کئے پہلے خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی۔ اگر دوسرا خاوند تو کیا لیکن ابھی وہ صحبت نہ کرنے پایا تھا کہ مر گیا یا صحبت کرنے سے پہلے ہی طلاق دیدی تو اسکا کچھ اعتبار نہیں۔ پہلے مرد سے جب ہی نکاح ہو سکتا ہے کہ دُوسرے مرد نے صحبت بھی کی ہو بغیر اسکے پہلے مرد سے نکاح درست نہیں خُوب سمجھ لو۔

مسئلہ ۲: تین طلاقیں ایک دم سے دے دیں جیسے یُوں کہہ دیا تجھ کو تین طلاق یا یُوں کہا تجھ کو طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے یا الگ کرکے تین طلاقیں دیں جیسے ایک آج دی ایک کل ایک پرسوں۔ یا ایک اس مہینہ میں ایک دُوسرے مہینہ میں ایک تیسرے میں یعنی عدت کے اندر اندر تینوں طلاقیں دیدیں سب کا ایک حکم ہے اور صاف لفظوں میں طلاق دے کر پھر رَوک رکھنے کا اختیار اسوقت ہوتا ہے جب تین طلاقیں نہ دے فقط ایک یا دو دیوے۔ جب تین طلاقیں دے دیں تو اب کچھ نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ۳: کسی نے اپنی عورت کو ایک طلاق رجعی دی۔ پھر میاں راضی ہو گیا اور روک رکھا۔ پھر دو چار برس میں کسی بات پر غصہ آیا تو ایک طلاق رجعی اور دیدی جس میں روک رکھنے کا اختیار ہوتا ہے۔ پھر جب غصہ اُترا تو روک رکھا اور نہیں چھوڑا۔ یہ دو طلاقیں ہو چکیں اب اسکے بعد اگر کبھی ایک طلاق اور دیدیگا تو تین پوری ہو جاوینگی اور اسکا وہی حکم ہو گا جو ہم نے اُوپر مسئلہ میں بیان کیا ہے کہ بے دُوسرا خاوند کئے اس مرد سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر کسی نے طلاقِ بائن دی جس میں روک رکھنے کا اختیار نہیں ہوتا نکاح ٹوٹ جاتا ہے پھر پشیمان ہوا اور میاں بی بی نے راضی ہو کر پھر سے نکاح پڑھوالیا۔ کچھ زمانہ کے بعد پھر غصہ آیا اور ایک طلاقِ بائن دے دی اور غصہ اُترنے کے بعد پھر نکاح پڑھوالیا یہ دو طلاقیں ہوئیں۔ اب تیسری دفعہ اگر طلاق دیگا تو پھر وہی حکم ہے کہ بے دُوسرا خاوند کئے اس سے نکاح نہیں کر سکتی۔

مسئلہ ۴: اگر دُوسرے مرد سے اس شرط پر نکاح ہوا کہ صحبت کرکے عورت کو چھوڑ دے گا تو اس اقرار لینے کا کچھ اعتبار نہیں اسکو اختیار ہے چاہے چھوڑے یا نہ چھوڑے اور جب جی چاہے چھوڑے۔ اور یہ اقرار کرکے نکاح کرنا بہت گناہ اور حرام ہے اللہ تعالیٰ نے

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

کی طرف سے لعنت ہوتی ہے لیکن نکاح ہو جاتا ہے۔ تو اگر اس نکاح کے بعد دوسرے خاوند نے صحبت کر کے چھوڑ دیا تو پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی۔

باب ۱۴

کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان

مسئلہ ۱ نکاح کرنے سے پہلے کسی عورت کو کہا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو طلاق ہے تو جب اس عورت سے نکاح کرے گا تو نکاح کرتے ہی طلاق بائن پڑ جاوے گی۔ اب بے نکاح کئے اسکو نہیں رکھ سکتا۔ اور اگر یوں کہا ہو اگر تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر دو طلاق۔ تو دو طلاق بائن پڑ گئیں اور اگر تین طلاق کو کہا تھا تو تینوں پڑ گئیں اور اب طلاق مغلظہ ہو گئی۔

مسئلہ ۲ نکاح ہوتے ہی جب اس پر طلاق پڑ گئی تو اس نے اسی عورت سے پھر نکاح کر لیا تو اب اس دوسرے نکاح کرنے سے طلاق نہ پڑے گی۔ ہاں اگر یوں کہا ہو جے دفعہ تجھ سے نکاح کروں ہر مرتبہ تجھ کو طلاق ہے تو جب نکاح کرے گا ہر دفعہ طلاق پڑ جایا کرے گی۔ اب اس عورت کو رکھنے کی کوئی صورت نہیں۔ دوسرا خاوند کرکے اگر اس مرد سے نکاح کرے گی تب بھی طلاق پڑ جاوے گی۔

مسئلہ ۳ کسی نے کہا جس عورت سے نکاح کروں اسکو طلاق تو جس سے نکاح کرے گا اس پر طلاق پڑ جاوے گی۔ البتہ طلاق پڑ کے بعد اگر پھر اسی عورت سے نکاح کر لیا تو طلاق نہیں پڑی۔

مسئلہ ۴ کسی غیر عورت سے جس سے ابھی نکاح نہیں کیا ہے اسطرح کہا اگر تو فلانا کام کرے تو تجھ کو طلاق۔ اسکا کچھ اعتبار نہیں اگر اس سے نکاح کر لیا اور نکاح کے بعد اُسنے وہی کام کیا تب بھی طلاق نہیں پڑی۔ کیونکہ غیر عورت کو طلاق دینے کی یہی صورت ہے کہ یوں کہے اگر تجھ سے نکاح کروں تو طلاق۔ کسی اور طرح طلاق نہیں پڑ سکتی۔

مسئلہ ۵ اور اگر اپنی بی بی سے کہا اگر تو فلانا کام کرے تو تجھ کو طلاق۔ اگر تو میرے پاس سے جاوے تو تجھ کو طلاق۔ اگر تو اس گھر میں جاوے تو تجھ کو طلاق یا اور کسی بات کے ہونے پر طلاق دی تو جب وہ کام کرے گی تب طلاق پڑ جاوے گی اگر نہ کرے گی تو نہ پڑے گی اور طلاق رجعی پڑے گی جس میں بے نکاح بھی روک رکھنے کا اختیار ہوتا ہے۔ البتہ اگر کوئی گول لفظ کہتا جیسے یوں کہے اگر تو فلانا کام کرے تو مجھ سے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں تو جب وہ کام کرے گی تب طلاق بائن پڑے گی بشرطیکہ مرد نے اس لفظ کے کہتے وقت طلاق کی نیت کی ہو۔

مسئلہ ۶ اگر یوں کہا اگر فلانا کام کرے تو تجھ کو دو طلاق یا تین طلاق تو جے طلاق کہی اتنی پڑیں گی۔

مسئلہ ۷ اپنی بی بی سے کہا تھا اگر اس گھر میں جاوے تو تجھ کو طلاق اور وہ چلی گئی اور طلاق پڑ گئی پھر عدت کے اندر اندر اُسنے روک رکھا یا پھر سے نکاح کر لیا تو اب پھر گھر میں جانے سے طلاق نہ پڑے گی۔ البتہ اگر یوں کہا ہو جے مرتبہ اس گھر میں جاوے

ہر مرتبہ تجھ کو طلاق۔ یا یوں کہا ہو جب کبھی تو گھر میں جاوے ہر مرتبہ تجھ کو طلاق۔ تو اس صورت میں عدت کے اندر یا پھر نکاح کر لینے کے بعد دوسری مرتبہ گھر میں جانے سے دوسری طلاق ہو گئی پھر عدت کے اندر یا تیسرے نکاح کے بعد اگر تیسری دفعہ گھر میں جاوے گی تو تیسری طلاق پڑ جاوے گی۔ اب تین طلاق کے بعد اس سے نکاح درست نہیں۔ البتہ اگر دوسرا خاوند کر کے پھر اسی مرد سے نکاح کرے تو اب اس گھر میں جانے سے طلاق نہ پڑے گی۔

مسئلہ ۸ کسی نے اپنی عورت سے کہا اگر تو فلانا کام کرے تو تجھ کو طلاق۔ ابھی اس نے وہ کام نہیں کیا تھا کہ اُسنے اپنی طرف سے ایک اور طلاق دے دی اور چھوڑ دیا اور کچھ مدت بعد پھر اسی عورت سے نکاح کیا اور اس نکاح کے بعد اب اُسنے وہی کام کیا تو پھر طلاق پڑ گئی۔ البتہ اگر طلاق پانے اور عدت گذر جانے کے بعد اس نکاح سے پہلے اُسنے وہی کام کر لیا ہو تو اب اس نکاح کے بعد اس کام کے کرنے سے طلاق نہ پڑے گی۔ اور اگر طلاق پانے کے بعد عدت کے اندر اس نے وہی کام کیا ہو تب بھی دوسری طلاق پڑ گئی۔

مسئلہ ۹ کسی نے اپنی عورت کو کہا اگر تجھ کو حیض آوے تو تجھ کو طلاق۔ اسکے بعد اُسنے خون دیکھا تو ابھی سے طلاق کا حکم نہ لگاوینگے بلکہ جب پورے تین دن تین رات خون آ چکا ہے تو تین دن تین رات کے بعد یہ حکم لگاوینگے کہ جس وقت سے خون آیا تھا اُسی وقت طلاق پڑ گئی تھی۔ اور اگر یوں کہا ہو جب تجھ کو ایک حیض آوے تو تجھ کو طلاق۔ تو حیض کے ختم ہونے پر طلاق پڑے گی۔

مسئلہ ۱۰ اگر کسی نے بی بی سے کہا اگر تو روزہ رکھے تو تجھ کو طلاق تو روزہ رکھتے ہی فوراً طلاق پڑ گئی البتہ اگر یوں کہا اگر تو ایک روزہ رکھے یا دن بھر کا روزہ رکھے تو تجھ کو طلاق۔ تو روزہ کے ختم پر طلاق پڑے گی۔ اگر روزہ توڑ ڈالے تو طلاق نہ پڑے گی۔

مسئلہ ۱۱ عورت نے گھر سے باہر جانے کا ارادہ کیا مرد نے کہا ابھی مت جاؤ۔ عورت نہ مانی۔ اس پر مرد نے کہا اگر تو باہر جائے تو تجھ کو طلاق۔ تو اسکا حکم یہ ہے کہ اگر ابھی باہر جاوے گی تو طلاق پڑے گی اور اگر ابھی نہ گئی کچھ دیر میں گئی تو طلاق نہ پڑے گی کیونکہ اس کا مطلب یہی تھا کہ ابھی نہ جاؤ پھر جانا۔ یہ مطلب نہیں کہ عمر بھر کبھی نہ جانا۔

مسئلہ ۱۲ کسی نے یوں کہا جس دن تجھ سے نکاح کروں تجھ کو طلاق۔ پھر رات کے وقت نکاح کیا تب بھی طلاق پڑ گئی۔ کیونکہ بول چال میں اسکا مطلب یہ ہے کہ جس وقت تجھ سے نکاح کروں تجھ کو طلاق۔

باب ۱۵

بیمار کے طلاق دینے کا بیان

مسئلہ ۱ بیماری کی حالت میں کسی نے اپنی عورت کو طلاق دے دی پھر عورت کی عدت ابھی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ اسی بیماری میں مر گیا۔ تو شوہر کے مال میں سے بی بی کا جتنا حصہ ہوتا ہے اتنا اس عورت کو بھی ملے گا چاہے ایک طلاق دی ہو

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

یا دو تین۔ اور چاہے طلاق رجعی دی ہو یا بائن سب کا ایک حکم ہے۔ اگر عدت ختم ہو چکی تھی تب وہ مرا تو حصہ نہ پاوے گی۔ اسی طرح اگر مرد اسی بیماری میں نہیں مرا بلکہ اس سے اچھا ہو گیا تھا پھر بیمار ہو گیا تب بھی حصہ نہ پاوے گی چاہے عدت ختم ہو چکی ہو یا نہ ختم ہوئی ہو۔

مسئلہ ۲۔ عورت نے طلاق مانگی تھی اسلئے مرد نے طلاق دے دی تب بھی عورت حصہ پانے کی مستحق نہیں چاہے عدت کے اندر مرے یا عدت کے بعد۔ دونوں کا ایک حکم ہے۔ البتہ اگر طلاق رجعی دی ہو اور عدت کے اندر مرے تو حصہ پاوے گی۔

مسئلہ ۳۔ بیماری کی حالت میں عورت سے کہا اگر تو گھر سے باہر جائے تو تجھ کو بائن طلاق ہے۔ پھر عورت باہر گئی اور طلاق بائن پڑ گئی تو اس صورت میں حصہ نہ پاوے گی کہ اُسنے خود ایسا کام کیوں کیا جس سے طلاق پڑی۔ اور اگر یوں کہا اگر تو کھانا کھاوے تو تجھ کو طلاق بائن ہے یا یوں کہا اگر تو نماز پڑھے تو تجھ کو طلاق بائن ہے ایسی صورت میں اگر وہ عدت کے اندر مر جائے گا تو عورت کو حصہ ملیگا کیونکہ عورت کے اختیار سے طلاق نہیں پڑی کھانا کھانا اور نماز پڑھنا تو ضروری ہے اسکو کیسے چھوڑتی۔ اور اگر طلاق رجعی دی ہو تو پہلی صورت میں بھی عدت کے اندر اندر مرنے سے حصہ پاوے گی غرضکہ طلاق رجعی میں بہر حال حصہ ملتا ہے۔ بشرطیکہ عدت کے اندر مرا ہو۔

مسئلہ ۴۔ کسی بھلے چنگے آدمی نے کہا جب تو گھر سے باہر نکلے تو تجھ کو طلاق بائن ہے۔ پھر جس وقت وہ گھر سے باہر نکلی اُس وقت وہ بیمار تھا اور اسی بیماری میں عدت کے اندر مر گیا تب بھی حصہ نہ پاوے گی۔

مسئلہ ۵۔ تندرستی کے زمانہ میں کہا جب تیرا باپ پردیس سے آوے تو تجھ کو بائن طلاق۔ جب وہ پردیس سے آیا اُس وقت مرد بیمار تھا اور اُسی بیماری میں مر گیا تو حصہ نہ پاوے گی۔ اور اگر بیماری کی حالت میں یہ کہا ہو اور اُسی میں عدت کے اندر مر گیا ہو تو حصہ پاوے گی۔

باب

طلاق رجعی میں رجعت کر لینے یعنی روک رکھنے کا بیان!

مسئلہ ۱۔ جب کسی نے رجعی ایک طلاق یا دو طلاقیں دیں تو عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے مرد کو اختیار ہے کہ اسکو روک رکھے پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور عورت چاہے راضی ہو یا راضی نہ ہو اسکو کچھ اختیار نہیں ہے اور اگر تین طلاقیں دیدیں تو اسکا حکم اوپر بیان ہو چکا اسمیں یہ اختیار نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۔ رجعت کرنے یعنی روک رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یا تو صاف زبان سے کہدے کہ میں تجھ کو پھر رکھے لیتا ہوں تجھ کو نہ چھوڑوں گا یا یوں کہدے کہ میں اپنے نکاح میں تجھ کو رجوع کرتا ہوں یا عورت سے نہیں کہا کسی اور سے کہا کہ میں نے اپنی بی بی کو پھر رکھ لیا اور طلاق سے باز آیا۔ بس اتنا کہہ دینے سے وہ پھر اسکی بی بی ہو گئی۔ رجعت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ

زبان سے تو کچھ نہیں کہا لیکن اس سے صحبت کر لی یا اُس کا بوسہ لیا پیار کیا یا جوانی کی خواہش کے ساتھ اسکو ہاتھ لگایا تو ان سب صورتوں میں پھر وہ اسکی بی بی ہو گئی پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۔ جب عورت کا روک رکھنا منظور ہو تو بہتر ہے کہ دو چار لوگوں کو گواہ بنا لے کہ شاید کبھی کچھ جھگڑا پڑے تو کوئی مکر نہ سکے۔ اگر کسی کو گواہ نہ بنایا تنہائی میں ایسا کر لیا تب بھی صحیح ہے۔ مطلب تو حاصل ہی ہو گیا۔

مسئلہ ۴۔ اگر عورت کی عدت گذر چکی تب ایسا کرنا چاہا تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب اگر عورت منظور کرے اور راضی ہو تو پھر سے نکاح کرنا پڑے گا بے نکاح کئے نہیں رکھ سکتا۔ اگر وہ رکھے بھی تو عورت کو اسکے پاس رہنا درست نہیں۔

مسئلہ ۵۔ جس عورت کو حیض آتا ہو اسکے لئے طلاق کی عدت تین حیض ہیں جب تین حیض پورے ہو چکے تو عدت گذر چکی جب یہ بات معلوم ہو گئی تو اب سمجھو کہ اگر تیسرا حیض پورے دس دن آیا ہے تب تو جس وقت خون بند ہوا اور دس دن پورے ہوئے اُسی وقت عدت ختم ہو گئی اور روک رکھنے کا جو اختیار مرد کو تھا جاتا رہا۔ چاہے عورت نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہائی ہو اسکا کچھ اعتبار نہیں اور اگر تیسرا حیض دس دن سے کم آیا اور خون بند ہو گیا لیکن ابھی عورت نے غسل نہیں کیا اور نہ کوئی نماز اسکے اوپر واجب ہوئی تو اب بھی مرد کا اختیار باقی ہے اب بھی اپنے قصد سے باز آوے گا تو وہ پھر اسکی بی بی بنجاوے گی۔ البتہ اگر خون بند ہونے پر اُسنے غسل کر لیا یا غسل تو نہیں کیا لیکن ایک نماز کا وقت گذر گیا یعنی ایک نماز کی قضا اسکے ذمے واجب ہو گئی ان دونوں صورتوں میں مرد کا اختیار جاتا رہا۔ اب بے نکاح کئے نہیں رکھ سکتا۔

مسئلہ ۶۔ جس عورت سے ابھی صحبت نہ کی ہو خواہ تنہائی ہو چکی ہو اُسکو ایک طلاق دینے سے روک رکھنے کا اختیار نہیں رہتا کیونکہ اسکو جو طلاق دی جائے بائن پڑتی ہے جیسا اُوپر بیان ہو چکا۔ اسکو خوب یاد رکھو۔

مسئلہ ۷۔ اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں تو رہے لیکن مرد کہتا ہے کہ میں نے صحبت نہیں کی۔ پھر اس اقرار کے بعد طلاق دیدی تو اب طلاق سے باز آنے کا اختیار اسکو نہیں۔

مسئلہ ۸۔ جس عورت کو ایک یا دو طلاق رجعی ملی ہوں جسمیں مرد کو طلاق سے باز آنے کا اختیار ہوتا ہے ایسی عورت کو مناسب ہے کہ خوب بناؤ سنگار کر کے رہا کرے کہ شاید مرد کا جی اسکی طرف جھک پڑے اور رجعت کر لے۔ اور مرد کا قصد اگر باز آنے کا نہ ہو تو اسکو مناسب ہے کہ جب گھر میں آوے تو کھانس کھنکار کے آوے کہ وہ اپنا بدن اگر کچھ کھلا ہو تو ڈھک لیوے اور کسی بے موقع جگہ نگاہ نہ پڑے۔ اور جب عدت پوری ہو چکے تو عورت کہیں اور جا کے رہے۔

مسئلہ ۹۔ اگر ابھی رجعت نہ کی ہو تو اس عورت کو اپنے ساتھ سفر میں لیجانا جائز نہیں اور اس عورت کو اسکے ساتھ جانا بھی درست نہیں۔

مسئلہ ۱۰۔ جس عورت کو ایک یا دو طلاق بائن دیدیں جسمیں روک رکھنے کا اختیار نہیں ہوتا اسکا یہ حکم ہے کہ اگر کسی اور مرد سے نکاح کرنا

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

چاہے تو عدت کے بعد نکاح کرے۔ عدت کے اندر نکاح درست نہیں۔ اور خود اسی سے نکاح کرنا منظور ہو تو عدت کے اندر بھی ہو سکتا ہے۔

باب ۱۷

بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ ۱: جس نے قسم کھالی اور یوں کہہ دیا خدا کی قسم اب صحبت نہ کروں گا۔ خدا کی قسم تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا۔ قسم کھا کر کہا کہ تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا اور کسی طرح کہا تو اسکا حکم یہ ہے کہ اگر اُسنے صحبت نہ کی تو چار مہینے کے گذرنے پر عورت پر طلاق بائن پڑجاوے گی۔ اب بے نکاح کئے میاں بی بی کی طرح نہیں رہ سکتے۔ اور اگر چار مہینے کے اندر ہی اندر اُسنے اپنی قسم توڑ ڈالی اور صحبت کرلی تو طلاق نہ پڑے گی۔ البتہ قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا۔ ایسی قسم کھانے کو شرع میں ایلاء کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲: ہمیشہ کے لئے صحبت نہ کرنے کی قسم نہیں کھائی بلکہ فقط چار مہینے کے لئے قسم کھائی اور یُوں کہا خدا کی قسم چار مہینے تک تجھ سے صحبت نہ کروں گا تو اس سے ایلاء ہو گیا اسکا بھی یہی حکم ہے کہ اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے گا تو طلاق بائن پڑجاوے گی اور اگر چار مہینے سے پہلے صحبت کرلے تو قسم کا کفارہ دیوے اور قسم کے کفارہ کا بیان آگے آوے گا۔

مسئلہ ۳: اگر چار مہینے سے کم کے لئے قسم کھائی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اس سے ایلاء نہ ہو گا۔ چار مہینے سے ایک دن بھی کم کی قسم کھاوے تب بھی ایلاء نہ ہو گا۔ البتہ جتنے دنوں کی قسم کھائی ہے اُتنے دنوں سے پہلے پہلے صحبت کرے گا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا۔ اور اگر صحبت نہ کی تو عورت کو طلاق نہ پڑے گی اور قسم بھی پوری رہے گی۔

مسئلہ ۴: کسی نے فقط چار مہینے کے لئے قسم کھائی پھر اپنی قسم نہیں توڑی اسلئے چار مہینے کے بعد طلاق پڑگئی اور طلاق کے بعد پھر اسی مرد سے نکاح ہو گیا تو اب اس نکاح کے بعد اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اب کچھ نہ ہو گا اور اگر ہمیشہ کے لئے قسم کھالی جیسے یُوں کہہ دیا قسم کھاتا ہوں کہ اب تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا یُوں کہا خدا کی قسم تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا پھر اپنی قسم نہیں توڑی اور چار مہینے کے بعد طلاق پڑگئی اسکے بعد پھر اُسی سے نکاح کرلیا اور نکاح کے بعد پھر چار مہینے تک صحبت نہیں کی تو اب پھر دُوسری طلاق پڑگئی اگر تیسری دفعہ پھر اُسی سے نکاح کرلیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس نکاح کے بعد بھی اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے گا تو تیسری طلاق پڑجاوے گی۔ اور اب بغیر دُوسرا خاوند کئے اس سے نکاح بھی نہ ہو سکیگا البتہ اگر دُوسرے یا تیسرے نکاح کے بعد صحبت کرلیتا تو قسم ٹوٹ جاتی اور اب کبھی طلاق نہ پڑتی ہاں قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑتا۔

مسئلہ ۵: اگر اسی طرح آگے پیچھے تینوں نکاحوں میں تین طلاقیں پڑگئیں اسکے بعد عورت نے دُوسرا خاوند کرلیا جب اُسنے چھوڑ دیا تو عدت ختم کرکے پھر اُسی پہلے مرد سے نکاح کرلیا اور اُسنے پھر صحبت نہیں کی تو اب طلاق نہ پڑے گی چاہے جب تک صحبت نہ کرے لیکن جب کبھی صحبت کریگا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا کیونکہ قسم تو یہ کھائی تھی کہ کبھی صحبت نہ کروں گا وہ ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۶: اگر عورت کو طلاق بائن دے دی پھر اُس سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھالی تو ایلاء نہیں ہوا۔ اب پھر سے نکاح کرنے کے بعد اگر صحبت نہ کرے تو طلاق نہ پڑے گی لیکن جب صحبت کرے گا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا اور اگر طلاق رجعی دے دینے کے بعد عدت کے اندر ایسی قسم کھائی تو ایلاء ہو گیا۔ اب اگر رجعت کرلے اور صحبت نہ کرے تو چار مہینے کے بعد طلاق پڑجاوے گی اور اگر صحبت کرے تو قسم کا کفارہ دیوے۔

مسئلہ: خدا کی قسم نہیں کھائی بلکہ یُوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو تجھ کو طلاق ہے تب بھی ایلاء ہو گیا صحبت کرے گا تو رجعی طلاق پڑجاوے گی اور قسم کا کفارہ اس صورت میں نہ دینا پڑے گا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے کے بعد طلاق بائن پڑجاوے گی اور اگر یُوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو میرے ذمہ ایک حج ہے یا ایک روزہ ہے یا ایک روپیہ کی خیرات ہے یا ایک قربانی ہے تو ان سب صورتوں میں بھی ایلاء ہو گیا۔ اگر صحبت کرے گا تو جو بات کہی ہے وہ کرنا پڑے گی اور کفارہ نہ دینا پڑیگا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے بعد طلاق پڑجاوے گی۔

باب ۱۸

خلع کا بیان

مسئلہ: اگر میاں بی بی میں کسی طرح نباہ نہ ہو سکے اور مرد طلاق بھی نہ دیتا ہو تو عورت کو جائز ہے کہ کچھ مال دے کر یا اپنا مہر دے کر اپنے مرد سے کہے کہ اتنا روپیہ لیکر میری جان چھوڑ دے۔ یا یُوں کہے جو میرا مہر تیرے ذمہ ہے اسکے عوض میں میری جان چھوڑ دے۔ اسکے جواب میں مرد کہے میں نے چھوڑ دی تو اس سے عورت پر ایک طلاق بائن پڑگئی۔ روک رکھنے کا اختیار مرد کو نہیں ہے البتہ اگر مرد نے اسی جگہ بیٹھے بیٹھے جواب نہیں دیا بلکہ اُٹھ کھڑا ہوا یا مرد تو نہیں اُٹھا عورت اُٹھ کھڑی ہوئی تب مرد نے کہا اچھا میں نے چھوڑ دی تو اس سے کچھ نہیں ہوا۔ جواب سوال دونوں ایک ہی جگہ ہونے چاہئیں اس طرح جان چھڑانے کو شرع میں خلع کہتے ہیں۔

مسئلہ: مرد نے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا۔ عورت نے کہا میں نے قبول کیا تو خلع ہو گیا۔ البتہ اگر عورت نے اسی جگہ جواب نہ دیا ہو وہاں سے کھڑی ہو گئی ہو یا عورت نے قبول ہی نہیں کیا تو کچھ نہیں ہوا۔ لیکن عورت اگر اپنی جگہ بیٹھی رہی اور مرد یہ کہہ کر کھڑا ہوا اور عورت نے اسکے اُٹھنے کے بعد قبول کیا تب بھی خلع ہو گیا۔

مسئلہ ۳: مرد نے فقط اتنا کہا میں نے تجھ سے خلع کیا اور عورت نے قبول کرلیا روپے پیسے کا ذکر نہ مرد نے کیا نہ عورت نے تب بھی جو حق مرد کا عورت پر ہے اور جو حق عورت کا مرد پر ہے سب معاف ہوا اگر مرد کے ذمے مہر باقی ہو تو وہ بھی معاف ہو گیا۔ اور اگر عورت پاچکی ہے تو خیر اسکا پھیرنا واجب نہیں البتہ عدت کے ختم ہونے تک روٹی کپڑا اور رہنے کا گھر دینا پڑے گا۔ ہاں اگر عورت نے کہہ دیا ہو کہ عدت کا روٹی کپڑا اور رہنے کا گھر بھی تجھ سے نہ لوں گی تو وہ بھی معاف ہو گیا۔

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

مسئلہ۴ اور اگر اسکے ساتھ کچھ مال کا بھی ذکر کر دیا جیسے یوں کہا سو روپے کے عوض میں نے تجھ سے خلع کیا پھر عورت نے قبول کرلیا تو خلع ہو گیا اب عورت کے ذمے سو روپے دینے واجب ہو گئے۔ اپنا مہر پا چکی ہو تب بھی سو روپے دینے پڑینگے اور اگر مہر ابھی نہ پایا ہو تب بھی دینے پڑینگے اور مہر بھی نہ ملے گا کیونکہ وہ بوجہ خلع معاف ہو گیا۔

مسئلہ۵ خلع میں اگر مرد کا قصور ہو تو مرد کو روپیہ اور مال لینا یا جو مہر مرد کے ذمے ہے اسکے عوض میں خلع کرنا بڑا گناہ اور حرام ہے اگر کچھ مال لے لیا تو اسکو اپنے خرچ میں لانا بھی حرام ہے۔ اور اگر عورت ہی کا قصور ہو تو جتنا مہر دیا ہے اس سے زیادہ مال نہ لینا چاہیئے۔ بس مہر ہی کے عوض میں خلع کرلے۔ اگر مہر سے زیادہ لے لیا تو بھی خیر بیجا تو ہوا لیکن کچھ گناہ نہیں۔

مسئلہ۶ عورت خلع کرنے پر راضی نہ تھی۔ مرد نے اسپر زبردستی کی اور خلع کرنے پر مجبور کیا یعنی مار پیٹ کر دھمکا کر خلع کیا تو طلاق پڑ گئی لیکن مال عورت پر واجب نہیں ہوا۔ اور اگر مرد کے ذمے مہر باقی ہو تو وہ بھی معاف نہیں ہوا۔

مسئلہ۷ یہ سب باتیں اسوقت ہیں جب خلع کا لفظ کہا ہو یا یوں کہا ہو سو روپے پر یا ہزار روپے کے عوض میں میری جان چھوڑ دے یا یوں کہا اپنے مہر کے عوض میں مجھ کو چھوڑ دے اور اگر اسطرح نہیں کہا بلکہ طلاق کا لفظ کہا جیسے یوں کہے سو روپے کے عوض میں مجھے طلاق دے دے تو اسکو خلع نہ کہیں گے اگر مرد نے اس مال کے عوض طلاق دے دی تو ایک طلاق بائن پڑ گئی اور اس میں کوئی حق معاف نہیں ہوا نہ وہ حق معاف ہوئے جو مرد کے اوپر ہیں نہ وہ جو عورت پر ہیں۔ مرد نے اگر مہر نہ دیا ہو تو وہ بھی معاف نہیں ہوا۔ عورت اسکی دعویدار ہو سکتی ہے اور مرد یہ سو روپے عورت سے لے لے گا۔

مسئلہ۸ مرد نے کہا میں نے سو روپے کے عوض میں طلاق دی تو عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے اگر نہ قبول کرے تو نہ پڑے گی اور اگر قبول کرلے تو ایک طلاق بائن پڑ گئی لیکن اگر جگہ بدل جانے کے بعد قبول کیا تو طلاق نہیں پڑی۔

مسئلہ۹ عورت نے کہا مجھے طلاق دے دے مرد نے کہا تو اپنا مہر وغیرہ اپنے سب حق معاف کر دے تو طلاق دے دوں۔ اس پر عورت نے کہا اچھا میں نے معاف کیا اسکے بعد مرد نے طلاق نہیں دی تو کچھ معاف نہیں ہوا۔ اور اگر اسی مجلس میں طلاق دے دی تو معاف ہو گیا۔

مسئلہ۱۰ عورت نے کہا تین سو روپے کے عوض میں مجھکو تین طلاقیں دے دے۔ اسپر مرد نے ایک ہی طلاق دی تو فقط ایک سو روپے مرد کو ملے گا۔ اور اگر دو طلاقیں دی ہوں تو دو سو روپے اور اگر تینوں دے دیں تو پورے تین سو روپے عورت سے دلائے جائینگے اور سب صورتوں میں طلاق بائن پڑے گی۔ کیونکہ مال کا بدلہ ہے۔

مسئلہ۱۱ نابالغ لڑکا اور دیوانہ پاگل آدمی اپنی بی بی سے خلع نہیں کر سکتا۔

باب ۱۹ بی بی کو ماں کے برابر کہنے کا بیان

کسی نے اپنی بی بی سے کہا تو میری ماں کے برابر ہے یا یوں کہا تو میرے لئے ماں کے برابر ہے۔ تو میرے حساب (یعنی نزدیک) ماں کے برابر ہے۔ اب تو میرے نزدیک ماں کے مثل ہے۔ ماں کی طرح ہے تو دیکھو اس کا کیا مطلب ہے۔ اگر یہ مطلب لیا کہ تعظیم میں بزرگی میں ماں کی برابر ہے۔ یا یہ مطلب لیا کہ تو بالکل بڑھیا ہے عمر میں میری ماں کے برابر ہے تب تو اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر اسکے کہتے وقت کچھ نیت نہیں کی اور کوئی مطلب نہیں لیا یوں ہی بک دیا تب بھی کچھ نہیں ہوا۔ اور اگر اس کہنے سے طلاق دینے اور چھوڑنے کی نیت کی ہے تو اسکو ایک طلاق بائن پڑ گئی اور اگر طلاق دینے کی بھی نیت نہیں تھی اور عورت کا چھوڑنا بھی مقصود نہیں تھا۔ بلکہ مطلب فقط اتنا ہے کہ اگرچہ تو میری بی بی ہے اپنے نکاح سے تجھ کو الگ نہیں کرتا لیکن اب تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا۔ تجھ سے صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ بس روٹی کپڑا لے اور پڑی رہ۔ غرضکہ اسکے چھوڑنے کی نیت نہیں، فقط صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ اسکو شرع میں ظہار کہتے ہیں۔ اسکا حکم یہ ہے کہ وہ عورت رہے گی تو اسی کے نکاح میں لیکن مرد جب تک اسکا کفارہ نہ ادا کرے تب تک صحبت کرنا یا جوانی کی خواہش کے ساتھ ہاتھ لگانا منہ چومنا، پیار کرنا حرام ہے جب تک کفارہ نہ دے گا تب تک وہ عورت حرام رہے گی چاہے جتنے برس گذر جائیں۔ جب کفارہ دے دے تو دونوں میاں بی بی کی طرح رہیں پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اسکا کفارہ اسی طرح دیا جاتا ہے جس طرح روزہ توڑنے کا کفارہ دیا جاتا ہے۔

مسئلہ۲ اگر کفارہ دینے سے پہلے ہی صحبت کر لی تو بڑا گناہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرے اور اب سے پکا ارادہ کرے کہ اب بے کفارہ دیئے پھر کبھی صحبت نہ کروں گا۔ اور عورت کو چاہیئے کہ جب تک مرد کفارہ نہ دے تب تک اسکو اپنے پاس نہ آنے دے۔

مسئلہ۳ اگر بہن کی برابر یا بیٹی یا پھوپی یا اور کسی ایسی عورت کے برابر کہا جسکے ساتھ نکاح ہمیشہ ہمیشہ حرام ہوتا ہے تو اسکا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۴ کسی نے کہا تو میرے لئے سور کے برابر ہے تو اگر طلاق دینے اور چھوڑنے کی نیت تھی تب تو طلاق پڑ گئی۔ اور اگر ظہار کی نیت کی یعنی یہ مطلب لیا کہ طلاق تو نہیں دیتا لیکن صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کئے لیتا ہوں تو کچھ نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر کچھ نیت نہ کی ہو تب بھی کچھ نہیں ہوا۔

مسئلہ۵ اگر ظہار میں چار مہینے یا اس سے زیادہ مدت تک صحبت نہ کی اور کفارہ نہ دیا تو طلاق نہیں پڑی اس سے ایلا نہیں ہوتا۔

مسئلہ۶ جب تک کفارہ نہ دے تب تک دیکھنا بات چیت کرنا حرام نہیں البتہ پیشاب کی جگہ کو دیکھنا درست نہیں۔

مسئلہ۷ اگر ہمیشہ کیلئے ظہار نہیں کیا بلکہ کچھ مدت مقرر کر دی جیسے یوں کہا سال بھر کے لئے یا چار مہینے کے لئے تو میرے لئے ماں

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

کے برابر ہے، تو جتنی مدت مقرر کی ہو اتنی مدت تک ظہار رہے گا، اگر اس مدت کے اندر صحبت کرنا چاہے تو کفارہ دیوے اور اگر اس مدت کے بعد صحبت کرے تو کچھ نہ دینا پڑے گا عورت حلال ہو جاوے گی۔

مسئلہ ۸ ظہار میں بھی اگر فوراً انشاء اللہ کہہ دیا تو کچھ نہیں ہوا۔

مسئلہ ۹ نابالغ لڑکا اور دیوانہ پاگل آدمی ظہار نہیں کر سکتا، اگر کرے گا تو کچھ نہ ہوگا، اسی طرح اگر کوئی غیر عورت سے ظہار کرے جس سے ابھی نکاح نہیں کیا ہے تو بھی کچھ نہیں ہوا اب اس سے نکاح کرنا درست ہے۔

مسئلہ ۱۰ ظہار کا لفظ اگر کئی دفعہ کہے جیسے دو دفعہ یا تین دفعہ یہی کہا کہ تو میرے لئے ماں کے برابر ہے تو جتنے دفعہ کہا ہے اتنے ہی کفارے دینے پڑیں گے، البتہ اگر دوسرے اور تیسرے مرتبہ کہنے سے خوب مضبوط اور پکے ہو جانے کی نیت کی ہو نئے سرے سے ظہار کرنا مقصود نہ ہو تو ایک ہی کفارہ دیوے۔

مسئلہ ۱۱ اگر کئی عورتوں سے ایسا کہا تو جتنے بیبیاں ہوں اتنے کفارے دیوے۔

مسئلہ ۱۲ اگر برابر کا لفظ نہیں کہا نہ مثل اور طرح کا لفظ کہا بلکہ یوں کہا تو میری ماں ہے یا یوں کہا تو میری بہن ہے تو اس سے کچھ نہیں ہوا، عورت حرام نہیں ہوئی لیکن ایسا کہنا بُرا اور گناہ ہے، اسی طرح پکارتے وقت یوں کہنا میری بہن فلانا کام کر دو یہ بھی بُرا ہے مگر اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۳ کسی نے یوں کہا اگر تجھ کو رکھوں تو ماں کو رکھوں، یا یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو گویا ماں سے کروں اس سے کچھ نہیں ہوا

مسئلہ ۱۴ اگر یوں کہا تو میرے لئے ماں کی طرح حرام ہے، تو اگر طلاق دینے کی نیت ہو تو طلاق پڑے گی، اور اگر ظہار کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی تو ظہار ہو جاوے گا، کفارہ دے کر صحبت کرنا درست ہے۔

باب ۲۰ ظہار کے کفارہ کا بیان!

مسئلہ ۱ ظہار کا کفارہ اسی طرح ہے جس طرح روزہ توڑنے کا کفارہ ہے دونوں میں کچھ فرق نہیں وہاں ہم نے خوب کھول کھول کے بیان کیا ہے وہی نکال کر دیکھ لو۔ اب یہاں بعضی ضروری باتیں جو وہاں نہیں بیان ہوئیں ہم بیان کرتے ہیں۔

مسئلہ ۲ اگر طاقت ہو تو مرد ساٹھ روزے لگاتار رکھے بیچ میں کوئی روزہ چھوٹنے نہ پاوے، اور جب تک روزے ختم نہ ہو چکیں تب تک عورت سے صحبت نہ کرے اگر روزے ختم ہونے سے پہلے اسی عورت سے صحبت کر لی تو اب سب روزے پھر سے رکھے چاہے دن کو اس عورت سے صحبت کی ہو یا رات کو اور چاہے قصداً ایسا کیا ہو یا بھولے سے سب کا ایک ہی حکم ہے۔

مسئلہ ۳ اگر شروع مہینہ یعنی پہلی تاریخ سے روزے رکھنا شروع کئے تو پورے دو مہینے روزے رکھ لے چاہے پورے ساٹھ دن ہوں

اور تیس تیس دن کا مہینہ ہو یا اس سے کم دن ہوں دونوں طرح کفارہ ادا ہو جاوے گا، اور اگر پہلی تاریخ سے روزے رکھنا نہیں شروع کئے تو پورے ساٹھ دن روزے رکھے۔

مسئلہ ۴ اگر کفارہ روزے سے ادا کر رہا تھا اور کفارہ پورا ہونے سے پہلے دن کو یا رات کو بھولے سے ہمبستر ہو گیا تو کفارہ دہرانا پڑیگا۔

مسئلہ ۵ اگر روزے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ فقیروں کو دو وقتہ کھانا کھلاوے یا کچا اناج دیدے، اگر سب فقیروں کو ابھی نہیں کھلا چکا تھا کہ بیچ میں صحبت کر لی تو گناہ تو ہوا مگر اس صورت میں کفارہ دہرانا نہ پڑیگا اور کھانا کھلانے کی سب وہی صورتیں ہیں جو وہاں بیان ہو چکی

مسئلہ ۶ کسی کے ذمے ظہار کے دو کفارے تھے، اُسنے ساٹھ مسکینوں کو چار چار سیر گیہوں دے دیئے اور یہ سمجھا کہ ہر کفارے سے دو دو سیر دیتا ہوں اسلئے دونوں کفارے ادا ہو گئے، تب بھی ایک ہی کفارہ ادا ہوا دوسرا کفارہ پھر دیوے۔ اور اگر ایک کفارہ روزہ توڑنے کا تھا دوسرا ظہار کا، اس میں ایسا کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔

باب ۲۱ لِعان کا بیان

مسئلہ جب کوئی اپنی بی بی کو زنا کی تہمت لگاوے یا جو لڑکا پیدا ہوا اسکو کہے کہ یہ میرا لڑکا نہیں، نہ معلوم کس کا ہے تو اسکا حکم یہ ہے کہ عورت قاضی اور شرعی حاکم کے پاس فریاد کرے، تو حاکم دونوں سے قسم لیوے، پہلے شوہر سے اس طرح کہلاوے میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو تہمت میں نے اسکو لگائی ہے اس میں میں سچا ہوں، چار دفعہ اسی طرح شوہر کہے، پھر پانچویں دفعہ کہے اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ جب مرد پانچویں دفعہ کہہ چکے تو عورت چار مرتبہ اس طرح کہے، میں خدا کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ اُسنے جو تہمت مجھے لگائی ہے اس تہمت میں یہ جھوٹا ہے اور پانچویں دفعہ کہے اگر اس تہمت لگانے میں یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ٹوٹے۔ جب دونوں قسم کھا لیویں تو حاکم دونوں میں جدائی کرا دے گا، اور ایک طلاق بائن پڑ جاوے گی، اور اب یہ لڑکا باپ کا نہ کہا جاوے گا، ماں کے حوالہ کر دیا جاوے گا۔ اس قسما قسمی کو شرع میں لعان کہتے ہیں۔

باب ۲۲ میاں کے لاپتہ ہو جانے کا بیان!

جس کا شوہر بالکل لاپتہ ہو گیا معلوم نہیں مر گیا یا زندہ ہے تو وہ عورت اپنا دوسرا نکاح نہیں کر سکتی بلکہ انتظار کرتی رہے کہ شاید آجاوے۔ جب انتظار کرتے کرتے اتنی مدت گذر جاوے کہ شوہر کی عمر نوے برس کی ہو جاوے تو اب حکم لگا دینگے کہ وہ مر گیا ہوگا سو اگر وہ عورت ابھی جوان ہو اور نکاح کرنا چاہے تو شوہر کی عمر نوے برس کی ہونے کے بعد عدت پوری کر کے نکاح کر سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس لاپتہ مرد کے مرنے کا حکم کسی شرعی حاکم نے لگایا ہو۔

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

باب ۲۳

عِدّت کا بیان

مسئلہ ۱ جب کسی کا میاں طلاق دیدے یا خلع وایلا وغیرہ کسی اور طرح سے نکاح ٹوٹ جائے یا شوہر مر جائے تو ان سب صورتوں میں تھوڑی مدت تک عورت کو ایک گھر میں رہنا پڑتا ہے۔ جب تک یہ مدت ختم نہ ہو چکے تب تک کہیں اور نہیں جاسکتی نہ کسی اور مرد سے اپنا نکاح کر سکتی ہے جب وہ مدت پوری ہو جائے تو جو جی چاہے کرے۔ اس مدت گذارنے کو عدت کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲ اگر میاں نے طلاق دے دی تو تین حیض آنے تک شوہر ہی کے گھر جس میں طلاق ملی ہے وہیں بیٹھی رہے اس گھر سے باہر نہ نکلے نہ دن کو نہ رات کو نہ کسی دوسرے سے نکاح کرے جب پورے تین حیض ختم ہو گئے تو عدت پوری ہو گئی اب جہاں جی چاہے جائے۔ مرد نے خواہ ایک طلاق دی ہو یا دو تین طلاقیں دی ہوں اور طلاق بائن دی ہو یا رجعی سب کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ ۳ اگر چھوٹی لڑکی کو طلاق مل گئی جسکو ابھی حیض نہیں آتا یا اتنی بڑھیا ہے کہ اب حیض آنا بند ہو گیا ہے ان دونوں کی عدت تین مہینے ہیں، تین مہینے بیٹھی رہے۔ اسکے بعد اختیار ہے جو چاہے کرے۔

مسئلہ ۴ کسی لڑکی کو طلاق مل گئی اُسنے مہینوں کے حساب سے عدت شروع کی، پھر عدت کے اندر ہی ایک یا دو مہینے کے بعد حیض آگیا تو اب پورے تین حیض آنے تک بیٹھی رہے جب تک تین حیض نہ پورے ہوں عدت ختم نہ ہوگی۔

مسئلہ ۵ اگر کسی کو پیٹ ہے اور اُسی زمانہ میں طلاق مل گئی تو بچہ پیدا ہونے تک بیٹھی رہے یہی اُسکی عدت ہے۔ جب بچہ پیدا ہو گیا تو عدت ختم ہو گئی۔ طلاق ملنے کے بعد تھوڑی ہی دیر میں اگر بچہ پیدا ہو گیا تب بھی عدت ختم ہو گئی۔

مسئلہ ۶ اگر کسی نے حیض کے زمانہ میں طلاق دیدی تو جس حیض میں طلاق دی ہے اُس حیض کا کچھ اعتبار نہیں ہے اس کو چھوڑ کر تین حیض اور پورے کرے۔

مسئلہ ۷ طلاق کی عدت اسی عورت پر ہے جسکو صحبت کے بعد طلاق ملی ہو یا صحبت تو ابھی نہیں ہوئی مگر میاں بی بی میں تنہائی و یکجائی ہو چکی ہے تب طلاق ملی چاہے ویسی تنہائی ہوئی ہو جس سے پورا مہر دلایا جاتا ہے، یا ویسی تنہائی ہوئی ہو جس سے پورا مہر واجب نہیں ہوتا، بہر حال عدت بیٹھنا واجب ہے۔ اور اگر ابھی بالکل کسی قسم کی تنہائی نہ ہونے پائی تھی کہ طلاق مل گئی تو ایسی عورت پر عدت نہیں جیسا کہ اُوپر آچکا ہے۔

مسئلہ ۸ غیر عورت کو اپنی بی بی سمجھ کر دھوکہ سے صحبت کر لی، پھر معلوم ہوا کہ یہ بی بی نہ تھی تو اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا ہوگا، جب تک عدت ختم نہ ہو چکے تب تک اپنے شوہر کو بھی صحبت نہ کرنے دے نہیں تو دونوں پر گناہ ہوگا۔ اسکی عدت بھی وہی ہے جو ابھی بیان ہوئی، اگر اسی دن پیٹ رہ گیا تو بچہ ہونے تک انتظار کرے اور عدت بیٹھے۔ یہ بچہ حرامی نہیں اسکا نسب

ٹھیک ہے جس نے دھوکہ سے صحبت کی ہے اُسی کا لڑکا ہے۔

مسئلہ ۹ کسی نے بیقاعدہ نکاح کر لیا جیسے کسی عورت سے نکاح کیا تھا پھر معلوم ہوا کہ اسکا شوہر ابھی زندہ ہے اور اُسنے طلاق نہیں دی، یا معلوم ہوا کہ اس مرد و عورت نے بچپن میں ایک عورت کا دودھ پیا ہے اسکا حکم یہ ہے کہ اگر مرد نے اُس سے صحبت کر لی پھر حال کھلنے کے بعد جدائی ہو گئی تو بھی عدت بیٹھنا پڑے گی۔ جس وقت سے مرد نے توبہ کر کے جدائی اختیار کی اُسی وقت سے عدت شروع ہو گئی اور اگر ابھی صحبت نہ ہونے پائی ہو تو عدت واجب نہیں بلکہ ایسی عورت سے اگر خوب تنہائی و یکجائی بھی ہو چکی ہو تب بھی عدت واجب نہیں، عدت جب ہی ہے کہ صحبت ہو چکی ہو۔

مسئلہ ۱۰ عدت کے اندر کھانا کپڑا اُسی مرد کے ذمہ واجب ہے جسنے طلاق دی، اور اُس کا بیان اچھی طرح آگے آتا ہے۔

مسئلہ ۱۱ کسی نے اپنی عورت کو طلاقِ بائن دی یا تین طلاقیں دیدیں۔ پھر عدت کے اندر دھوکہ میں اُس سے صحبت کر لی تو اب اس دھوکہ کی صحبت کی وجہ سے ایک عدت اور واجب ہو گئی اب تین حیض اور پورے کرے۔ جب تین حیض اور گذر جاویں گے تو دونوں عدتیں ختم ہو جاویں گی۔

مسئلہ ۱۲ مرد نے طلاق بائن دے دی اور جس گھر میں عدت بیٹھی ہے اسی میں وہ بھی رہتا ہے تو خوب اچھی طرح پردہ باندھ کے آڑ کرلے۔

باب ۲۴

موت کی عدت کا بیان

مسئلہ ۱ کسی کا شوہر مر گیا تو وہ چار مہینے اور دس دن تک عدت بیٹھے شوہر کے مرتے وقت جس گھر میں رہا کرتی تھی اسی گھر میں رہنا چاہیئے باہر نکلنا درست نہیں ہے البتہ اگر کوئی غریب عورت ہے جسکے پاس گذارے کے موافق خرچ نہیں اُسنے کھانا پکانے وغیرہ کی نوکری کر لی اسکو جانا اور نکلنا درست ہے لیکن رات کو اپنے گھر ہی میں رہا کرے چاہے صحبت ہو چکی ہو یا نہ ہوئی ہو اور چاہے کسی قسم کی تنہائی و یکجائی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو اور چاہے حیض آتا ہو یا نہ آتا ہو سب کا ایک حکم ہے کہ چار مہینے دس دن عدت بیٹھنا چاہیئے۔ البتہ اگر وہ عورت پیٹ سے تھی اس حالت میں شوہر مرا تو بچہ پیدا ہونے تک عدت بیٹھے، اب مہینوں کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ اگر مرنے سے دو چار گھڑی بعد بچہ پیدا ہو گیا تب بھی عدت ختم ہو گئی۔

مسئلہ ۲ گھر بھر میں جہاں جی چاہے رہے یہ جو دستور ہے کہ خاص ایک جگہ مقرر کر کے رہتی ہے کہ غمزدہ کی چارپائی اور خود غمزدہ وہاں سے ٹلنے نہیں پاتی یہ بالکل مہمل اور واہیات ہے اسکو چھوڑنا چاہیئے۔

مسئلہ ۳ شوہر نابالغ بچہ تھا اور جب وہ مرا تو اسکو پیٹ تھا تب بھی اسکی عدت بچہ ہونے تک ہے لیکن یہ لڑکا حرامی ہے شوہر کا نہ کہا جاوے گا۔

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

مسئلہ ۴ اگر کسی کا میاں چاند کی پہلی تاریخ مرا اور عورت کو حمل نہیں تو چاند کے حساب سے چار مہینے دس دن پورے کرے، اور اگر پہلی تاریخ نہیں مرا ہے تو ہر مہینہ تیس تیس دن کا لگا کر چار مہینے دس دن پورے کرنا چاہیئے اور طلاق کی عدت کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر حیض نہیں آتا نہ پیٹ ہے اور چاند کی پہلی تاریخ طلاق مل گئی تو چاند کے حساب سے تین مہینے پورے کر لے چاہے انتیس کا چاند ہو یا تیس کا، اور اگر پہلی تاریخ طلاق نہیں ملی ہے تو ہر مہینہ تیس تیس دن کا لگا کر تین مہینے پورے کرے۔

مسئلہ ۵ کسی نے بیقاعدہ نکاح کیا تھا جیسے بے گواہوں کے نکاح کر لیا یا بہنوئی سے نکاح ہو گیا اور اسکی بہن بھی اب تک اسکے نکاح میں ہے پھر وہ شوہر مر گیا تو ایسی عورت جس کا نکاح صحیح نہیں ہوا، مرد کے مرنے سے چار مہینے دس دن عدت نہ بیٹھے بلکہ تین حیض تک عدت بیٹھے، حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے، اور حمل سے ہو تو بچہ ہونے تک بیٹھے۔

مسئلہ ۶ کسی نے اپنی بیماری میں طلاق بائن دے دی اور طلاق کی عدت ابھی پوری نہ ہونے پائی تھی کہ وہ مر گیا تو دیکھو کہ طلاق کی عدت بیٹھنے میں زیادہ دن لگیں گے یا موت کی عدت پوری کرنے میں، جس عدت میں زیادہ دن لگیں گے وہ عدت پوری کرے اور اگر بیماری میں طلاق رجعی دی ہے اور ابھی عدت طلاق کی نہ گذری تھی کہ شوہر مر گیا تو اس عورت پر وفات کی عدت لازم ہے۔

مسئلہ ۷ کسی کا میاں مر گیا مگر اسکو خبر نہیں ملی، چار مہینے دس دن گذر چکنے کے بعد خبر آئی تو اسکی عدت پوری ہو چکی، جب سے خبر ملی ہے تب سے عدت بیٹھنا ضروری نہیں، اسی طرح اگر شوہر نے طلاق دے دی مگر اسکو نہ معلوم ہوا بہت دنوں کے بعد خبر ملی جتنی عدت اسکے ذمہ تھی وہ خبر ملنے سے پہلے ہی گذر چکی تو اسکی بھی عدت پوری ہو گئی اب عدت بیٹھنا واجب نہیں۔

مسئلہ ۸ کسی کام کے لئے گھر سے باہر کہیں گئی تھی یا اپنی پڑوسن کے گھر گئی تھی کہ اتنے میں اسکا شوہر مر گیا اب فوراً وہاں سے چلی آوے اور جس گھر میں رہتی تھی وہیں رہے۔

مسئلہ ۹ مرنے کی عدت میں عورت کو روٹی کپڑا نہ دلایا جاوے گا اپنے پاس سے خرچ کرے۔

مسئلہ ۱۰ بعضی جگہ دستور ہے کہ میاں کے مرنے کے بعد سال بھر تک عدت کے طور پر بیٹھی رہتی ہے۔ یہ بالکل حرام ہے۔

باب ۲۵ سوگ کرنے کا بیان

مسئلہ ۱ جس عورت کو طلاق رجعی ملی ہے اسکی عدت تو فقط یہی ہے کہ اتنی مدت تک گھر سے باہر نہ نکلے نہ کسی اور مرد سے نکاح کرے۔ اسکو بناؤ سنگار وغیرہ درست ہے اور جس کو تین طلاقیں مل گئیں یا ایک طلاق بائن ملی یا اور کسی طرح سے نکاح ٹوٹ گیا یا مرد مر گیا۔ ان سب صورتوں کا حکم یہ ہے کہ جب تک عدت میں رہے تب تک نہ تو گھر سے باہر نکلے نہ اپنا دوسرا نکاح کرے نہ کچھ بناؤ سنگار کرے یہ سب باتیں اس پر حرام ہیں۔ اس سنگار نہ کرنے اور میلے کچیلے رہنے کو سوگ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲ جب تک عدت ختم نہ ہو تب تک خوشبو لگانا کپڑے بسانا زیور گہنا پہننا، پھول پہننا۔ سرمہ لگانا۔ پان کھا کر منہ لال کرنا مسی ملنا۔ سر میں تیل ڈالنا کنگھی کرنا۔ مہندی لگانا۔ اچھے کپڑے پہننا۔ ریشمی اور رنگے ہوئے بہار دار کپڑے پہننا یہ سب باتیں حرام ہیں۔ البتہ اگر بہار دار نہ ہوں تو درست ہے چاہے جیسا رنگ ہو مطلب یہ ہے کہ زینت کا کپڑا نہ ہو۔

مسئلہ ۳ سر میں درد ہونے کی وجہ سے تیل ڈالنے کی ضرورت پڑے تو جس میں خوشبو نہ ہو وہ تیل ڈالنا درست ہے، اسی طرح دوا کے لئے سرمہ لگانا بھی ضرورت کے وقت درست ہے، لیکن رات کو لگاوے اور دن کو پونچھ ڈالے۔ اور سر ملنا اور نہانا بھی درست ہے ضرورت کے وقت کنگھی کرنا بھی درست ہے جیسے کسی نے سر ملا یا جوں پڑ گئی۔ لیکن پٹی نہ جھکاوے نہ باریک کنگھی سے کنگھی کرے جس میں بال چکنے ہو جاتے ہیں۔ بلکہ موٹے دندانے والی کنگھی کرے کہ خوبصورتی نہ آنے پاوے۔

مسئلہ ۴ سوگ کرنا اسی عورت پر واجب ہے جو بالغ ہو، نابالغ لڑکی پر واجب نہیں۔ اسکو یہ سب باتیں درست ہیں البتہ گھر سے نکلنا اور دوسرا نکاح کرنا اسکو بھی درست نہیں۔

مسئلہ ۵ جس کا نکاح صحیح نہیں ہوا تھا بے قاعدہ ہو گیا تھا وہ توڑ دیا گیا یا مرد مر گیا تو ایسی عورت پر بھی سوگ کرنا واجب نہیں۔

مسئلہ ۶ شوہر کے علاوہ کسی اور کے مرنے پر سوگ کرنا درست نہیں۔ البتہ اگر شوہر منع نہ کرے تو اپنے عزیز اور رشتہ دار کے مرنے پر بھی تین دن تک بناؤ سنگار چھوڑ دینا درست ہے۔ اس سے زیادہ بالکل حرام ہے اور اگر منع کرے تو تین دن بھی نہ چھوڑے۔

باب ۲۶ روٹی کپڑے کا بیان

مسئلہ ۱ بی بی کا روٹی کپڑا مرد کے ذمہ واجب ہے۔ عورت چاہے کتنی ہی مالدار ہو مگر خرچ مرد ہی کے ذمہ ہے اور رہنے کیلئے گھر دینا بھی مرد کے ہی ذمہ ہے۔

مسئلہ ۲ نکاح ہو گیا لیکن رخصتی نہیں ہوئی تب بھی روٹی کپڑے کی دعویدار ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر مرد نے رخصت کرانا چاہا پھر بھی رخصتی نہیں ہوئی تو روٹی کپڑا پانے کی مستحق نہیں۔

مسئلہ ۳ بی بی بہت چھوٹی ہے کہ صحبت کے قابل نہیں، تو اگر مرد نے کام کاج کے لئے یا اپنا دل بہلانے کے لئے اس کو اپنے گھر رکھ لیا تو اس کا روٹی کپڑا مرد کے ذمہ واجب ہے۔ اور اگر نہ رکھا میکے بھیج دیا تو واجب نہیں اور اگر شوہر چھوٹا نابالغ ہو لیکن عورت بڑی ہے تو روٹی کپڑا ملے گا۔

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

مسئلہ جتنا مہر پہلے دینے کا دستور ہے وہ مرد نے نہیں دیا اسلئے وہ مرد کے گھر نہیں جاتی تو اسکو روٹی کپڑا دلایا جاوے گا اور اگر یُوں ہی بے وجہ مرد کے گھر نہ جاتی ہو تو روٹی کپڑا پانے کی مستحق نہیں ہے۔ جب سے جاوے گی تب سے دلایا جاوے گا۔

مسئلہ جتنے زمانہ تک شوہر کی اجازت سے اپنے ماں باپ کے گھر رہے اتنے زمانہ کا روٹی کپڑا بھی مرد سے لے سکتی ہے۔

مسئلہ عورت بیمار پڑ گئی تو بیماری کے زمانہ کا روٹی کپڑا پانے کی مستحق ہے چاہے مرد کے گھر بیمار پڑے یا اپنے میکے میں لیکن اگر بیماری کی حالت میں مرد نے بلایا پھر بھی نہیں آئی تو اب اسکے پانے کی مستحق نہیں رہی اور بیماری کی حالت میں فقط روٹی کپڑے کا خرچ ملے گا۔ دوا علاج حکیم طبیب کا خرچہ مرد کے ذمہ واجب نہیں اپنے پاس سے خرچ کرے اگر مرد دیدے اس کا احسان ہے۔

مسئلہ عورت حج کرنے گئی تو اتنے زمانہ کا روٹی کپڑا مرد کے ذمہ نہیں البتہ اگر شوہر بھی ساتھ ہو تو اس زمانہ کا خرچ ملیگا لیکن روٹی کپڑے کا جتنا خرچ گھر میں ملتا تھا اتنا ہی پانے کی مستحق ہے جو کچھ زیادہ لگے اپنے پاس سے لگاوے اور ریل اور جہاز وغیرہ کا کرایہ بھی مرد کے ذمے نہیں ہے۔

مسئلہ روٹی کپڑے میں دونوں کی رعایت کی جاوے گی اگر دونوں مالدار ہوں تو امیروں کی طرح کا کھانا کپڑا ملے گا۔ اور اگر دونوں غریب ہوں تو غریبوں کی طرح اور مرد غریب ہو اور عورت امیر۔ یا عورت غریب ہے، اور مرد امیر تو ایسا روٹی کپڑا دے کہ امیری سے کم ہو اور غریبی سے بڑھا ہوا ہو۔

مسئلہ ۹ عورت اگر بیمار ہے کہ گھر کا کاروبار نہیں کر سکتی یا ایسے بڑے گھر کی ہے کہ اپنے ہاتھ سے پیسنے کوٹنے کھانا پکانے کا کام نہیں کرتی بلکہ عیب سمجھتی ہے تو پکا پکایا کھانا دیا جاویگا۔ اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہ ہو تو گھر کا سب کام کاج اپنے ہاتھ سے کرنا واجب ہے۔ یہ سب کام خود کرے مرد کے ذمہ فقط اتنا ہے کہ چولھا چکی کچا اناج لکڑی کھانے پینے کے برتن وغیرہ لا دیوے وہ اپنے ہاتھ سے پکاوے اور کھاوے۔

مسئلہ ۱۰ تیل کنگھی کھلی صابون۔ وضو اور نہانے دھونے کا پانی مرد کے ذمہ ہے۔ اور سُرمہ مِسّی، پان تمباکو مرد کے ذمہ نہیں دھوبی کی تنخواہ مرد کے ذمہ نہیں اپنے ہاتھ سے دھوئے اور پہنے اور اگر مرد دیدے اسکا احسان ہے۔

مسئلہ ۱۱ دائی جنائی کی مزدوری اُس پر ہے جسنے بلوایا۔ مرد نے بلایا ہو تو مرد پر اور عورت نے بلوایا ہو تو اس پر اور جو بے بلائے آگئی تو مرد پر۔

مسئلہ ۱۲ روٹی کپڑے کا خرچ ایک سال کا یا اس سے کچھ کم زیادہ پیشگی دیدیا اب اسمیں سے کچھ لوٹا نہیں سکتا۔

باب ۲۷

رہنے کیلئے گھر ملنے کا بیان

مسئلہ مرد کے ذمہ یہ بھی واجب ہے کہ بی بی کے رہنے کے لئے کوئی ایسی جگہ دیوے جس میں شوہر کا کوئی رشتہ دار نہ رہتا ہو بلکہ خالی ہو تاکہ میاں بی بی بالکل بے تکلفی سے رہ سکیں البتہ اگر عورت خود سب کے ساتھ رہنا گوارا کر لے تو ساجھے کے گھر میں بھی رکھنا درست ہے

مسئلہ ۲ گھر میں سے ایک جگہ عورت کو الگ کر دے کہ وہ اپنا مال اسباب حفاظت سے رکھے اور خود اسمیں رہے سہے اور اسکی قفل کنجی اپنے پاس رکھے کسی اور کو اسمیں دخل نہ ہو فقط عورت ہی کے قبضے میں رہے تو بس حق ادا ہو گیا۔ عورت کو اس سے زیادہ کا دعویٰ نہیں ہو سکتا اور یہ نہیں کہہ سکتی کہ پورا گھر میرے لئے الگ کر دو۔

مسئلہ ۳ جس طرح عورت کو اختیار ہے کہ اپنے لئے کوئی الگ گھر مانگے جس میں مرد کا کوئی رشتہ دار نہ رہنے پاوے فقط عورت ہی کے قبضے میں رہے۔ اسی طرح مرد کو اختیار ہے کہ جس گھر میں عورت رہتی ہے وہاں اسکے رشتہ داروں کو نہ آنے دے نہ ماں کو نہ باپ کو نہ بھائی کو نہ کسی اور رشتہ دار کو۔

مسئلہ عورت اپنے ماں باپ کو دیکھنے کے لئے ہفتہ میں ایک دفعہ جا سکتی ہے۔ اور ماں باپ کے سوا اور رشتہ داروں کے لئے سال بھر میں ایک دفعہ اس سے زیادہ کا اختیار نہیں۔ اسی طرح اسکے ماں باپ بھی ہفتہ میں فقط ایک مرتبہ یہاں آسکتے ہیں۔ مرد کو اختیار ہے کہ اس سے زیادہ جلدی جلدی نہ آنے دے۔ اور ماں باپ کے سوا اور رشتہ دار سال بھر میں فقط ایک دفعہ آسکتے ہیں۔ اس سے زیادہ آنے کا اختیار نہیں لیکن مرد کو اختیار ہے کہ زیادہ دیر نہ ٹھیرنے دے نہ ماں باپ کو نہ کسی اور کو۔ اور جاننا چاہیئے کہ رشتہ داروں سے مطلب وہ رشتہ دار ہیں جن سے نکاح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔ اور جو ایسے نہ ہوں وہ شرع میں غیر کے برابر ہیں۔

مسئلہ اگر باپ بہت بیمار ہے اور اس کا کوئی خبر لینے والا نہیں تو ضرورت کے موافق وہاں روز جایا کرے اگر باپ بیدین کافر ہو تب بھی یہی حکم ہے بلکہ اگر شوہر منع بھی کرے تب بھی جانا چاہیئے لیکن شوہر کے منع کرنے پر جانے سے روٹی کپڑے کا حق نہ رہے گا۔

مسئلہ غیر لوگوں کے گھر نہ جانا چاہیئے۔ اگر بیاہ شادی وغیرہ کی کوئی محفل ہو اور شوہر اجازت بھی دیدے تو بھی جانا درست نہیں شوہر اجازت دے گا تو وہ بھی گنہگار ہو گا۔ بلکہ محفل کے زمانہ میں اپنے محرم رشتہ دار کے یہاں جانا بھی درست نہیں۔

مسئلہ جس عورت کو طلاق مل گئی وہ بھی عدت تک روٹی کپڑا اور رہنے کا گھر پانے کی مستحق ہے البتہ جسکا خاوند مر گیا اسکو روٹی کپڑا اور گھر ملنے کا حق نہیں۔ ہاں اسکو میراث سب چیزوں میں ملے گی۔

مسئلہ اگر نکاح عورت ہی کی وجہ سے ٹوٹا جیسے سوتیلے لڑکے سے پھنس گئی یا جوانی کی خواہش سے فقط ہاتھ لگایا کچھ اور نہیں

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

ہوا، اسلئے مرد نے طلاق دے دی یا وہ بددین کافر ہوگئی، اسلام سے پھر گئی اسلئے نکاح ٹوٹ گیا تو ان سب صورتوں میں عدت گذرنے تک اسکو روٹی کپڑا نہ ملے گا، البتہ رہنے کا گھر ملے گا۔ ہاں اگر وہ خود ہی چلی جائے تو اور بات ہے پھر نہ دیا جاوے گا۔

باب ۲۸ لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان

مسئلہ جب کسی شوہر والی عورت کے اولاد ہوگی تو وہ اسی کے شوہر کی کہلاوے گی کسی شبہ پر یہ کہنا کہ یہ لڑکا اسکے میاں کا نہیں ہے بلکہ فلانے کا ہے درست نہیں اور اس لڑکے کو حرامی کہنا بھی درست نہیں اگر اسلام کی حکومت ہو تو ایسا کہنے والے کو کوڑے مارے جاویں۔

مسئلہ ۲ حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہیں اور زیادہ سے زیادہ دو برس یعنی کم سے کم چھ مہینے بچہ پیٹ میں رہتا ہے پھر پیدا ہوتا ہے چھ مہینے سے پہلے نہیں پیدا ہوتا۔ اور زیادہ سے زیادہ دو برس پیٹ میں رہ سکتا ہے اس سے زیادہ پیٹ میں نہیں رہ سکتا ہے۔

مسئلہ ۳ شریعت کا قاعدہ ہے کہ جب تک ہو سکے تب تک بچہ کو حرامی نہ کہینگے جب بالکل مجبوری ہو جاوے تب حرامی ہونے کا حکم لگاوینگے اور عورت کو گنہگار ٹھہراوینگے۔

مسئلہ ۴ کسی نے اپنی بی بی کو طلاق رجعی دیدی۔ پھر دو برس سے کم میں اسکے کوئی بچہ پیدا ہوا تو لڑکا اسی شوہر کا ہے اسکو حرامی کہنا درست نہیں۔ شریعت سے اسکا نسب ٹھیک ہے۔ اگر دو برس سے ایک دن بھی کم ہو تب بھی یہی حکم ہے ایسا سمجھیں گے کہ طلاق سے پہلے کا پیٹ ہے اور دو برس تک بچہ پیٹ میں رہا اور اب بچہ ہونے کے بعد اسکی عدت ختم ہوئی اور نکاح سے الگ ہوئی۔ ہاں اگر وہ عورت اس جننے سے پہلے خود ہی اقرار کر چکی ہو کہ میری عدت ختم ہوگئی تو مجبوری ہے اب یہ بچہ حرامی ہے بلکہ ایسی عورت کے اگر دو برس کے بعد بچہ ہوا اور ابھی تک عورت نے اپنی عدت ختم ہونے کا اقرار نہیں کیا ہے تب بھی وہ بچہ اسی شوہر ہی کا ہے چاہے جتنے برس میں ہوا ہو۔ اور ایسا سمجھیں گے کہ طلاق دیدینے کے بعد عدت میں صحبت کی تھی اور طلاق سے باز آ گیا تھا اسلئے وہ عورت اب بچہ پیدا ہونے کے بعد اسی کی بی بی ہے اور نکاح دونوں کا نہیں ٹوٹا اگر مرد کا بچہ نہ ہو تو وہ کہہ دے کہ میرا نہیں ہے اور جب انکار کرے گا تو لعان کا حکم ہوگا۔

مسئلہ ۵ اگر طلاق بائن دیدی تو اسکا حکم یہ ہے کہ اگر دو برس کے اندر اندر پیدا ہو تب تو اسی مرد کا ہوگا اور اگر دو برس کے بعد ہو تو وہ حرامی ہے۔ ہاں اگر دو برس کے بعد پیدا ہونے پر بھی مرد دعویٰ کرے کہ یہ بچہ میرا ہے تو حرامی نہ ہوگا اور ایسا سمجھیں گے کہ عدت کے اندر دھوکے سے صحبت کر لی ہوگی اُس سے پیٹ رہ گیا۔

مسئلہ ۶ اگر نابالغ لڑکی کو طلاق مل گئی جو ابھی جوان تو نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب قریب ہوگئی ہے پھر طلاق کے بعد

پورے نو مہینے میں بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی ہے اور اگر نو مہینے سے کم میں پیدا ہوا تو شوہر کا ہے۔ البتہ وہ لڑکی عدت کے اندر یعنی تین مہینے سے پہلے اقرار کر لے کہ مجھ کو پیٹ ہے تو وہ بچہ حرامی نہ ہوگا۔ دو برس کے اندر اندر پیدا ہونے سے باپ کا کہلاویگا۔

مسئلہ ۷ کسی کا شوہر مر گیا تو مرنے کے وقت سے اگر دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی نہیں بلکہ شوہر کا بچہ ہے ہاں اگر وہ عورت اپنی عدت ختم ہو جانے کا اقرار کر چکی ہو تو مجبوری ہے۔ اب حرامی کہا جاوے گا۔ اور اگر دو برس کے بعد پیدا ہو تب بھی حرامی ہے تنبیہ۔ ان مسئلوں سے معلوم ہوا کہ جاہل لوگوں کی جو عادت ہے کہ کسی کے مرے پیچھے نو مہینہ سے ایک دو مہینہ بھی زیادہ گذر کر بچہ پیدا ہو تو اس عورت کو بدکار سمجھتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ۸ نکاح کے بعد چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی ہے اور اگر پورے چھ مہینے یا اس سے زیادہ مدت میں ہوا ہو تو وہ شوہر کا ہے اس پر بھی شبہ کرنا گناہ ہے۔ البتہ اگر شوہر انکار کرے اور کہے کہ میرا نہیں ہے تو لعان کا حکم ہوگا۔

مسئلہ ۹ نکاح ہو گیا لیکن ابھی (رواج کے موافق) رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ بچہ پیدا ہو گیا (اور شوہر انکار نہیں کرتا کہ میرا بچہ نہیں ہے) تو وہ بچہ شوہر ہی سے (کہا جاویگا) حرامی نہیں (کہا جاوے گا اور دوسروں کو) اسکا حرامی کہنا درست نہیں۔ اگر شوہر کا نہ ہو تو وہ انکار کرے اور انکار کرنے پر لعان کا حکم ہوگا۔

مسئلہ میاں پردیس میں ہے اور مدت ہوگئی، برسیں گذر گئیں کہ گھر نہیں آیا، اور یہاں لڑکا پیدا ہو گیا (اور شوہر اسکو اپنا ہی بتاتا ہے) تب بھی وہ (از روئے قانون شرع) حرامی نہیں اسی شوہر کا ہے۔ البتہ اگر شوہر خبر پاکر انکار کرے گا تو لعان کا حکم ہوگا۔

باب ۲۹ اولاد کی پرورش کا بیان

مسئلہ میاں بی بی میں جدائی ہوگئی اور طلاق مل گئی اور گود میں بچہ ہے تو اسکی پرورش کا حق ماں کو ہے۔ باپ اسکو نہیں چھین سکتا۔ لیکن بچہ کا سارا خرچ باپ ہی کو دینا پڑے گا۔ اور اگر ماں خود پرورش نہ کرے باپ کے حوالے کر دے تو باپ کو لینا پڑے گا۔ عورت کو زبردستی نہیں دے سکتا۔

مسئلہ ۲ اگر ماں نہ ہو یا ہے تو لیکن اس نے بچہ کے لینے سے انکار کر دیا تو پرورش کا حق نانی اور پرنانی کو ہے اُن کے بعد دادی اور پردادی۔ یہ بھی نہ ہوں تو سگی بہنوں کا حق ہے کہ وہ اپنے بھائی کی پرورش کریں سگی بہنیں نہ ہوں تو سوتیلی بہنیں۔ مگر جو بہنیں ایسی ہوں کہ اُن کی اور اس بچہ کی ماں ایک ہو وہ پہلے ہیں اور جو بہنیں ایسی ہوں کہ اُن کا اور اس بچہ کا باپ ایک ہے وہ پیچھے ہیں پھر خالہ پھر پھوپی۔

مسئلہ ۳ اگر ماں نے کسی ایسے مرد سے نکاح کر لیا جو بچہ کا محرم رشتہ دار نہیں یعنی اس رشتہ میں ہمیشہ کے لئے نکاح حرام نہیں ہوتا

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

تو اب اس بچّہ کی پرورش کا حق نہیں رہا۔ البتہ اگر اسی بچّہ کے کسی ایسے رشتہ دار سے نکاح کیا جس سے نکاح درست نہیں ہوتا جیسے اسکے چچا سے نکاح کر لیا یا ایسا ہی کوئی اور رشتہ ہو تو ماں کا حق باقی ہے ماں کے سوا کوئی اور عورت جیسے بہن خالہ وغیرہ غیر مرد سے نکاح کر لے اسکا بھی یہی حکم ہے کہ اب اس بچّہ کی پرورش کا حق نہیں رہا۔

مسئلہ ۴ غیر مرد سے نکاح کر لینے کی وجہ سے حق جاتا رہا تھا لیکن پھر اس مرد نے چھوڑ دیا یا مر گیا تو اب پھر اسکا حق لوٹ آئے گا اور بچّہ اسکے حوالہ کر دیا جاوے گا۔

مسئلہ ۵ بچّہ کے رشتہ داروں میں سے اگر کوئی عورت بچّہ کی پرورش کے لئے نہ ملے تو اب باپ زیادہ مستحق ہے۔ پھر دادا وغیرہ اسی ترتیب سے جو ہم ولی نکاح کے بیان میں ذکر کر چکے ہیں لیکن اگر نامحرم رشتہ دار ہو اور بچّہ کو اُسے دینے میں آئندہ چل کر کسی خرابی کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں ایسے شخص کے سپرد کرینگے جہاں ہر طرح اطمینان ہو۔

مسئلہ ۶ لڑکا جب تک سات برس کا نہ ہو تب تک اسکی پرورش کا حق رہتا ہے۔ جب سات برس کا ہو گیا تو اب باپ اس کو زبردستی لے سکتا ہے اور لڑکی کی پرورش کا حق نو برس تک رہتا ہے۔ جب نو برس کی ہو گئی تو باپ لے سکتا ہے۔ اب اس کو روکنے کا حق نہیں ہے۔

باب اوّل

بیچنے اور مول لینے کا بیان

مسئلہ ۱ جب ایک شخص نے کہا میں نے یہ چیز اتنے داموں پر بیچ دی اور دُوسرے نے کہا میں نے لے لی تو وہ چیز بک گئی اور جس نے مول لیا ہے وہی اس کی مالک بن گئی۔ اب اگر وہ یہ چاہے کہ میں نہ بیچوں اپنے پاس ہی رہنے دوں۔ یا یہ چاہے کہ میں نہ خریدوں تو کچھ نہیں ہو سکتا ہے اسکو دینا پڑے گا اور اسکو لینا پڑے گا اور اس بک جانے کو بیع کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲ ایک نے کہا کہ میں نے یہ چیز دو پیسے کو تمہارے ہاتھ بیچی۔ دُوسری نے کہا مجھے منظور ہے یا یوں کہا میں اتنے داموں پر راضی ہوں اچھا میں نے لے لیا تو ان سب باتوں سے وہ چیز بک گئی۔ اب نہ تو بیچنے والی کو یہ اختیار ہے کہ نہ دے اور نہ لینے والی کو یہ اختیار ہے کہ نہ خریدے لیکن یہ حکم اسوقت ہے کہ دونوں طرف سے یہ بات چیت ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے ہوئی ہو۔ اگر ایک نے کہا میں نے یہ چیز چار پیسے کو تمہارے ہاتھ بیچی اور وہ دُوسری جا کا نام سُنکر کچھ نہیں بولی اُٹھ کھڑی ہوئی یا کسی اور سے صلاح لینے چلی گئی یا اور کسی کام کو چلی گئی اور جگہ بدل گئی تب اس نے کہا اچھا میں نے چار پیسے کو خرید لی تو ابھی وہ چیز نہیں بکی۔ ہاں اگر اسکے بعد وہ بیچنے والی کنجڑن وغیرہ

یوں کہدے کہ میں نے دیدی یا یوں کہے اچھا لے لو تو البتہ بک جاوے گی اسی طرح اگر وہ کنجڑن اُٹھ کھڑی ہوئی یا کسی کام کو چلی گئی تب دُوسری نے کہا میں نے لے لیا تب بھی وہ چیز نہیں بکی۔ خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ جب ایک ہی جگہ دونوں طرف سے بات چیت ہو گی تب وہ چیز بکے گی۔

مسئلہ ۳ کسی نے کہا یہ چیز ایک پیسہ کو دے دو اُسنے کہا میں نے دیدی اس سے بیع نہیں ہوئی البتہ اسکے بعد اگر مول لینے والی نے پھر کہہ دیا کہ میں نے لے لیا تو بک گئی۔

مسئلہ ۴ کسی نے کہا یہ چیز ایک پیسہ کو میں نے لے لی اُس نے کہا لے لو تو بیع ہو گئی۔

مسئلہ ۵ کسی نے کسی چیز کے دام چکا کر اتنے دام اسکے ہاتھ پر رکھے اور وہ چیز اُٹھا لی اور اُس نے خوشی سے دام لے لئے پھر نہ تو اُسنے زبان سے کہا کہ میں نے اتنے داموں پر یہ چیز بیچی نہ اُسنے کہا میں نے خریدی تو اس لین دین ہو جانے سے بھی چیز بک جاتی ہے اور بیع درست ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۶ کوئی کنجڑن امرود بیچنے آئی بے پوچھے گچھے بڑے بڑے چار امرود اُسکی ٹوکری میں سے نکال لے اور ایک پیسہ اُسکے ہاتھ پر رکھ دیا اور اُس نے خوشی سے پیسہ لے لیا تو بیع ہو گئی چاہے زبان سے کسی نے کچھ کہا ہو چاہے نہ کہا ہو۔

مسئلہ ۷ کسی نے موتیوں کی ایک لڑی کو کہا یہ لڑی دس پیسہ کو تمہارے ہاتھ بیچی۔ اسپر خرید نے والی نے کہا اس میں سے پانچ موتی میں نے لے لئے یا یُوں کہا آدھے موتی میں نے خرید لئے تو جب تک وہ بیچنے والا اس پر راضی نہ ہو بیع نہیں ہو گی۔ کیونکہ اُسنے تو پُوری لڑی کا مول کیا ہے تو جب تک وہ راضی نہ ہو لینے والے کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اس میں سے کچھ لیوے اور کچھ نہ لیوے اگر لیوے تو پُوری لڑی لینا پڑے گی۔ ہاں البتہ اگر اُسنے یہ کہہ دیا ہو کہ ہر موتی ایک ایک پیسے کو، اسپر اُسنے کہا اسمیں سے پانچ موتی میں نے خریدے تو پانچ موتی بک گئے۔

مسئلہ ۸ کسی کے پاس چار چیزیں ہیں بجلی، بالی، بُندے، پتے۔ اُسنے کہا یہ سب میں نے چار آنے کو بیچا تو بے اسکی منظوری کے یہ اختیار نہیں ہے کہ بعضی چیزیں لیوے اور بعضی چھوڑ دے کیونکہ وہ سب کو ساتھ ملا کر بیچنا چاہتی ہے ہاں البتہ اگر ہر چیز کی قیمت الگ الگ بتلا دے تو اس میں سے ایک آدھ چیز بھی خرید سکتی ہے۔

مسئلہ ۹ بیچنے اور مول لینے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جو سودا خریدے ہر طرح سے اسکو صاف کر لے کوئی بات ایسی گول مول نہ رکھے جس سے جھگڑا بکھیڑا پڑے۔ اسی طرح قیمت بھی صاف صاف مقرر اور طے ہو جانا چاہیئے۔ اگر دونوں میں سے ایک چیز بھی اچھی طرح معلوم اور طے نہ ہو گی تو بیع صحیح نہ ہو گی۔

مسئلہ ۱۰ کسی نے روپے کی یا پیسے کی کوئی چیز خریدی اب وہ کہتی ہے پہلے تم روپے دو تب میں چیز دوں گی اور یہ کہتی

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

ہے پہلے تو چیز دیدے تب میں روپے دوں۔ تو پہلے اُس سے دام دلوائے جائیں گے جب دام دیدے تب اس سے وہ چیز دلوادیں گے دام کے وصول پانے تک اس چیز کے نہ دینے کا اسکو اختیار ہے اور اگر دونوں طرف ایک ہی چیز ہے مثلاً دونوں طرف دام ہیں یا دونوں طرف سودا ہے۔ جیسے روپے کے پیسے لینے لگیں یا کپڑے کے بدلے کپڑا لینے لگیں اور دونوں میں یہی جھگڑا آن پڑے تو دونوں سے کہا جاوے گا کہ تم اسکے ہاتھ پر رکھو اور وہ تمہارے ہاتھ پر رکھے۔

باب دوم

قیمت کے معلوم ہونے کا بیان

مسئلہ۱ کسی نے مٹھی بند کر کے کہا کہ جتنے دام ہمارے ہاتھ میں ہیں اتنے کو فلانی چیز دے دو اور معلوم نہیں کہ ہاتھ میں کیا ہے روپیہ ہے یا پیسہ۔ ہے یا اشرفی ہے اور ایک ہے یا دو تو ایسی بیع درست نہیں۔

مسئلہ۲ کسی شہر میں دو قسم کے پیسے چلتے ہیں تو یہ بھی بتلا دیوے کہ فلانے پیسہ کے بدلے میں یہ چیز لیتی ہوں اگر کسی نے یہ نہیں بتلایا فقط اتنا ہی کہا کہ میں نے یہ چیز ایک پیسہ کو بیچی۔ اُسنے کہا کہ میں نے لے لی تو دیکھو کہ وہاں کس پیسہ کا زیادہ رواج ہے جس پیسہ کا رواج زیادہ ہو وہی پیسہ دینا پڑے گا اور اگر دونوں کا رواج برابر ہو تو بیع درست نہیں رہی بلکہ فاسد اور خراب ہوگئی۔

مسئلہ۳ کسی کے ہاتھ میں کچھ پیسے ہیں اور اُسنے مٹھی کھول کر دکھلا دیا کہ اتنے پیسوں کی یہ چیز دے دو اور اس نے وہ پیسے ہاتھ میں دیکھ لئے اور وہ چیز دیدی لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ کے آنے ہاتھ میں ہیں تب بھی بیع درست ہے اسی طرح اگر پیسوں کی ڈھیری سامنے بچھونے پر رکھی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر بیچنے والی اتنے داموں کو چیز بیچ ڈالے اور یہ نہ بتائے کہ کتنے آنے ہیں تو بیع درست ہے۔ غرضکہ جب اپنی آنکھ سے دیکھ لیوے کہ اتنے پیسے ہیں تو ایسے وقت اسکی مقدار بتلانا ضروری نہیں ہے اور اگر اس نے آنکھ سے نہیں دیکھا ہے تو ایسے وقت مقدار کا بتلانا ضروری ہے جیسے یوں کہے دس آنہ کو ہم نے یہ چیز لی اگر اس صورت میں اسکی مقدار مقرر اور طے نہیں کی تو بیع فاسد ہوگئی۔

مسئلہ۴ کسی نے یوں کہا آپ یہ چیز لے لیویں قیمت طے کرنے کی کیا ضرورت ہے جو دام ہوں گے آپ سے واجبی لے لئے جاوینگے۔ میں بھلا آپ سے زیادہ لوں گی۔ یا یہ کہا کہ آپ یہ چیز لے لیویں میں اپنے گھر پوچھ کر جو کچھ قیمت ہوگی پھر بتلا دوں گی یا یوں کہا اسی میل کی یہ چیز فلانی نے لی ہے جو دام انہوں نے دیئے ہیں وہی دام آپ بھی دے دیجئے گا یا اس طرح کہا کہ جو آپکا جی چاہے دے دیجئے گا میں ہرگز انکار نہ کروں گی جو کچھ دے دو گی لے لونگی یا اسطرح کہا کہ بازار سے پوچھوالو جو اسکی قیمت ہو وہ

دیدینا۔ یا یوں کہا فلانی کو دکھلا لو جو قیمت وہ کہدیں تم دے دینا تو ان سب صورتوں میں بیع فاسد ہے۔ البتہ اگر اسی جگہ قیمت صاف معلوم ہوگئی اور جس گنجلک کی وجہ سے بیع فاسد ہوئی تھی وہ گنجلک جاتی رہی تو بیع درست ہو جاوے گی۔ اور اگر جگہ بدل جانے کے بعد معاملہ صاف ہوا تو پہلی بیع فاسد رہی۔ البتہ اس صاف ہونے کے بعد پھر نئے سرے سے بیع کر سکتی ہیں۔

مسئلہ۵۔ کوئی دوکاندار مقرر ہے جس چیز کی ضرورت پڑتی ہے اُسکی دوکان سے آجاتی ہے آج سیر بھر چھالیا منگالیں کل دو سیر کتھہ آگیا کسی دن پاؤ بھر ناریل وغیرہ لے لیا اور قیمت کچھ نہیں پوچھوائی اور یوں سمجھی کہ جب حساب ہوگا تو جو کچھ نکلے گا دیدیا جاوے گا یہ درست ہے۔ اسی طرح عطار کی دوکان سے دوا کا نسخہ بندھوا منگایا اور قیمت نہیں دریافت کی اور یہ خیال کیا کہ تندرست ہونے کے بعد جو کچھ دام ہونگے دیدیئے جاوینگے یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ۶ کسی کے ہاتھ میں ایک روپیہ یا پیسہ ہے اُسنے کہا کہ اس روپیہ کی یہ چیز ہم نے لی۔ تو اختیار ہے چاہے وہی روپیہ دیوے چاہے اسکے بدلے کوئی اور روپیہ دیدیوے مگر وہ دوسرا بھی کھوٹا نہ ہو۔

مسئلہ۷ کسی نے ایک روپیہ کو کچھ خریدا تو اختیار ہے چاہے روپیہ دیدے چاہے دو اٹھنی دیدے اور چاہے چار چونی دیدے اور چاہے آٹھ دونی دے دیوے۔ بیچنے والی اسکے لینے سے انکار نہیں کر سکتی۔ ہاں اگر ایک روپے کے پیسے دیوے تو بیچنے والی کو اختیار ہے چاہے لیوے چاہے نہ لیوے اگر وہ پیسے لینے پر راضی نہ ہو تو روپیہ ہی دینا پڑے گا۔

مسئلہ۸ کسی نے کوئی قلمدان یا صندوقچہ بیچا تو اسکی کنجی بھی بک گئی کنجی کے دام الگ نہیں لے سکتی اور نہ کنجی کو اپنے پاس رکھ سکتی ہے۔

باب سوم

سودا معلوم ہونے کا بیان

مسئلہ۱ اناج غلہ وغیرہ سب چیزوں میں اختیار ہے چاہے تول کے حساب سے لیوے اور یوں کہدے کہ ایک روپے کے بیس سیر گیہوں میں نے خریدے اور چاہے یوں ہی مول کر کے لے لیوے اور یوں کہدے کہ گیہوں کی یہ ڈھیری میں نے ایک روپیہ کو خریدی پھر اس ڈھیری میں چاہے جتنے گیہوں نکلیں سب اسی کے ہیں۔

مسئلہ۲ کنڈے، آم، امرود، نارنگی وغیرہ میں بھی اختیار ہے کہ گنتی کے حساب سے لیوے یا ویسے ہی ڈھیر کا مول کر کے لیوے۔ اگر ایک ٹوکری کے سب آم دو آنے کو خرید لئے اور گنتی اسکی کچھ معلوم نہیں کہ کتنے ہیں تو بیع درست ہے اور سب آم اسی کے ہیں چاہے کم نکلیں چاہے زیادہ۔

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

مسئلہ۳ کوئی عورت بیر وغیرہ کوئی چیز بیچنے آئی اُس سے کہا کہ ایک پیسہ کو اس اینٹ کے برابر تول دے اور وہ بھی اس اینٹ کے برابر تول دینے پر راضی ہو گئی اور اس اینٹ کا وزن کسی کو نہیں معلوم کہ کتنی بھاری نکلے گی تو یہ بیع بھی درست ہے۔

مسئلہ۴ آم کا یا امرود نارنگی وغیرہ کا پورا ٹوکرا ایک روپے کو اس شرط پر خریدا کہ اس میں چار سو آم ہیں۔ پھر جب گنے گئے تو اس میں تین سو ہی نکلے۔ لینے والی کو اختیار ہے چاہے لیوے چاہے نہ لیوے اگر لیوے گی تو پورا ایک روپیہ نہ دینا پڑیگا بلکہ ایک سیکڑے کے دام کم کر کے فقط بارہ آنے دیوے اور اگر ساڑھے تین سو نکلیں تو چودہ آنے دے۔ غرضکہ جتنے آم کم ہوں اُتنے دام بھی کم ہو جاوینگے اور اگر اس ٹوکرے میں چار سو سے زیادہ آم ہوں تو جتنے زیادہ ہیں وہ بیچنے والی کے ہیں اسکو چار سو سے زیادہ لینے کا حق نہیں ہے ہاں اگر پورا ٹوکرا خرید لیا اور کچھ مقرر نہیں کیا کہ اسمیں کتنے آم ہیں تو جو کچھ نکلے سب اسی کا ہے چاہے کم نکلیں اور چاہے زیادہ۔

مسئلہ۵ بنارسی دوپٹہ یا چکن کا دوپٹہ یا پلنگ پوش یا ازاربند وغیرہ کوئی ایسا کپڑا خریدا کہ اگر اس میں سے کچھ پھاڑ لیویں تو نکما اور خراب ہو جاوے گا۔ اور خریدتے وقت یہ شرط کر لی تھی کہ یہ دوپٹہ تین گز کا ہے، پھر جب ناپا تو کچھ کم نکلا تو جتنا کم نکلا ہے اسکے بدلے میں دام نہ کم ہونگے بلکہ جتنے دام طے ہوئے ہیں وہ پورے دینا پڑینگے۔ ہاں کم نکلنے کی وجہ سے بس اتنی رعایت کی جاوے گی کہ دونوں طرف سے پکی بیع ہو جانے پر بھی اسکو اختیار ہے چاہے لیوے چاہے نہ لیوے اور اگر کچھ زیادہ نکلا تو وہ بھی اُسی کا ہے اور اسکے بدلے میں دام کچھ زیادہ دینا نہ پڑینگے۔

مسئلہ۶ کسی نے رات کو دو ریشمی ازاربند ایک روپے کے لئے۔ جب صبح کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک اُن میں کا سوتی ہے تو دونوں کی بیع جائز نہیں ہوئی نہ ریشمی کی نہ سوتی کی۔ اسی طرح اگر دو انگوٹھیاں شرط کر کے خریدیں کہ دونوں کا نگ فیروزہ کا ہے پھر معلوم ہوا کہ ایک میں فیروزہ نہیں ہے کچھ اور ہے تو دونوں کی بیع ناجائز ہے اب اگر ان میں سے ایک کا یا دونوں کا لینا منظور ہو تو اسکی ترکیب یہ ہے کہ پھر سے بات چیت کر کے خریدے۔

باب چہارم

اُدھار لینے کا بیان

مسئلہ۱ کسی نے اگر کوئی سودا اُدھار خریدا تو یہ بھی درست ہے لیکن اتنی بات ضروری ہے کہ کچھ مدت مقرر کر کے کہدے کہ پندرہ دن میں یا مہینے بھر میں یا چار مہینے میں تمہارے دام دیدوں گی اگر کچھ مدت مقرر نہیں کی فقط اتنا کہہ دیا کہ ابھی دام نہیں ہیں پھر دیدوں گی سو اگر یوں کہا ہے کہ میں اس شرط سے خریدتی ہوں کہ دام پھر دوں گی تو بیع فاسد ہو گئی اور اگر خریدنے

کے اندر یہ شرط نہیں لگائی خرید کر کہہ دیا کہ دام پھر دُوں گی تو کچھ ڈر نہیں اور اگر نہ خریدنے کے اندر کچھ کہا نہ خرید کر کچھ کہا تب بھی بیع درست ہو گئی۔ اور ان دونوں صورتوں میں اس چیز کے دام ابھی دینا پڑینگے۔ ہاں اگر بیچنے والی کچھ دن کی مہلت دیدے تو اور بات ہے لیکن اگر مہلت نہ دے اور ابھی دام مانگے تو دینا پڑینگے۔

مسئلہ۲ کسی نے خریدتے وقت یوں کہا کہ فلانی چیز ہمکو دیدو جب خرچ آویگا تب دام لے لینا یا یوں کہا جب میرا بھائی آویگا تب دیدونگی یا یوں کہا جب کھیتی کٹے گی تب دیدونگی یا اُسنے اسطرح کہا بی بی تم لیلو جب جی چاہے دام دے دینا یہ بیع فاسد ہو گئی بلکہ کچھ نہ کچھ مدت مقرر کر کے لینا چاہیئے اور اگر خرید کر ایسی بات کہہ دی تو بیع ہو گئی اور سودے والی کو اختیار ہے کہ ابھی دام مانگ لے لیکن صرف کھیتی کٹنے کے مسئلہ میں کہ اس صورت میں کھیتی کٹنے سے پہلے نہیں مانگ سکتی۔

مسئلہ۳ نقد داموں پر ایک روپیہ کے بیس سیر گیہوں بکتے ہیں مگر کسی کو اُدھار لینے کی وجہ سے اُسنے روپے کے پندرہ سیر گیہوں دیئے تو یہ بیع درست ہے مگر اسی وقت معلوم ہو جانا چاہیئے کہ اُدھار مول لے گی۔

مسئلہ۴ یہ حکم اُسوقت ہے جبکہ خریدار سے اوّل پوچھ لیا ہو کہ نقد لوگے یا اُدھار۔ اگر اُسنے نقد کہا تو بیس سیر دیئے اور اگر اُدھار کہا تو پندرہ سیر دیئے۔ اور اگر معاملہ اسطرح کیا کہ خریدار سے یُوں کہا کہ اگر نقد لوگے تو ایک روپیہ کے بیس سیر ہونگے اور اُدھار لوگے تو پندرہ سیر ہونگے یہ جائز نہیں۔

مسئلہ۵ ایک مہینے کے وعدے پر کوئی چیز خریدی پھر ایک مہینہ ہو چکا تب کہہ سُنکر کچھ اور مدت بڑھوالی کہ پندرہ دن کی مہلت اور دیدو تو تمہارے دام ادا کر دوں۔ اور وہ بیچنے والی بھی اُس پر رضامند ہو گئی تو پندرہ دن کی مہلت اور مل گئی اور اگر وہ راضی نہ ہو تو ابھی مانگ سکتی ہے۔

مسئلہ۶ جب اپنے پاس دام موجود ہوں تو ناحق کسی کو ٹالنا کہ آج نہیں کل آنا۔ اسوقت نہیں اُسوقت آنا ابھی روپیہ تڑوایا نہیں ہے جب تڑوایا جاوے گا تب دام ملیں گے یہ سب باتیں حرام ہیں جب وہ مانگے اسی وقت روپیہ تڑا کر دام دے دینا چاہیئے۔ ہاں البتہ اگر اُدھار خریدا ہے تو جتنے دن کے وعدے پر خریدا ہے اُتنے دن کے بعد دینا واجب ہو گا اب وعدہ پورا ہونے کے بعد ٹالنا اور دوڑانا جائز نہیں ہے لیکن اگر سچ مچ اسکے پاس ہیں ہی نہیں۔ نہ کہیں سے بندوبست کر سکتی ہے تو مجبوری ہے جب آوے اُسوقت نہ ٹالے۔

باب پنجم

پھیر دینے کی شرط کر لینے کا بیان اور اسکو شرع میں خیار شرط کہتے ہیں

مسئلہ۱ خریدتے وقت یوں کہدیا کہ ایک دن یا دو دن یا تین دن تک ہم کو لینے نہ لینے کا اختیار ہے جی چاہے گا لینگے

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

نہیں تو پھیر دینگے تو یہ درست ہے۔ جتنے دن کا اقرار کیا ہے اتنے دن تک پھیر دینے کا اختیار ہے چاہے لیوے چاہے پھیر دیوے

مسئلہ ۲ کسی نے کہا کہ تین دن تک مجھ کو لینے نہ لینے کا اختیار ہے پھر تین دن گذر گئے اور اُس نے کچھ جواب نہیں دیا نہ وہ چیز پھیری تو اب وہ چیز لینی پڑے گی پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ ہاں اگر وہ رعایت کر کے پھیر لیوے تو خیر پھیر دیوے بے رضامندی کے نہیں پھیر سکتی۔

مسئلہ ۳ تین دن سے زیادہ کی شرط کرنا درست نہیں ہے۔ اگر کسی نے چار یا پانچ دن کی شرط کی تو دیکھو تین دن کے اندر اس نے کچھ جواب دیا یا نہیں۔ اگر تین دن کے اندر اس نے پھیر دیا تو بیع پھر گئی اور اگر کہہ دیا کہ میں نے لے لیا تو بیع درست ہوگئی اور اگر تین دن گذر گئے اور کچھ حال معلوم نہ ہوا کہ لیوے گی یا نہ لیوے گی تو بیع فاسد ہوگئی۔

مسئلہ ۴ اسی طرح بیچنے والی بھی کہہ سکتی ہے کہ تین دن تک مجھ کو اختیار ہے اگر چاہوں گی تو تین دن کے اندر پھیر لوں گی تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۵ خریدتے وقت کہہ دیا تھا کہ تین دن تک مجھے پھیر دینے کا اختیار ہے پھر دوسرے دن آئی اور کہہ دیا کہ میں نے وہ چیز لے لی اب نہ پھیروں گی تو اب وہ اختیار جاتا رہا اب نہیں پھیر سکتی بلکہ اگر اپنے گھر ہی میں آکر کہہ دیا کہ میں نے یہ چیز لے لی اب نہ پھیروں گی تب بھی وہ اختیار جاتا رہا۔ اور جب بیع کا توڑنا اور پھیرنا منظور ہو تو بیچنے والے کے سامنے توڑنا چاہیئے اسکی پیٹھ پیچھے توڑنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۶ کسی نے کہا تین دن تک میری ماں کو اختیار ہے اگر کہے گی تو لے لوں گی نہیں تو پھیر دوں گی تو یہ بھی درست ہے اب تین دن کے اندر وہ یا اُسکی ماں پھیر سکتی ہیں اور اگر خود وہ یا اُسکی ماں کہدے کہ میں نے لے لی اب نہ پھیروں گی تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔

مسئلہ ۷ دو یا تین تھان لئے اور کہا کہ تین دن تک ہم کو اختیار ہے کہ اس میں سے جو پسند ہوگا ایک تھان دس روپے کو لے لیں گے تو یہ درست ہے۔ تین دن کے اندر اس میں سے ایک تھان پسند کر لیوے اور چار یا پانچ تھان اگر لئے اور کہا کہ اس میں سے ایک پسند کر لیں گے تو یہ بیع فاسد ہے۔

مسئلہ ۸ کسی نے تین دن تک پھیر دینے کی شرط ٹھیرا لی تھی پھر وہ چیز اپنے گھر برتنا شروع کر دی جیسے اوڑھنے کی چیز تھی تو اوڑھنے لگی یا پہننے کی چیز تھی اسکو پہن لیا یا بچھانے کی چیز تھی اُسکو بچھانے لگی تو اب پھیر دینے کا اختیار نہیں رہا۔

مسئلہ ۹ ہاں اگر استعمال صرف دیکھنے کے واسطے ہوا ہے تو پھیر دینے کا حق ہے مثلاً سلا ہوا کرتا یا چادر یا دری خریدی تو یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ کرتہ ٹھیک بھی آتا ہے یا نہیں ایک مرتبہ پہن کر دیکھا اور فوراً اُتار دیا۔ یا چادر کی لمبائی چوڑائی اور

دیکھی یا دری کی لمبائی چوڑائی بچھا کر دیکھی تو بھی پھیر دینے کا حق حاصل ہے۔

باب بے دیکھی ہوئی چیز کے خریدنے کا بیان

مسئلہ ۱ کسی نے کوئی چیز بے دیکھے ہوئے خرید لی تو یہ بیع درست ہے۔ لیکن جب دیکھے تو اسکو اختیار ہے پسند ہو تو رکھے نہیں تو پھیر دیوے اگرچہ اسمیں کوئی عیب بھی نہ ہو۔ اور جیسی ٹھہرائی تھی ویسی ہی ہو تب بھی رکھنے نہ رکھنے کا اختیار رہے۔

مسئلہ ۲ کسی نے بے دیکھے اپنی چیز بیچ ڈالی تو اس بیچنے والی کو دیکھنے کے بعد پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے دیکھنے کے بعد اختیار فقط لینے والی کو ہوتا ہے۔

مسئلہ ۳ کوئی کنجڑن مٹر کی پھلیاں بیچنے کو لائی اسمیں اُوپر تو اچھی اچھی تھیں اُنکو دیکھ کر پورا ٹوکرا لے لیا لیکن نیچے خراب نکلیں تو اب بھی اُسکو پھیر دینے کا اختیار ہے البتہ اگر سب پھلیاں یکساں ہوں تو تھوڑی سی پھلیاں دیکھ لینا کافی ہے چاہے سب پھلیاں دیکھے چاہے نہ دیکھے پھیرنے کا اختیار نہ رہے گا۔

مسئلہ ۴ امرود یا انار یا نارنگی وغیرہ کوئی ایسی چیز خریدی کہ سب یکساں نہیں ہوا کرتیں تو جب تک سب نہ دیکھے تب تک اختیار رہتا ہے تھوڑے کے دیکھ لینے سے اختیار نہیں جاتا۔

مسئلہ ۵ اگر کوئی چیز کھانے پینے کی خریدی تو اسمیں فقط دیکھ لینے سے اختیار نہیں جائے گا بلکہ چکھنا بھی چاہیئے اگر چکھنے کے بعد ناپسند ٹھہرے تو پھیر دینے کا اختیار ہے۔

مسئلہ ۶ بہت زمانہ ہوگیا کہ کوئی چیز دیکھی تھی اب آج اسکو خرید لیا لیکن ابھی دیکھا نہیں پھر جب گھر لا کر دیکھا تو جیسی دیکھی تھی بالکل ویسی ہی اسکو پایا تو اب دیکھنے کے بعد پھیر دینے کا اختیار نہیں ہے۔ ہاں اگر اتنے دنوں میں کچھ فرق ہوگیا ہو تو دیکھنے کے بعد اسکے لینے نہ لینے کا اختیار ہوگا۔

باب سودے میں عیب نکل آنے کا بیان

مسئلہ ۱ جب کوئی چیز بیچے تو واجب ہے جو کچھ اسمیں عیب و خرابی ہو سب بتلا دیوے نہ بتلانا اور دھوکہ دیکر بیچ ڈالنا حرام ہے۔

مسئلہ ۲ جب خرید چکی تو دیکھا اسمیں کوئی عیب ہے جیسے تھان کو چوہوں نے کتر ڈالا ہے یا دوشالے میں کیڑا لگ گیا ہے یا اور کوئی عیب نکل آیا تو اب اُس خریدنے والی کو اختیار ہے چاہے رکھ لے اور لے لیوے چاہے پھیر دیوے لیکن اگر رکھ لیوے تو پورے دام دینا پڑینگے اس عیب کے عوض میں کچھ دام کاٹ لینا درست نہیں البتہ اگر دام کی کمی پر وہ بیچنے والا بھی

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

راضی ہو جاوے تو کم کر کے دینا درست ہے۔

مسئلہ ۳ کسی نے کوئی تھان خرید کر رکھا تھا کہ کسی لڑکے نے اسکا ایک کونا پھاڑ ڈالا یا قینچی سے کتر ڈالا۔ اسکے بعد دیکھا کہ وہ اندر سے خراب ہے، جابجا چوہے کتر گئے ہیں تو اب اسکو نہیں پھیر سکتی کیونکہ ایک اور عیب تو اسکے گھر ہو گیا ہے البتہ اُس عیب کے بدلے میں جو کہ بیچنے والی کے گھر کا ہے دام کم کر دیئے جاویں۔ لوگوں کو دکھایا جاوے جو وہ تجویز کریں اتنا کم کر دو۔

مسئلہ ۴ اسی طرح اگر کپڑا قطع کر چکی تب عیب معلوم ہوا تب بھی پھیر نہیں سکتی البتہ دام کم کر دیئے جاویں گے لیکن اگر بیچنے والی کہے کہ میرا قطع کیا ہوا دیدو اور اپنے سب دام لے لو میں دام کم نہیں کرتی تو اسکو یہ اختیار حاصل ہے خریدنے والی انکار نہیں کر سکتی۔ اگر قطع کر کے سی بھی لیا تھا پھر عیب معلوم ہوا تو عیب کے بدلے دام کم کر دیئے جاوینگے اور بیچنے والی اس صورت میں اپنا کپڑا نہیں لے سکتی اور اگر اس خریدنے والی نے وہ کپڑا بیچ ڈالا یا اپنے نابالغ بچہ کے پہنانے کی نیت سے قطع کر ڈالا بشرطیکہ بالکل اسکے دے ڈالنے کی نیت کی ہو اور پھر اس میں عیب نکلا تو اب دام کم نہیں کئے جاوینگے۔ اور اگر بالغ اولاد کی نیت سے قطع کیا تھا اور پھر عیب نکلا تو اب دام کم کر دیئے جاوینگے۔

مسئلہ ۵ کسی نے فی انڈا ایک پیسہ کے حساب سے کچھ انڈے خریدے جب توڑے تو سب گندے نکلے تو سارے دام پھیر سکتی ہے اور ایسا سمجھیں گے کہ گویا اسنے بالکل خریدا ہی نہیں اور اگر بعضے گندے نکلے بعضے اچھے تو گندوں کے دام پھیر سکتی ہے۔ اور اگر کسی نے بیس پچیس انڈوں کے یکمشت دام لگا کر خرید لئے کہ یہ سب انڈے پانچ آنے کو میں نے لئے تو دیکھو کتنے خراب نکلے اگر سو میں پانچ چھ خراب نکلے تو اسکا کچھ اعتبار نہیں اور اگر زیادہ خراب نکلے تو خراب کے دام حساب سے پھیر لیوے۔

مسئلہ ۶ کھیرا، ککڑی، خربوزہ، تربوز، لوکی، بادام، اخروٹ وغیرہ کچھ خریدا۔ جب توڑے اندر سے بالکل خراب نکلے تو دیکھو کہ کام میں آسکتے ہیں یا بالکل نکمے اور پھینک دینے کے قابل ہیں اگر بالکل خراب اور نکمے ہوں تب تو یہ بیع بالکل صحیح نہیں ہوئی اپنے سب دام پھیر لیوے اور اگر کسی کام میں آسکتے ہوں تو جتنے دام بازار میں لگیں اتنے دیئے جاویں پوری قیمت نہ دی جاوے گی۔

مسئلہ ۷ اگر سو بادام میں چار ہی پانچ خراب نکلے تو کچھ اعتبار نہیں۔ اور اگر زیادہ خراب نکلے تو جتنے خراب ہیں ان کے دام کاٹ لینے کا اختیار ہے۔

مسئلہ ۸ ایک روپیہ کے پندرہ سیر گیہوں خریدے یا ایک روپیہ کا ڈیڑھ سیر گھی لیا۔ اسمیں سے کچھ تو اچھا نکلا اور کچھ خراب نکلا تو یہ درست نہیں ہے کہ اچھا اچھا لے لیوے اور خراب خراب پھیر دیوے بلکہ اگر لیوے تو سب لینا پڑے گا اور پھیرے تو سب پھیرے ہاں البتہ اگر بیچنے والی خود راضی ہو جاوے کہ اچھا اچھا لے لو اور جتنا خراب ہے وہ پھیر دو تو ایسا کرنا درست ہے۔

بے اسکی مرضی کے نہیں کر سکتی۔

مسئلہ ۹ عیب نکلنے کے وقت پھیر دینے کا اختیار اُسی وقت ہے جبکہ عیب دار چیز کے لینے پر کسی طرح رضامندی ثابت نہ ہوتی ہو اور اگر اسکے لینے پر راضی ہو جاوے تو اب اسکا پھیرنا جائز نہیں البتہ بیچنے والی خوشی سے پھیر لیوے تو پھیرنا درست ہے جیسے کسی نے ایک بکری یا گائے وغیرہ کوئی چیز خریدی جب گھر آئی تو معلوم ہوا کہ یہ بیمار ہے یا اسکے بدن میں کہیں زخم ہے پس اگر دیکھنے کے بعد اپنی رضامندی ظاہر کرے کہ خیر ہم نے عیب دار ہی لے لی تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ اور اگر زبان سے نہیں کہا لیکن ایسے کام کئے جس سے رضامندی معلوم ہوتی ہے جیسے اسکی دوا علاج کرنے لگی تب بھی پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔

مسئلہ ۱۰ بکری کا گوشت خریدا پھر معلوم ہوا کہ بھیڑ کا گوشت ہے تو پھیر سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۱ موتیوں کا ہار یا اور کوئی زیور خریدا اور کسی وقت اسکو پہن لیا یا جوتہ خریدا اور پہنے پہنے چلنے پھرنے لگی تو اب عیب کی وجہ سے پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ ہاں اگر اس وجہ سے پہنا ہو کہ پاؤں میں دیکھوں آتا ہے یا نہیں اور پیر کو چلنے میں کچھ تکلیف تو نہیں ہوتی تو اس آزمائش کے لئے ذرا دیر کے پہننے سے کچھ حرج نہیں اب بھی پھیر سکتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی چارپائی یا تخت خریدا اور کسی ضرورت سے اسکو بچھا کر بیٹھی یا تخت پر نماز پڑھی اور استعمال کرنے لگی تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ اسی طرح اور سب چیزوں کو سمجھ لو۔ اگر اس سے کام لینے لگے تو پھیرنے کا اختیار نہیں رہتا ہے۔

مسئلہ ۱۲ بیچتے وقت اُسنے کہہ دیا کہ خوب دیکھ بھال لو اگر اسمیں کچھ عیب نکلے یا خراب ہو تو میں ذمہ دار نہیں۔ اس کہنے پر بھی اُسنے لے لیا تو اب چاہے جتنے عیب اسمیں نکلیں پھیرنے کا اختیار نہیں ہے اور اس طرح بیچنا بھی درست ہے۔ اس کہہ دینے کے بعد عیب کا بتلانا واجب نہیں ہے۔

باب بیع باطل اور فاسد وغیرہ کا بیان

مسئلہ ۱ جو بیع شرع میں بالکل ہی غیر معتبر اور لغو ہو اور ایسا سمجھیں کہ اُسنے بالکل خریدا ہی نہیں۔ اور اُسنے بیچا ہی نہیں اسکو باطل کہتے ہیں اسکا حکم یہ ہے کہ خریدنے والا اسکا مالک نہیں ہوا۔ وہ چیز اب تک اُسی بیچنے والے کی ملک میں ہے اسلئے خریدنے والی کو نہ تو اسکا کھانا جائز نہ کسی کو دینا جائز۔ کسی طرح سے اپنے کام میں لانا درست نہیں۔ اور جو بیع ہو تو گئی ہو لیکن اس میں کچھ خرابی آگئی ہے اسکو بیع فاسد کہتے ہیں اسکا حکم یہ ہے کہ جب تک خریدنے والی کے قبضہ میں نہ آجاوے تب تک وہ خریدی ہوئی چیز اسکی ملک میں نہیں آتی۔ اور جب قبضہ کر لیا تو ملک میں تو آگئی لیکن حلال طیب نہیں ہے اسلئے اسکو کھانا پینا یا کسی اور طرح سے اپنے کام میں لانا درست نہیں بلکہ ایسی بیع کا توڑ دینا واجب ہے۔ لینا ہو تو پھر سے بیع

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

کریں اور مول لیویں۔ اگر یہ بیع نہیں توڑی بلکہ کسی اور کے ہاتھ وہ چیز بیچ ڈالی تو گناہ ہوا اور اس دوسری خریدنے والی کے لئے اسکا کھانا پینا اور استعمال کرنا جائز ہے اور یہ دوسری بیع درست ہوگئی۔ اگر نفع لے کر بیچا ہو تو نفع کا خیرات کردینا واجب ہے اپنے کام میں لانا درست نہیں۔

مسئلہ ۲ زمینداروں کے یہاں یہ جو دستور ہے کہ تالاب کی مچھلیاں بیچ دیتے ہیں یہ بیع باطل ہے۔ تالاب کے اندر جتنی مچھلیاں ہوتی ہیں جب تک شکار کرکے پکڑی نہ جاویں تب تک اُن کا کوئی مالک نہیں ہے شکار کرکے جو کوئی پکڑے وہی اُن کا مالک بن جاتا ہے جب یہ بات سمجھ میں آگئی تو اب سمجھو کہ جب یہ زمیندار ان کا مالک ہی نہیں تو بیچنا کیسے درست ہوگا۔ ہاں اگر زمیندار خود مچھلیاں پکڑکر بیچا کریں تو البتہ درست ہے۔ اگر کسی اور سے پکڑواوینگے تو وہی مالک بن جاوے گا زمیندار کا اس پکڑی ہوئی مچھلی میں کچھ حق نہیں ہے اسی طرح مچھلیوں کے پکڑنے سے لوگوں کو منع کرنا بھی درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۳ کسی کی زمین میں خود بخود گھاس اُگی نہ اُسنے لگایا نہ اسکو پانی دے کر سینچا تو یہ گھاس بھی کسی کی ملک نہیں ہے جس کا جی چاہے کاٹ لیجاوے نہ اسکا بیچنا درست ہے اور نہ کاٹنے سے کسی کو منع کرنا درست ہے۔ البتہ اگر پانی دے کر سینچا اور خدمت کی ہو تو اسکی ملک ہو جائے گی۔ اب بیچنا بھی جائز ہے اور لوگوں کو منع کرنا بھی درست ہے۔

مسئلہ ۴ جانور کے پیٹ میں جو بچہ ہے پیدا ہونے سے پہلے اُس بچہ کا بیچنا باطل ہے۔ اور اگر پورا جانور بیچ دیا تو درست ہے لیکن اگر یوں کہہ دیا کہ میں یہ بکری تو بیچتی ہوں لیکن اسکے پیٹ کا بچہ نہیں بیچتی ہوں جب پیدا ہو تو وہ میرا ہے تو یہ بیع فاسد ہے۔

مسئلہ ۵ جانور کے تھن میں جو دودھ بھرا ہوا ہے دوہنے کے پہلے اسکا بیچنا باطل ہے پہلے دودھ لیوے تب بیچے اسی طرح بھیڑ، دُنبہ وغیرہ کے بال جب تک کاٹ نہ لیوے تب تک بالوں کا بیچنا ناجائز اور باطل ہے۔

مسئلہ ۶ جو دھنی یا لکڑی مکان میں یا چھت میں لگی ہوئی ہے کھودنے یا نکالنے سے پہلے اسکا بیچنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۷ آدمی کے بال اور ہڈی وغیرہ کسی چیز کا بیچنا ناجائز اور باطل ہے اور ان چیزوں کا اپنے کام میں لانا اور برتنا بھی درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۸ بجز خنزیر کے دوسرے مُردار کی ہڈی اور بال اور سینگ پاک ہیں ان سے کام لینا بھی جائز ہے اور بیچنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۹ تم نے ایک بکری یا اور کوئی چیز کسی سے پانچ روپے کو مول لی اور اس بکری پر قبضہ کرلیا اور اپنے گھر منگا کر بندھوا لیکن ابھی دام نہیں دیئے پھر اتفاق سے اسکے دام نہ دے سکی یا اب اسکا رکھنا منظور نہ ہوا اسلئے تم نے کہا کہ یہی بکری چار روپے میں لے جاؤ ایک روپیہ ہم تم کو اور دے دینگے۔ یہ بیچنا اور لینا جائز نہیں جب تک اسکو روپے نہ دے چکے اسوقت تک کم داموں پر اسکے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰ کسی نے اس شرط پر اپنا مکان بیچا کہ ایک مہینے تک ہم نہ دینگے بلکہ خود اسمیں رہیں گے۔ یا یہ شرط ٹھہرائی کہ اتنے روپے تم ہم کو قرض دے دو۔ یا کپڑا اس شرط پر خرید اکہ تم ہی قطع کرکے سی دینا۔ یا یہ شرط کی کہ ہمارے گھر تک پہنچا دینا یا اور کوئی ایسی شرط مقرر کی جو شریعت سے واہیات اور ناجائز ہے تو یہ سب بیع فاسد ہے۔

مسئلہ ۱۱ یہ شرط کرکے ایک گائے خریدی کہ یہ چار سیر دودھ دیتی ہے تو بیع فاسد ہے البتہ اگر کچھ مقدار نہیں مقرر کی فقط یہ شرط کی کہ یہ گائے بہت دودھیاری ہے تو بیع جائز ہے۔

مسئلہ ۱۲ مٹی یا چینی کے کھلونے یعنی تصویریں بچوں کے لئے خریدے تو یہ بیع باطل ہے شرع میں ان کھلونوں کی کچھ قیمت نہیں لہٰذا اسکے کچھ دام نہ دلائے جاوینگے اگر کوئی توڑ دے تو کچھ تاوان بھی دینا نہ پڑے گا۔

مسئلہ ۱۳ کچھ اناج گھی تیل وغیرہ روپے کے دس سیر اور کچھ نرخ طے کرکے خریدا تو دیکھو کہ اس بیع ہونیکے بعد اُس نے تمہارے یا تمہارے بھیجے ہوئے آدمی کے سامنے تول کر دیا ہے یا تمہارے اور تمہارے بھیجے ہوئے آدمی کے سامنے نہیں تولا بلکہ کہا تم جاؤ ہم تول کر گھر بھیجے دیتے ہیں یا پہلے سے الگ تولا ہوا رکھا تھا اُس نے اسی طرح اُٹھا دیا پھر نہیں تولا۔ یہ تین صورتیں ہوئیں پہلی صورت کا حکم یہ ہے کہ گھر میں لاکر اب اسکا تولنا ضروری نہیں ہے بغیر تولے بھی اسکا کھانا پینا بیچنا وغیرہ سب صحیح ہے۔ اور دوسری اور تیسری صورت کا حکم یہ ہے کہ جب تک خود نہ تول لے تب تک اسکا کھانا پینا بیچنا وغیرہ کچھ درست نہیں اگر بے تولے بیچ دیا تو یہ بیع فاسد ہوگئی پھر اگر تول بھی لیوے تب بھی یہ بیع درست نہیں ہوئی۔

مسئلہ ۱۴ بیچنے سے پہلے اُسنے تول کر تم کو دکھایا اسکے بعد تم نے خرید لیا اور پھر دوبارہ اُسنے نہیں تولا تو اس صورت میں بھی خریدنے والی کو پھر تولنا ضروری ہے بغیر تولے کھانا اور بیچنا درست نہیں۔ اور بیچنے سے پہلے اگرچہ اُسنے تول کر دکھا دیا ہے لیکن اسکا کچھ اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۱۵ زمین اور گاؤں اور مکان وغیرہ کے علاوہ اور جتنی چیزیں ہیں اُن کے خریدنے کے بعد جب تک قبضہ نہ کرلے تب تک بیچنا درست نہیں۔

مسئلہ ۱۶ ایک بکری یا اور کوئی چیز خریدی۔ کچھ دن بعد ایک اور شخص آیا اور کہا کہ یہ بکری تو میری ہے کسی نے یوں ہی پکڑ کر بیچ لی اسکی نہیں تھی تو اگر وہ اپنا دعویٰ قاضی مسلم کے یہاں دو گواہوں سے ثابت کردے تو تقضائے قاضی کے بعد بکری اسی کو دے دینا پڑے گی اور بکری کے دام اس سے کچھ نہیں لے سکتے بلکہ جب وہ بیچنے والا ملے تو اُس سے اپنے دام وصول کرو اس آدمی سے کچھ نہیں لے سکتے۔

مسئلہ ۱۷ کوئی مرغی یا بکری گائے وغیرہ مرگئی تو اسکی بیع حرام اور باطل ہے بلکہ اس مری چیز کو بھنگی یا چمار کو کھانے کے لئے

See more books click the link http://pdfbooksfree.blogspot.com

دینا بھی جائز نہیں۔ البتہ چمار بھنگیوں سے پھینکنے کے لئے اٹھوا دیا پھر انہوں نے کھا لیا تو تم پر کچھ الزام نہیں اور اُسکی کھال نکلوا کر درست کر لینے اور بنا لینے کے بعد بیچنا اور اپنے کام میں لانا درست ہے جیسا کہ پہلے حصہ میں صفحہ ۵۴ پر ہم نے بیان کیا ہے ان کو دیا۔

مسئلہ ۱۸ جب ایک نے مول تول کر کے ایک دم ٹھہرائے اور وہ بیچنے والا اتنے داموں پر رضامند بھی ہو تو اسوقت کسی دوسرے کو دام بڑھا کر خود لے لینا جائز نہیں اسی طرح یوں کہنا بھی درست نہیں کہ تم اس سے نہ لو ایسی چیز میں تم کو اس سے کم داموں پر دیدوں گی۔

مسئلہ ۱۹ ایک کنجڑن نے تم کو پیسہ کے چار امرود دیئے پھر کسی نے زیادہ تکرار کر کے پیسہ کے پانچ لئے تو اب تم کو اُس سے ایک امرود لینے کا حق نہیں زبردستی کر کے لینا ظلم اور حرام ہے جس سے جو کچھ طے ہو بس اتنا ہی لینے کا اختیار ہے۔

مسئلہ ۲۰ کوئی شخص کچھ بیچتا ہے لیکن تمہارے ہاتھ بیچنے پر راضی نہیں ہوتا تو اُس سے زبردستی لے کر دام دے دینا جائز نہیں کیونکہ وہ اپنی چیز کا مالک ہے چاہے بیچے یا نہ بیچے اور جسکے ہاتھ چاہے بیچے۔ پولیس والے اکثر زبردستی سے لے لیتے ہیں یہ بالکل حرام ہے۔ اگر کسی کا میاں پولیس میں نوکر ہو تو ایسے موقع پر میاں سے تحقیق کر لیا کرے یوں ہی نہ برت لے۔

مسئلہ ۲۱ ٹکے کے سیر بھر آلو لئے اسکے بعد تین چار آلو زبردستی اور لے لئے یہ درست نہیں البتہ اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ اور دیدے تو اسکا لینا جائز ہے۔ اسی طرح جو دام طے کر لئے ہیں چیز لے لینے کے بعد اب اس سے کم دام دینا درست نہیں البتہ اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ کم کر دے تو کم دے سکتی ہے۔

مسئلہ ۲۲ جسکے گھر میں شہد کا چھتہ لگا ہے وہی مالک ہے کسی غیر کو اسکا توڑنا اور لینا درست نہیں۔ اور اگر اسکے گھر میں کسی پرندے نے بچے دیئے تو وہ گھر والے کی ملک نہیں بلکہ جو پکڑے اُسی کے ہیں لیکن بچوں کو پکڑنا اور ستانا درست نہیں ہے۔

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ط

نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں، خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

لڑکیوں اور عورتوں کو

اس آیت کے مضمون پر عمل کرنے کا طریقہ بتلانے کے لیے یہ رسالہ مسمّٰی بہ

اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور مکمل

حصہ سوم ۳

اور اس کے مجموعہ حصص میں مستورات کی تمام ضروریات، عقائد و مسائل اخلاق و ادب، معاشرت اور تربیت اولاد وغیرہ مذکور ہیں

مصنفہ: حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

جسیم بُک ڈپو

۲۰۱، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶